

# اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

کتاب نمبر ۱۰۰

پیر اہلسنت و جماعت صاحبزادہ پیر محمد رفیع قادری علیہ الرحمۃ  
سجاد حسین دربار عالیہ نوشہرہ  
مدرسہ اہلسنت و جماعت

مولانا ابوالیٰ محمد محمد ضیاء اللہ قادری مشرفی رحمتہ اللہ علیہ

قادیانی کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ



محمد حقوق و حقوق مصنف محفوظ ہیں!

نام کتاب  
اہلسنت و جماعت کون ہیں؟  
تالیف

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کتابت

محمد جمیل مرزا، بی۔ اے سیالکوٹ  
محمد ارشد سلیم قادری چنوں موم  
عبدالغنی (پرنٹر)

صفحات ۲۰۸

بارششم ۱۱۰۰

قیمت ۱۵۰/-

مطبع

گنج شکر پرنٹرز لاہور

## انتساب

فقیر اپنے اس حقیر کاوش کو استاذ الاساتذہ، فخر المجاہدہ، عمدۃ  
الدرسین، زبدۃ المحققین، آفتاب اہلسنت، مخدوم ملک و ملت،  
مخزن علم و حکمت، پیر طریقت، شیخ الحدیث و التفسیر سیدی سیدی  
مرقبی، استاذی علامہ احاج حافظ محمد عالم صاحب لائٹ شہرہ افضل اللہ  
شیخ الجامعہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ

کی

ذات گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔  
جن کی شفقت، تربیت اور دعا سے مسئلہ حق اہلسنت  
و جماعت کی خدمات سرانجام دینے کے قابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ  
بجاء القبیہ الکریم الکریم القسیم الخیر علیہ افضل  
الصلوة والتسليم قبول فرماتے۔

اور فریہ نجات بتاتے۔

(امین)

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی غفرلہ  
غلام دارالعلوم فتاوریہ عبدالحکیم  
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ  
تحصیل بازار سیالکوٹ

دفتر

۵۵۱۹۶۷

۵۸۶۶۷۳



## ماخذ کتاب

۱- قرآن پاک

- ۲- تفسیر ابن عباس از سید المفسرین عبد اللہ بن عباس
- ۳- تفسیر کبیر از امام محمد بن رازی علیہ الرحمۃ
- ۴- تفسیر ابن جریر امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
- ۵- تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن علیہ الرحمۃ
- ۶- تفسیر مدارک از امام عبد اللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
- ۷- تفسیر قرطبی از امام قرطبی علیہ الرحمۃ
- ۸- تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ
- ۹- تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حتی علیہ الرحمۃ
- ۱۰- تفسیر روح المعانی از امام محمود آوسی علیہ الرحمۃ
- ۱۱- تفسیر عزیزی از شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۱۲- تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۱۳- تفسیر جلالین از " " " "
- ۱۴- تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
- ۱۵- تفسیر مغیری از امام قاضی شامی علیہ الرحمۃ
- ۱۶- تفسیر حسینی از امام معین الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ
- ۱۷- تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریعتی علیہ الرحمۃ
- ۱۸- تفسیر مجمل از امام سلیمان علیہ الرحمۃ
- ۱۹- تفسیر صاوی از امام احمد صاوی علیہ الرحمۃ
- ۲۰- صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۲۱- صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۲۲- جامع ترمذی از امام ابو نعیم ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۲۳- ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ
- ۲۴- ابوداؤد از امام سلیمان بن اشعث علیہ الرحمۃ
- ۲۵- نسائی از امام احمد بن شعیب نسائی علیہ الرحمۃ

- ۲۶- دارقطنی از امام علی بن عمر علیہ الرحمۃ
- ۲۷- مشکوٰۃ از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۲۸- طبرانی از امام ابو القاسم سلیمان بن محمد طبرانی
- ۲۹- مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۳۰- تلخیص مستدرک از ابو عبد اللہ محمد بن احمد زینی
- ۳۱- مستد امام احمد از امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ
- ۳۲- کنز العمال از امام علی بن حاتم الدین علیہ الرحمۃ
- ۳۳- مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق علیہ الرحمۃ
- ۳۴- فتح الباری از امام شہاب الدین ابن حجر عسقلانی
- ۳۵- مآخذ القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ
- ۳۶- بیحۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابی حمزہ
- ۳۷- ارشاد الساری از امام شہاب الدین ابو قحطانی
- ۳۸- مرآۃ از امام علی الفارسی علیہ الرحمۃ
- ۳۹- اشعۃ اللمعات از امام عبد الحق محدث دہلوی
- ۴۰- منظر حق از نواب قطب الدین دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۴۱- داری از امام عبد اللہ بن عبد الرحمن داری
- ۴۲- سنن کبریٰ از امام ابوبکر احمد بن حسین بن سبکی
- ۴۳- جامع صغیر از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۴۴- شرح الصدور از " " " "
- ۴۵- مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
- ۴۶- زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی علیہ الرحمۃ
- ۴۷- دلائل النبوة از امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ
- ۴۸- حلیۃ الاولیاء از " " " "
- ۴۹- دلائل النبوة از امام ابوبکر احمد بن حسین بن سبکی
- ۵۰- شمائل ترمذی از امام محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ

- ۵۱- البدایہ والنہایہ از علامہ الدین ابی کثیر علیہ الرحمۃ
- ۵۲- النہایہ از " " " "
- ۵۳- شفا شریف از امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ
- ۵۴- شرح شفا از امام علی القاری علیہ الرحمۃ
- ۵۵- نسیم الریاض از امام شہاب الدین نعمانی علیہ الرحمۃ
- ۵۶- مدارج النبوة از امام عبد الحق دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۵۷- ثابتہ باسنتہ از " " " "
- ۵۸- جذب القلوب از امام عبد الحق دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۵۹- طبقات ابن سعد
- ۶۰- الاستیعاب از امام ابن عبد البر علیہ الرحمۃ
- ۶۱- مصباح الزجاجة از عبد الفتی دہلوی
- ۶۲- فیض الباری از نور شاہ کشمیری
- ۶۳- فتح الملیم از مولوی شبیر احمد عثمانی
- ۶۴- کنوز الحقائق از امام عبد الرؤف مناوی علیہ الرحمۃ
- ۶۵- انوار محمدیہ از امام یوسف بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۶۶- شواہد الحق از " " " "
- ۶۷- جامع کرامات الاولیاء از " " " "
- ۶۸- افضل الصلوات از " " " "
- ۶۹- جواهر البحار از " " " "
- ۷۰- حجة البشر علی العالمین از " " " "
- ۷۱- منتخب الصمیمین از " " " "
- ۷۲- طحاوی از امام طحاوی علیہ الرحمۃ
- ۷۳- مسانید امام اعظم از امام محمد بن محمود علیہ الرحمۃ
- ۷۴- مطالع المسرات از امام محمد مہدی القاسمی
- ۷۵- دلائل الخیرات از امام عبد الرحمن عزیزی علیہ الرحمۃ
- ۷۶- انیس المخلص از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۷۷- خصائص الکبریٰ از " " " "
- ۷۸- الادب المفرد از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۷۹- تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۸۰- مجمع الزوائد از امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ
- ۸۱- فتاویٰ مدینہ از " " " "
- ۸۲- نعمت کبریٰ از " " " "
- ۸۳- صواعق محرقة از " " " "
- ۸۴- بیان المیلاد النبوی از امام عبد الرحمن ابن جوزی
- ۸۵- کتاب الوفاء از " " " "
- ۸۶- مولد العروس از " " " "
- ۸۷- دفاء لوفاء از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ
- ۸۸- مقاصد حسنة از امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی
- ۸۹- القول البدیع از " " " "
- ۹۰- کتاب الذکاء از امام یحییٰ بن شرف النودی
- ۹۱- طبقات الکبریٰ از شیخ عبد الوہاب شعرائی
- ۹۲- میزان الکبریٰ از " " " "
- ۹۳- شامی از امام ابن عابدین علیہ الرحمۃ
- ۹۴- مجمع البحار از علامہ طاہر پٹنی علیہ الرحمۃ
- ۹۵- مبسوط از امام خضریٰ علیہ الرحمۃ
- ۹۶- فنیۃ الطالبین از شیخ سید عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ
- ۹۷- تنویر القلوب از امام محمد امین اکوادی علیہ الرحمۃ
- ۹۸- مرآۃ الجنان از امام از امام عبد اللہ یاقینی علیہ الرحمۃ
- ۹۹- روضۃ الریاضین از امام عبد اللہ یاقینی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۰- حوارف المعارف از امام شہاب الدین سہروردی
- ۱۰۱- کیمیائے سعادت از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۲- عصیدۃ الشہداء از علامہ عمر بن احمد زرقانی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۳- مفردات از امام راجب الصفہانی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۴- سیرت حلبیہ از امام علی بن برغان الدین طبری



- ۱۰۵۔ الدرر السنية از امام احمد بن حنبل و زین العابدین علیہ السلام  
 ۱۰۶۔ سیرت النبوة  
 ۱۰۷۔ کتاب الفوائد في الصلوات والنفوس از شهاب الدين احمد بن عبد اللطيف عليه الرحمة  
 ۱۰۸۔ تنبيه الغافلين از امام فقيه ابو الليث سمرقندي  
 ۱۰۹۔ اربستان العارفين  
 ۱۱۰۔ الرافض المنزه از امام ابو جعفر احمد عليه الرحمة  
 ۱۱۱۔ حياة الحيوان از امام كمال الدين ديري عليه الرحمة  
 ۱۱۲۔ تاريخ طبري از امام ابن جرير عليه الرحمة  
 ۱۱۳۔ رسالة السنين از شيخ مصطفیٰ كرمي عليه الرحمة  
 ۱۱۴۔ فتوح الشام از ابو عبد الله محمد بن واقدی عليه الرحمة  
 ۱۱۵۔ التوسل بالشي من امام ابو حامد بن مرزوق عليه الرحمة  
 ۱۱۶۔ حصن حصين از امام محمد بن محمد بن عيسى عليه الرحمة  
 ۱۱۷۔ اسنى المطالب از شيخ محمد بن سيد درويش عليه الرحمة  
 ۱۱۸۔ ازالة الخفا از شاه ولي الله دہلوی عليه الرحمة  
 ۱۱۹۔ حجة الله البالغة  
 ۱۲۰۔ انتباه في سلاسل اوليائہ  
 ۱۲۱۔ شرح قصيدة امالي از ملا علي قاري عليه الرحمة  
 ۱۲۲۔ شرح فقر اکبر از  
 ۱۲۳۔ قصيدة النعمان از امام نعمان بن ثابت عليه الرحمة  
 ۱۲۴۔ قصص الانبياء از علامہ عبدالواحد عليه الرحمة  
 ۱۲۵۔ بستان المحررين از شاه عبدالعزیز دہلوی عليه الرحمة  
 ۱۲۶۔ فتاویٰ عزیزی از  
 ۱۲۷۔ اعلام الموقعين از ابن قيم  
 ۱۲۸۔ کتاب الروح  
 ۱۲۹۔ جلاسا الانبياء  
 ۱۳۰۔ الفرقان بين اولياء الرحمن والشیطان از ابن تیمیہ

- ۱۳۱۔ نشر الطيب از مولوی اشرف علی تھانوی  
 ۱۳۲۔ امداد الفتاویٰ  
 ۱۳۳۔ شفاء المداویہ  
 ۱۳۴۔ امداد المشتاق  
 ۱۳۵۔ افاضات الیومیہ  
 ۱۳۶۔ طریقہ مولود  
 ۱۳۷۔ جمال الاولیاء  
 ۱۳۸۔ رحمة للعالمين از قاضی سلیمان منصور پوری  
 ۱۳۹۔ القلوة والسلام  
 ۱۴۰۔ عون المعبود از مولوی شمس الحق  
 ۱۴۱۔ الشامة الغیبریہ از ناب صدیق حسن بھوپالی  
 ۱۴۲۔ مسک الختام از  
 ۱۴۳۔ مجموعہ رسائل والمسائل النجدیہ از علامہ نجد  
 ۱۴۴۔ تفسیر ستاری از مولوی عبدالستار دہلوی  
 ۱۴۵۔ تقویۃ الایمان از مولوی اسماعیل دہلوی قلیل  
 ۱۴۶۔ سیرت المصطفیٰ از مولوی ابراہیم میر سیاکوٹی  
 ۱۴۷۔ تاریخ اہلحدیث از  
 ۱۴۸۔ سرچشمہ انوار  
 ۱۴۹۔ المکمل  
 ۱۵۰۔ سیرت النبی از مولوی شبلی نعمانی  
 ۱۵۱۔ خطبات مدراس از مولوی سلیمان ندوی  
 ۱۵۲۔ فیض الباری از مولوی نور شاہ کشمیری  
 ۱۵۳۔ المہند از مولوی خلیل احمد انیسوی  
 ۱۵۴۔ نبی تحریک پر ایک نظر از مولوی بہار الحق بنگی  
 ۱۵۵۔ عطر الوردہ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی  
 ۱۵۶۔ فضائل درد و شریف از مولوی ذکیا سہارنپوری  
 ۱۵۷۔ رحمت کائنات از مولوی زاہد الحینی

- ۱۵۸۔ اخبار الانبیاء از شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمة  
 ۱۵۹۔ مکتوبات شیخ عبدالحق از  
 ۱۶۰۔ کتاب الاسرار والصفات از امام بیہقی علیہ الرحمة  
 ۱۶۱۔ تحفۃ الزکریٰ من لقاہی محمد بن علی شہکانی  
 ۱۶۲۔ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۳ جولائی ۱۹۱۳ء  
 ۱۶۳۔ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء  
 ۱۶۴۔ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۲۲ء  
 ۱۶۵۔ اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۲۴ء  
 ۱۶۶۔ اخبار محمدی دہلی ۱۵ جولائی ۱۹۲۳ء  
 ۱۶۷۔ اخبار الاعتصام لاہور ۱۶ مارچ ۱۹۵۲ء

مسک الہدیت و جماعت کا ترجمان

ماہنامہ سیالکوٹ  
**ماہ طیبہ**  
 پاکستان  
 محمد رفیع قاری

مدیر اعلیٰ: علامہ ابوالحکام محمد ضیاء اللہ قادری

فی پرچہ ۱۰ روپے سالانہ ۱۲۰ روپے  
 خط و کتابت کا پتہ

دفتر ماہنامہ ماہ طیبہ تحصیل بازار سیالکوٹ پاکستان  
 فون دفتر ۵۵۱۹۶۷ — — — — — ۵۸۶۶۷۳



## فہرست

۱۔ ماخذ کتاب	۲۵۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اشرف	۱۶۳
۲۔ وجہ تالیف	۲۶۔ اذان سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا	۱۶۹
۳۔ امکان کذب باری تعالیٰ	۲۷۔ انگوٹھے چومنے کا ثبوت	۱۷۴
۴۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی	۲۸۔ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۲
۵۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت	۲۹۔ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۷
۶۔ بے مثل بشریت	۳۰۔ حاضرہ ناظر	۱۸۸
۷۔ شفاعت	۳۱۔ علم غیب عطائی	۱۹۶
۸۔ عبدالمصطفیٰ، عبدالباقی نام رکھنا	۳۲۔ حضور علیہ السلام کو دنیا و آخرت کا علم	۲۰۰
۹۔ یارسول اللہ پکارنا		
۱۰۔ دُور و نزدیک سے سنتا		
۱۱۔ اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا		
۱۲۔ نفع رساں		
۱۳۔ وسیلہ		
۱۴۔ معلم کائنات		
۱۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے علم کھایا		
۱۶۔ سماع موتی		
۱۷۔ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا		
۱۸۔ دُعا بعد از نماز جستازہ		
۱۹۔ ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا		
۲۰۔ ہاتھ اور پاؤں چومنا سجدہ نہیں		
۲۱۔ محفل میلاد شریف		
۲۲۔ دن مقرر کرنا		
۲۳۔ وَمَا أَهْلَیْہِ لَیْسَ بِہِ اللہ		
۲۴۔ نعم شریف		

## وجہ تالیف

الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی خَیْرِ الْوَرٰی  
عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
شَمْسِ الصُّبْحِیِّ بِذَرِ الدِّجِیِّ صَدْرِ الْعُلٰی نُورِ الْہُدٰی  
کَهْفِ الْوَرٰی دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ مَنِّعِ الْجُوْدِ  
وَالْعَطَآءِ عَالِمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ الَّذِیْ  
کَانَ نَبِیًّا وَاَدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ وَعَلٰی اِلَہِ  
وَاَصْحَابِہِ وَاَنْوَالِہِ وَبَنَاتِہِ وَذُرِّیَّتِہِ وَاَوْلِیَآءِ اَمَّتِہِ  
ذَوِی الدَّرَجَاتِ وَالْعُلٰی۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ  
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ  
عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سرور کائنات، مخیر موجودات، باعث تخلیق کائنات، منبع برکات، اصل  
کائنات، روح کائنات، جان کائنات، مبداء کائنات، وجہ کائنات، صدر بزم کائنات، مختار  
شش جہات، حضور پر نور، نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی  
امت سے پیدا فرمایا۔ اس کے بعد اللہ کریم جل جلالہ کا یہ احسان ہے کہ اہل سنت و جماعت بتلایا  
وعلیہ ہے کہ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسی مسلک پر استقامت عطا  
فرمائے۔ (آمین)۔

اس وقت دنیا میں کئی فرقے موجود ہیں۔ جو کہ اپنی اپنی تبلیغ میں شب و روز کو شاں ہیں۔  
ان فرقوں میں دیوبندی اور غیر مقلد حضرات کی سازشیں اور ان کی ابلہ فریبی روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔



ایک دور تھا کہ جب دیوبندی حضرات غیر مقلدین کو دیکھنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ ان کو اپنی مسجد میں نماز تک نہ پڑھنے دیتے تھے۔ دیوبندی حضرات کے اکابر مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی انور علی تھانوی، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی خیر محمد جالندھری، مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی وغیرہم کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔

ادھر غیر مقلدین حضرات مقلدین پر متشدد کے فتووں کی پوچھا کرتے تھے۔ میان نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن بھوپالی، مولوی عبدالعزیز رحیم آبادی، مولوی عبداللہ غازی پوری، مولوی شاد اللہ امرتسری، حافظ عبداللہ روپڑی غیر مقلدین کے اکابر کی تحریریں اس کی شاہد ہیں۔ مگر چند سالوں سے دیوبندی اور غیر مقلدین اجماعیت حضرات نے راولپنڈی شہر میں دیوبندی حضرات کے مولوی فلم خاں کے ہاں ایک اجلاس میں ایک مذہبی تنظیم سواد اعظم اہلسنت وجماعت بنائی اور جگہ جگہ اس تنظیم کے تحت اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس تنظیم کے صدر دیوبندی اور سیکرٹری حافظ عبدالقادر روپڑی غیر مقلد ہیں۔

دراصل ان حضرات کا اتحاد صرف اہل سنت وجماعت حضرات کے خلاف ہے۔ انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے سواد اعظم اہلسنت وجماعت نام رکھا ہے۔

غیر مقلدین حضرات سے اگر سوال کیا جائے کہ اپنے آپ کو حنفی کہلانے والا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد کیا آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اہلسنت وجماعت ہے؟ تو جواب نفی میں دیں گے۔ حافظ عبدالقادر روپڑی جو کہ اس نوزائیدہ جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں ان سے پوچھ لو۔ یا روپڑی صاحب اپنے رسالہ تنظیم اجماعیت میں ہی اپنا فتوے شائع کر دیں۔ دیوبندی حضرات (جو کہ اپنے آپ کو مقلد اور حنفی کہلاتے ہیں) سے کوئی پوچھے کہ مقلد کو صحیح العقیدہ مسلمان تسلیم نہ کرنے والا آپ کے نزدیک اہلسنت وجماعت ہو سکتا ہے۔ تو جواب نفی میں دیں گے۔ تو پھر ان دونوں کا آپس میں مکر سواد اعظم اہلسنت وجماعت تنظیم بنانا اور اس کے تحت جلسے کرنا اس حقیقت کی ترجمانی ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کو یہ حضرات دھوکہ دے کر اپنے دامن ترذیر میں پھنسا رہے ہیں۔ اور یہ سراسر عیاری اور مکاری ہے۔ حقیقت میں یہ دونوں ہی

اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔ لیبیل اور ٹائٹیل لگانے سے کام نہیں چلتا۔ اگر کوئی پیشاب کی بوتل پر عرق گلاب کا لیبل لگا کر مارکیٹ میں لے آئے تو وہ عرق گلاب نہیں بن جاتے گا۔ بلکہ پیشاب کا پیشاب ہی رہے گا۔

مرشدی مخدومی سیدی سندی مرتبی شیخ طریقت عالم شریعت۔ مخزن علم و حکمت مہسن اہلسنت حضرت قبلہ عالم پیر خواجہ محمد شفیع صاحب قادری علیہ الرحمۃ سجادہ نشین دربار گوہر بار غوثیہ دھوڑا شریف ضلع گجرات نے ان دیوبندی اور غیر مقلدین وہابی حضرات کی اس سازش کو بھانپتے ہوئے حکم فرمایا کہ ایک ایسی کتاب لکھو جس میں قرآن و حدیث کی روشنی میں دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے عقائد کا بطلان پیش کیا جائے اور واضح کیا جائے کہ دیوبندی اور غیر مقلد وہابی اہلسنت وجماعت نہیں۔

میرے حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی ساری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کی اشاعت میں گزری۔ جہاں کہیں بھی کوئی شریعت مطہرہ کے بغاوت کرتا اور مسلک حق اہلسنت وجماعت کے خلاف آواز اٹھاتا۔ آپ تحریری اور تقریری ہر دو طریق سے اس کے سدباب کے لیے کوشاں رہے۔

فقیر نے اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیکر سرور عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں استغاثہ پیش کر کے غوث العالمین، غوث الاعظم، شہنشاہ اولیاء سیدنا ابو محمد عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاء عننا کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے اپنے شیخ کامل علیہ الرحمۃ کے ارشاد مبارک کی تعمیل کرنے کی کوشش کی۔

الحمد للہ رب العالمین! اللہ تعالیٰ جل جلالہ، رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و کرم اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقرب اور حضور قبلہ عالم علیہ الرحمۃ کی نظر التفات سے یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں موجود ہے۔

فقیر نے متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن پاک اور حدیث شریف کی روشنی میں مستند کتب کے حوالجات پیش کیا ہے۔



تعبق کو بالآخر رکھ کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا مسلمان ضرور فیصلہ کرے گا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین و بابیوں کا اہلسنت و جماعت کہلانا دھوکہ دہی اور ابلہ فریبی ہے۔

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے عقائد جو درج کیے ہیں۔ یہ ان کے مسئلہ اکابر کی کتب میں تحریر ہیں۔ تفصیلاً اگر ان کے عقائد کا مطالعہ کرنا ہو اور ان کتابوں کے نام دیکھنے ہوں تو فقیر کی کتاب و بابی مذہب کی حقیقت اور عقائد و بابیہ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کتاب میں درج کردہ کتب کے حوالہ جات نہایت احتیاط سے درج کئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو حوالہ جات کی طلب ہو تو وہ حوالہ جات کی فوٹو سٹیٹ منگو سکتا ہے۔ اس کا خرچہ طالب کے ذمے ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اپنے پیارے حبیب حبیب نبی کریم و جیم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانان عالم کو ان مذہبی بھروسوں سے غور رکھے اور مسلک حق اہلسنت و جماعت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔  
(آئینہ ختم آئینہ)

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری الاشرفی غفرلہ  
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ  
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

فون دفتر ۵۵۱۹۶۷ رہائش ۵۵۶۶۷۳

## امکان کذب باری تعالیٰ

دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

اہلسنت و جماعت حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا (پ ۱۵) اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی  
وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی

تفسیر کبیر امام المفسرین علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ باری فرماتے ہیں۔

لَنْ أَلْفُ مِنْ لَا يَجُوزُ أَنْ يَقُولَ  
وَاللَّهُ الْكَذِبُ بَلْ يَخْرُجُ بِذَلِكَ  
عَنِ الْإِيمَانِ (تفسیر کبیر ص ۱۵۹)

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَةِ اللَّهِ صِدْقًا وَالذَّلِيلُ  
عَلَيْهِ الْكَذِبُ نَقْصٌ وَالتَّقْصُّ عَلَى اللَّهِ  
مُحَالٌ (تفسیر کبیر ص ۱۳۸ ج ۴)

غیر مقلدین کے مولوی ابراہیم میرزا کوئی نے امام رازی کو امام ہمام لکھا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ امام رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۱۳ء)  
صاحب عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آئینہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر  
معنی نہیں۔ (درایت تفسیری ص ۹)  
(فقیر قادری اشرفی غفرلہ)



**تفسیر بیضاوی** | **مقدمة المفترین** امام عبد الرحمن بیضاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

دَيُّطَرُّ الْكَذِبُ إِلَى حَبْرِهِ  
بُوجُهُ لِأَنَّهُ نَقْصٌ وَهُوَ  
عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ

اور نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(تفسیر بیضاوی ص ۱۵)

**تفسیر حازن** | **زبدة المفہم** علامہ علی بن محمد حازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

لَا أَحَدٌ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ فَإِنَّهُ  
لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ  
الْكَذِبُ - (تفسیر حازن ص ۲۱)

**تفسیر تادری** | دیوبندی اور غیر مقلدین ائمہ محدثین حضرات کے مدد و مولوی عبد القادر صاحب دیوبند بھی رقمطراز ہیں کہ

جھوٹ نقص ہے۔ اور حق تعالیٰ نقص سے پاک ہے۔ (تفسیر تادری ص ۱۷)

**تفسیر سراج المنیر** | علامہ خطیب محمد بن شہر بن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ  
فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْخُلْفَ  
فِي حَبْرِ اللَّهِ مُحَالٌ -

(تفسیر سراج المنیر ص ۱۷)

**تنویر الابصار** | علامہ محمد بن عبد اللہ ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وَلَا يُوَصَفُ اللَّهُ تَعَالَى  
بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلْمِ السَّفَةِ  
وَالْكَذِبِ لِأَنَّهُ مُحَالٌ لَا يَدْخُلُ

بیعتی اور کذب پر قادر ہونے سے  
موصوف ہونا۔ درست نہیں ہے کیونکہ

تحت القدرة وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ محال قدرت کے نیچے داخل نہیں ہوتا۔  
يَقْدِرُ وَلَا يَفْعَلُ - (تنویر الابصار) اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہے اور کرتا نہیں۔

**فتاویٰ عالمگیری** | اذا وصف الله تعالى اگر کسی نے اللہ تعالیٰ

بمعاد يليق به --- کے لیے ایسا وصف

بیان کیا جو اس کی شان کے لائق نہیں

والنقص ويكفر۔ --- یا اللہ تعالیٰ کو یا عاجزی نقص

(فتاویٰ عالمگیری ص ۲۵ ج ۲) کی طرف منسوب کیا تو وہ کافر ہوگا۔

**شرح فقہ الکبر** | علامہ محمد بن علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

اللَّهُ تَعَالَى بِالْقُدْرَةِ عَلَى  
الظُّلْمِ لِأَنَّهُ مُحَالٌ لَا يَدْخُلُ  
تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ

انہ یقدر لا یفعل اور کرتا نہیں۔ (شرح فقہ الکبر)

**مکتوبات شریف** | امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی علیہ الرحمہ

او تعلق از جمیع نقائص و سمات

وہ بلند ذات تمام نقائص سماتوں اور

حدوث منزہ و تبر است۔

حدوث سے منزہ اور پاک ہے۔

(مکتوبات شریف فارسی ص ۳۷ مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول مطبوعہ کلکتہ)

قاری میں ص ۱۷۱۔ قرآن پاک اور مستند مفسرین، محدثین اور محققین کی کتب

کے حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین ائمہ محدثین

حضرات اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔



## اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی

دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے جب چاہے غیب دریافت کر لے۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ  
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (پ ۲ ع ۶)  
عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالَى (پ ۳ ع ۸)  
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ  
(پ ۵ ع ۵)

قاری فی کرام :- دریافت کسی سے کیا جاتا ہے جس کو ذاتی علم ہو۔ وہ کسی سے دریافت نہیں کرتا۔ دریافت کرنا دلالت کرتا ہے کہ اس کو ذاتی علم نہیں ہے۔ اللہ کریم کے متعلق غیب کا دریافت کرنا عقیدہ رکھنا صریحاً کفر ہے۔ اور قرآن و حدیث سے کھلم کھلا بغاوت کرنا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات اہل سنت وجماعت نہیں ہیں۔

امام ابوالفتح محمد اسماعیل دہلوی قسیر نے لکھا ہے کہ سوائے طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ (تقریر الایمان ص ۱۸)

## نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانیت

دیوبندی حضرات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے منکر ہیں۔ صرف بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں۔

اہل سنت وجماعت حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول پاک صاحب دلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور بھی ہے اور بشر بھی۔ سرکارِ دُعا عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات بشریت کی استدار سے بھی پہلے کی ہے مگر دنیا میں لباسِ بشری میں جلوہ افروزی فرمائی ہے۔ لباس بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ہے۔

جیسا کہ جبریل امین علیہ السلام نور ہیں مگر سیدہ صریحاً علیہا السلام کے پاس جب تشریف لاتے ہیں تو لباسِ بشری میں جس کا تذکرہ قرآن مجید فرقان حمید میں رب العالمین جل جلالہ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے :

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا

پس اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔ (پ ۳ ع ۵)

مشکوۃ المصابیح کی پہلی حدیث شریف میں ہے کہ راوی خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرماتے ہیں :

تَخُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ  
إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ  
أَحْمَرُ رَأْسُهُ وَبُيَاضُ ثَوْبِهِ

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہمارے پاس ایک آدمی آیا۔

اہم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



پر چھاپہ شخص کون تھا؟ تو حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ  
 اَعْلَمُ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔  
 تو سورہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، فَانْشَأْ جَبْرِیلُ وَه جَبْرِیلُ  
 ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ملا مطبوعہ دہلی، صبح بخاری شریف ص ۱۸۸) وار قطنی ص ۱۸۸  
 قاری بن حضرت! جَبْرِیلُ مرد کو کہتے ہیں اس کے بال سیاہ ہیں۔ لباس اس کا سفید  
 ہے مرد کی شکل میں اُس کی دو آنکھیں، دو ہاتھ، دو پاؤں، دو کان ہیں۔

اہل علم حضرات کو یہ بھی طرح معلوم ہے کہ محدثین نے کتب احادیث شریفہ میں ایسی  
 کئی روایات درج فرمائی ہیں جن میں جب جبریل امین فرشتہ بارگاہ نبوی میں کئی مرتبہ  
 حضرت وحیہ کلہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کی صورت میں حاضر ہوتا تھا جیسا کہ دیوبندی  
 حضرات کی متعدد شخصیات ابن تیمیہ نے اپنی کتاب الفرقان بین اولیاء الرحمن و  
 اولیاء الشیطان میں بھی اس حقیقت کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے۔

وَقَدْ أَخْبَرَنَا الْمَلَايِكَةُ جِبْرِیلُ  
 ابراہیم علیہ السلام فی صُورَةٍ  
 الْبَشَرِیَّةِ الْمَلِکِ تَمَثَّلَ لِمَدِیْمٍ  
 بَشَرًا سَوِيًّا وَكَانَ جَبْرِیلُ عَلَیْهِ  
 السَّلَامُ یَاۤئِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ  
 وَسَلَّمَ فِی صُورَةٍ بِحَبِیۃٍ اَنْکَلَمٰی وَ  
 فِی صُورَةٍ اَعْرَیٰ یُزَکُّہُمُ النَّاسُ  
 کَذَٰلِکَ۔ اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتہ  
 ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشری صورت میں  
 آئے اور فرشتہ مریم علیہ السلام کے سامنے  
 ٹھیک بشر کی صورت میں آیا۔ اور جبریل علیہ  
 السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
 وحیہ کلہی کی صورت میں اُلوہ اعزالی کی صورت  
 میں ظاہر ہو ا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی  
 ایسا ہی دکھائی دیتا تھا۔

الفصل بین اولیاء الرحمن والشیطان ص ۱۸

ابن تیمیہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں کاتبہ ذکر کرتے  
 ہوئے یہ ایت سمجھتے ہیں،

وَقَالُوا اِنَّا نَتَّخِذُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَدًا

کہتے ہیں کہ خدا کی اولاد بھی ہے حالانکہ

سُبْحٰنَہٗ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے جن کو وہ اولاد  
 سمجھتے ہیں وہ اولاد نہیں بلکہ باعزت بندے ہیں  
 (سورہ انبیاء)

جبریل کو قرآن پاک میں بَشَرًا سَوِيًّا بھی فرمایا گیا ہے۔ عبد بھی فرمایا گیا ہے۔ حدیث  
 شریف میں جَبْرِیلُ کا لفظ بھی بولا گیا ہے۔ وحیہ کلہی بشر کی شکل میں متشکل ہو کر آنے  
 کا تذکرہ بھی موجود ہے مگر ہے وہ نور ہی۔

جبریل کے انسانی شکل میں متشکل ہو کر آنے۔ لباس بشری میں ظہور پذیر ہونے سے کیا صحابہ  
 کرام علیہم الرضوان نے جبریل کی نورانیت کا انکار کیا ہے؟ کہیں بھی ایسا نہیں ہوا۔ کسی ایک  
 صحابی نے بھی جبریل کی نورانیت کا انکار نہیں فرمایا۔

جب جبریل علیہ السلام جو رسول اشقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام، خادم اور امتی ہے  
 وہ نور ہو کر لباس بشری میں آئے تو اس کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور نہ ہی اُس  
 کی نورانیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ تو اُس جبریل کے بلکہ ساری کائنات کے سہار محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر لباس بشری میں کائنات میں جلوہ افروز ہوں تو ان  
 کی نورانیت میں کیسے فرق آئے گا۔ اور کون مسلمان ان کی نورانیت کا انکار کرے گا۔  
 اب آپ کے سامنے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 کا اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نورانیت کے بارے میں عقیدہ پیش کیا جاتا ہے  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیَّ

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان  
 جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔ تفسیر نیشاپوری ص ۸، تفسیر عرائس البیان  
 ص ۲۳ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴ ج ۱، ذرقانی شریف ص ۱، مدارج النبوة فارسی  
 ص ۲ ج ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۲، مطالع المسترات للغامسی ص ۱، عطر  
 الوردہ ص ۲۲، تفسیر حسینی فارسی ص ۱۸، بشرح قصیدہ امالی ص ۳۱

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔



يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ أَتَى أَخْبَرَنِي  
عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى  
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مل باپ  
آپ پر قربان ہوں مجھے خبر دیں کہ وہ پہلی چیز  
کون سی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام اشیا  
سے پہلے پیدا فرمایا۔

توسرے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔  
يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ  
الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ

اے جابر! اللہ تعالیٰ نے پہلے شک سب  
اشیا سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور  
مواہب اللہیہ شریف سے پیدا فرمایا۔

م ۱ ج ۱، زر قانی شریف م ۱ ج ۱، سیرت حلبیہ م ۱ ج ۱، مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات  
م ۱ ج ۱، حجة الله على العالمين م ۱ ج ۱، انوار المحمدية م ۱ ج ۱، عصيدة الشدة م ۱ ج ۱، فتاویٰ حدیثیہ م ۱ ج ۱  
شارح بخاری امام احمد قسطلانی قدس سرہ الربانی نے ایک روایت اپنی کتاب مستطاب  
مواہب اللہیہ میں نقل فرمائی ہے کہ سرکار سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
فرمایا ہے کہ وہ اپنے والد ماجد شہید کربلا سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے اور وہ ان کے والد ماجد علی المرتضیٰ شیر خدا شکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم سے نقل فرماتے  
ہیں کہ روح کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

كُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي قَبْلَ  
خَلْقِ آدَمَ بِأَدْفَعَةِ عَشْرَةِ أَلْفِ  
عَامٍ

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے  
چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے  
حضور میں ایک نور تھا۔

شریف م ۱ ج ۱، جوہر البحار للنجاشی م ۱ ج ۱، انوار المحمدية م ۱ ج ۱، حجة الله على العالمين م ۱ ج ۱،  
روح البیان م ۱ ج ۲

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللہیہ باب خود بنفیل ست مواہب اللہیہ  
اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ استان المدین فارسی م ۱ ج ۱، دفیقہ الوالد محمد فضیل اللہ القادری م ۱ ج ۱

ان روایات مصطفوی سے اظہر من الشمس الاس ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اپنے امتیاز پر اپنی نورانیت کا واضح طور پر اعلان فرمایا ہے۔

پس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار ہی ہے۔ اس کا طریقہ  
اور لائن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کے صریح خلاف ہے۔

غلاب پیبر کے راگزید ہرگز بمثل نہ خوابد رسید  
اب آپ کے سامنے رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہائے صحت  
کرام علیہم الرضوان جو ہمارے لیے روشنی کا مینار ہیں۔ ان کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے کیونکہ  
حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرقہ ناجیہ کے عقائد کے لیے معیار اور کسوٹی جو مقرر  
فرمایا ہے۔ وہ مَا أَنَا عَلَيْكُمْ وَ أَصْحَابِي ہے۔

خليفة آل سيدنا ابو بكر صديق رضي الله عنه كاعقيدہ امت محمدیہ کے عظیم المرتبت  
محدثین حضرت علامہ محدث  
بہیقی علامہ یوسف نجاشی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کا عقیدہ جو کہ حضرت کے اس مبارک شعر سے عیاں ہے۔ بیان فرمایا ہے :

أَمِينٌ مُصْطَفَى يَا خَيْرَ يَدٍ عَمُوا  
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَا نُورٍ الظَّلَامِ

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اور نبی کی طرف بلانے والے  
ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔

دلائل النبوة م ۱ ج ۱، جوہر البحار م ۱ ج ۱

سيدنا علي المرتضى رضي الله تعالى عنه كاعقيدہ خلیفہ سہارم خلیفہ برحق سیدنا  
علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں :  
كَانَ إِذَا نَزَلْتُ رُؤْيَى كَأَنِّي رَأَيْتُ خَيْرَ  
مِنْ شَيْءٍ

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب  
کلام فرماتے تو آپ کے فہم مبارک کے



ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

**سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ** | غزوہ تبوک سے فتح و نصرت اور

جب دار شد کون و مکان، رسول انس و جان، سیاح لامکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی شان سراپا قدس میں اشعار کہنے کی اجازت طلب کی تو رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چچا جان کیجئے۔ اللہ تعالیٰ اجل جلالت آپ کے منہ کو سلاست رکھے۔ تو حضرت کے اشعار میں سے آخری دو اشعار جن میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ درج کرتا ہوں۔ یہ اشعار امت مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے عظیم المرتبت محدثین مثلاً امام جلال الدین سیوطی، محدث ابن جوزی، علامہ ابن حجر مکی، علامہ حلبی، علامہ دحلان مکی، علامہ نبھانی، علامہ ابن عبد البر، علامہ حاکم، علامہ ابن کثیر، علامہ شہرستانی طہم الرحمتہ نے اپنی مستند تصانیف میں درج فرماتے ہیں۔

أَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتْ  
الْأَرْضُ وَخَضَتْ بِنُورِكَ الْأَخْفُ  
فَتَحَنَّنَ فِي ذَٰلِكَ الضِّيَاءُ وَفِي النَّوْرِ  
وَسَبِيلُ السُّرُشَادِ تَحْتَرَفُ

آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ (کتاب النور ص ۳۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۹ ج ۱، انسان العیون ص ۱۲ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۸۴۱ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۲۲ ج ۱، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲۴ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵۵ ج ۲، کتاب الملل والنحل ص ۲۲۴ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲۱۴ ج ۸، تخفیف المستدرک ص ۳۲۴ ج ۳)

**سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ** | جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۳۳، زر قافی شریف) در بیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔



جیب کردگار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے پیارے صحابہ کرام علیہم السلام کے نورانی عقائد کا واضح طور پر اظہار ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے رسول کریم علیہ الفضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نور مانتے تھے۔

پس دیوبندی حضرات جو صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بشر ہی مانتے ہیں۔ اور بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں۔ ساتھ یہ دعویٰ کرہم اہلسنت وجماعت ہیں۔ احادیث کی روشنی میں جو بارہی سبیل پیشوائے کل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم السلام کے عقائد واضح ہوتے ہیں اُس سے دیوبندیوں کا انحراف کر کے اہلسنت وجماعت کہنا محض ایک فراڈ اور دھوکہ ہے۔ اصل اہلسنت وجماعت جو ہیں وہ وہی ہیں۔ جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے ہیں اور وہ اہلسنت وجماعت (دیوبندی) ہی ہیں۔

دیوبندی کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات یقیناً آپ کی اولاد اطہار تھی۔ آپ کھاتے پیتے تھے۔ اس لیے آپ نور نہیں۔ دیوبندی حضرات کی عقل اور ان کا علم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے کے لیے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا پینا، شادی کرنا، ازواج مطہرات اور اولاد پاک ہونا ماننا ہے۔ مگر صحابہ کرام علیہم السلام جن کے سامنے شبہ اسدای کے دو لہا، گل کانت کے بلحاظ تاریخی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھاتے پیتے تھے۔ ان کو بھی تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شادیاں کرنا، ازواج مطہرات اور اولاد پاک کا جو معلوم تھا۔ مگر پھر بھی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور مانتے تھے۔ جیسا کہ امت محمدیہ کے تمام مسند نبی کے سردار سیدنا سیدنا ائمہ الغرر علیہم السلام بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرآن پاک کی آیہ کریمہ:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ (پیشہ ۷) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب کی تفسیر ان الفاظ مبارکہ سے فرماتے ہیں:

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (تفسیر ابن عباس ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دو دھ پلایا جس کے سامنے کائنات کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھاتے پیتے تھے۔ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں جس کو محدث ابن جوزی اور تاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہما الرحمتہ نے بیان فرمایا ہے:

إِذَا أَرَضَعَتْهُ فِي الْمَنُزْلِ اسْتَعْنَىٰ جب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دو دھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اسے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو۔ تو میں نے جواب دیا کہ: لَا وَاللَّهِ لَا أَوْ قَدْ نَارًا وَلَكِنَّهُ نَبِيٌّ اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشن نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بیان المیلاد النبوی ص ۱۷ تفسیر مظہری)

سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا، امام الاوّلین والاخرین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

لے فرمایا ابراہیم تیسرا کولی رقمطراز ہیں کہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو دھ پلایا۔ اُمّ ایمن وہ لڑکی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ جو آپ کی والدہ (باقی اگلے صفحہ)



وسلم کی دوسری ذاتی جس نے آپ کو دودھ مبارک پلایا ان کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ جیسا کہ ان کے اُس شعر سے جو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر کہا ہے سے واضح ہے:

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُوْرًا  
وَسِرَاجًا يُضِيْءُ فِي الظُّلُمَاتِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے۔ اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۳)

اب آپ کے سامنے آپ کی پھوپھیوں کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جنہوں نے آپ کی ازواج مطہرات کو دیکھا بھی تھا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو بھی دیکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کھاتے پیتے بھی دیکھا تھا۔

**سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ** حضرت علامہ عبد الرحمن عاتقی علیہ الرحمۃ روایت نقل فرماتے ہیں کہ رسول منظم صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱) کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام الواسع شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت اس کی بہت عزت کرتے تھے چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے اسے دودھ و دیش روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُمّ ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے حافظ ابن کثیر نے تاریخ البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے اُمّ ایمن کو آزاد کر دیا۔ ادماپنے مولیٰ اور متبنی زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔

پس اُن سے اس امر بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے حضرت اُمّ ایمن کا نام برکت تھا۔ اور عقیں بھی بابرکت اور قبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اصحاب میں ابن سعد سے نقل کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے عقیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا۔ اُتر آیا۔ میں نے اُسے خوب پیر ہو کر پیا۔ اُس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزہ رکھتی تھی دسیرۃ مصطفیٰ (ج ۱، اصحابہ البدایہ والنہایہ) فقیر الوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری عفرک

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی جان حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نور سے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱۸) شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر غم و اہم کے ساتھ حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مصرعہ فرمایا جس سے آپ کا عقیدہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔

لَفَقْدِ الْمُصْطَفَى بِالشُّوْرِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور سنتے۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۳)

مندرجہ بالا دونوں روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سرکار سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شروع سے لے کر آخر تک نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے بارے میں نور ہونے کا ہی عقیدہ رکھتی تھیں۔

**سیدہ عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ** فخر آدم و سنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان

سیدہ عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ امام المسلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ چنانچہ آپ کے ظاہری طور پر پردہ فرما جانے کے بعد غم و اہم کا اظہار کرتے ہوئے شان مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں: يَا عَيْنُ خَا حَسْبِي وَ سَحْبِي وَ سَمْعِي + وَ اَبْكِي عَلَى النُّوْرِ الْبَكَاةِ مُحَمَّدٍ ! اے آنکھ آنسو بہا اور آنسو کر شہدوں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمُصْطَفَى بِالشُّوْرِ وَالْهَدْيِ

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے اور سربراہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج ۳ ص ۲۳ جلد ۲ مطبوعہ بیروت)

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ: محبوب رب اکبر الیک بخود محمد مصطفیٰ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر آپ کی تیسری پھوپھی جان حضرت سیدہ ارویٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے عقیدہ کا اظہار کرتی ہوئی فرماتی ہیں جس کو ابن سعد نے اپنے طبقات میں درج کیا ہے۔

سَلَامٌ عَلَى النَّبِيِّ الْبَلَاءِ مَعَ جَمِيعًا  
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاسْتُرْكُنِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں مجھے آپ کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۲۵)

ناظرین حضرات! پیارے رسول محرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جانتے ہوئے ان کی اولاد و طبقات کا علم رکھتے ہوئے اور کھانا پینا دیکھتے ہوئے بھی تعجیبات اور آپ کی پھوپھی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ بھی ہے کہ رب کا محبوب و اسے غیوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ہے۔

آئیے اب ان حضرات کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل ہیں اور پوری کائنات کے مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

**اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ** | حضرت سرکار علیہ السلام عابدہ زاہرہ عارفہ

شہ دیوبندیوں اور دہلیوں کے متعدد مشہور مولوی شہنشاہی خاندان کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف ندرت ابن سعد کے بارے لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابلِ سند ہیں۔ خلیف بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں۔ كَانَتْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ ضَعُفًا كَثِيرًا بِأَكْبَرِ أَهْلِ طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَحَادِيثُهُ وَأَحْسَنُ دِيسَةِ النَّبِيِّ ﷺ انوار سدید حسن خاں بھوپالی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ﷺ میں دیے ہیں مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔ (خطبات مدراس ص ۱۷۱)

مے فخر دہلی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی و ادبی اہمیت پر

اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو علمی مشکلات میں مرجع صحابہ تھیں فرماتی ہیں۔

كُنْتُ أُخِيطُ فِي السَّحَرِ فَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ  
فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ عَلَيْهَا حَدَّ حَلٍّ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ بِشُعْلَةٍ نُورٍ وَجْهَهُ  
رِخَاصِ الْكَبْرِ لَشَاخِ الْحَجَّةِ اللَّهِ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ سَوِيٌّ لَمْ يَلْغُ

اے اُمّ المؤمنین! میں سحر میں لکھ رہی تھی کہ ایک خط غلط ہو گیا اور میں اس کی تلاش کے باوجود سوتلی نہ ملی۔ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر سے لے کر دیکھا تو اس کی شکل ایک نور کی طرح تھی۔ تو ان کے چہرہ مبارک (خصائص الکبریٰ لشیخ الحجة اللہ علیہ) کے نور کی شمعوں سے سوتلی بل گئی۔

اے اُمّ المؤمنین! میں سحر میں لکھ رہی تھی کہ ایک خط غلط ہو گیا اور میں اس کی تلاش کے باوجود سوتلی نہ ملی۔ اسے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر سے لے کر دیکھا تو اس کی شکل ایک نور کی طرح تھی۔ تو ان کے چہرہ مبارک (خصائص الکبریٰ لشیخ الحجة اللہ علیہ) کے نور کی شمعوں سے سوتلی بل گئی۔

ج ۱، شرح شفا بر حاشیہ نسیم الریاض ص ۳۲۵ ج ۱، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶

قاریین کرام! حضرت سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں کا آنا جانا بھی ہے۔ وہ تو فرماتے ہیں کہ آپ نور ہیں۔ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔

وہ دایاں جنوں نے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دو دو چلا دیا۔ انور جنوں نے حضور کو کھاتے پیتے دیکھا اور جن کے گھر میں محبوبِ خدا رہے وہ سب کچھ

(بقیہ صفحہ) فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے قہر از ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحابہ تھیں۔ (فیہر الوفا محمد بن عبد اللہ القادری عفران)



کھانا پینا، رہنا سہنا دیکھ کر بھی یہی عقیدہ رکھیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔  
رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی پیاری پھوپھی جان جنوں نے آپ کی  
ازواج مطہرات، اولاد پاکہ کو دیکھا، کھانا پینا، رہنا سہنا سب ان کے پیش نظر تھا  
مگر عقیدہ کیا تھا؟ آپ نور ہیں۔ بلکہ نور علی نور ہیں۔

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جنہیں آپ کے حرم شریف ہونے کا شرف حاصل  
ہے جن کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمام مسلمانوں کی ماں قرار دیا۔ وہ تو فرما میں کہ حضور اکرم  
نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور صرف نور ہدایت ہی نہیں بلکہ نور حسی ہیں۔  
ان سبھی حضرات کو آقا سے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے  
پینے کا علم تھا۔ اولاد کا ازواج کا علم تھا۔ مگر عقیدہ یہی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نور ہیں۔ بلکہ نور علی نور ہیں۔

جس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحابہ کرام علمی مسائل حل کرتے ہوں وہ  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو باوجود کہ زوجہ محترمہ ہونے کے بھی فرما میں کہ حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نور حسی ہیں۔ مگر دیوبندیوں کی عقل پرنا معلوم کون سا پردہ ہے۔  
کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ وہ کھاتے تھے پیتے تھے ان کی بیویاں تھیں۔ ان کی اولاد تھی۔ اس  
یہ بشر ہیں۔

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اہل سنت و جماعت کے امام کاشف  
الغم، امام الامامہ سیدنا امام اعظم،  
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بدیعیت  
پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں:

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَاشِفُ  
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِهِ الْكَاشِفِ

آپ وہ نور ہیں کہ جو دہریں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے  
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔ (تعبیۃ النعمان ص ۲۱)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہل بیت اطہار علیہم السلام  
کے عقائد مستند محدثین کی مستند کتب سے آپ کے پیش نظر ہیں جن سے دوز و دشمن کی طرح  
عیاں ہے کہ ان سب حضرات کو حضور کے کھانے پینے، ازواج مطہرات، اولاد و طبقات،  
کا علم ہوتے ہوئے یہی عقیدہ تھا کہ نور ہیں۔ پس اہل سنت و جماعت وہی ہے جو  
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت پر عقیدہ رکھے۔  
اور جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور حسی نہیں مانتا وہ اہل سنت و جماعت  
نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دیوبندی اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا  
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا  
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(امام شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)



## بے مثل بشریت

دیوبندی و بابائی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل بشریت کہتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کس در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو بے مثل مانتے ہیں۔ قرآن پاک میں تو اللہ تعالیٰ نے اُن مقدس عورتوں کو جس طرح کائنات علیہ الفضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے نکاح میں آئیں دنیا بھر کی دوسری عورتوں سے بے مثل قرار دے دیا۔

جن بستی تک کے نکاح میں آنے کی برکت سے وہ عورتیں دنیا بھر کی عورتوں سے ممتاز ہو گئیں اور بے مثل ہو گئیں۔ تو اُس بستی جمیل کی مثل کائنات بھر میں کون ہو سکتا ہے؟ رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

إِنِّي كُنْتُ مِثْلَكُمْ

میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

(جامع ترمذی ص ۹ ج ۱ ص ۱ صبح بخاری شریف ط ۲۱۱۱ موی)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي كُنْتُ كَهَيْئَتِكُمْ

میں تمہاری ہیئت جیسا نہیں ہوں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام علیہم الرضوان میں فرمایا:

أَمِيتُكُمْ مِثْلِي

میری مثل تم میں سے کون ہے؟

(صبح بخاری شریف ط ۲۱۱۱ ص ۱ صبح مسلم شریف ط ۳۵۵، البدایہ و شریف ط ۳۵۵)

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نے بھی یہ عرض نہ کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہماری

مثل بشریت ہیں۔ آپ کے دو ہاتھ، دو پاؤں ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ آپ کی ازواج مطہرات ہیں۔ اور اولاد و طبقات ہے بلکہ سب کے سب خاموش ہیں۔ اور آپ کے ارشاد کے مطابق سر تسلیم خم کیے ہیں۔ صحابہ کو تو جرات نہ ہوتی مگر آج دیوبندیوں کو جرات ہو گئی کہ نبی رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اعلانیہ یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری مثل بشریت ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: لَمْ أَدْرِ قَبْلَهُ وَلَا تَعَدُّهُ - میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہ پہلے کسی کو دیکھا ہے۔ اور نہ ہی بعد میں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مَا دَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ دَسْوَلِ اللَّهِ كَانَ اللَّهُ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ - میں نے جیسا کہ آپ کے چہرہ نور پر سورج چل رہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ط ۱۵) ایک صحابی رسول بیان فرماتے ہیں کہ:

لَمْ أَدْرِ شَيْئًا كَانَ أَجْوَدَ وَلَا أَطْيَبَ - میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دَسْوَلِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ٹھنڈی اور خوشبودار دَسْوَلِ اللَّهِ - (طہرافی شریف ط ۳۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر) کوئی چیز نہیں دیکھی۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ آپ صوم وصال رکھتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي كُنْتُ مِثْلَكُمْ - اِنِّي اُطْعَمُ وَ اُسْقَى - میں تمہاری مثل نہیں ہوں مجھے کھانا پینا دیا جاتا ہے۔

(صبح بخاری شریف ط ۲۱۱۱ ص ۱ صبح مسلم شریف ط ۳۵۵ ج ۱)







## حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رخ انور تلواری کی طرح تھا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بِلْ مِثْلِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ  
كَانَ مُسْتَدِيرًا  
نہیں بلکہ آپ کا چہرہ انور سورج اور چاند کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۵ صحیح مسلم شریف مواہب اللدنیہ ص ۲۵۵ زرقانی شریف  
انوار المحمدیہ ص ۱۳۲ دلائل النبوة بہیقی ص ۱۵۱ ص ۱۹۳ شفا شریف ص ۳۱۱ فصائل  
کبریٰ ص ۱۴۸ حجة اللہ علی العالمین ص ۶۸۸ داری شریف ص ۳۱۱ منتخب الصغیرین  
رحمۃ للعالمین ص ۲۴۴ مظاہر حق مائتۃ لغات فارسی ص ۸۸۲

شاعر نے خوب کہا ہے  
چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب  
اور ہلال عید ابروئے حبیب

مسیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ  
سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء کے  
کے تحت جگر اور خلیفہ راشد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا عقیدہ ان الفاظ  
میں بیان فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ نَحْنًا مُصْطَفًى كَوْنَهُ وَجْهًا  
تَلَا كَوْنَهُ الْقَمَرِ لَيْلَةً الْبَدْرُ  
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
بلند رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس  
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا تھا۔

شمائل ترمذی ص ۲۵۹ مطبوعہ دہلی خصائص کبریٰ ص ۱۸۸ بحی الزوائد لابن حجر  
ص ۲۵۹ جہر الجہان لنبیانی ص ۳۵ دلائل النبوة ص ۲۲۲ نشر الطیب ص ۱۸۸

## امام المفسرین فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے چہرہ مبارک کے متعلق ان کا عقیدہ علامہ زرقانی نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

بَرَأَتُهُ وَجْهَهُ صَحَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ كَانَ شَدِيدًا لَوْنُهُ بَحِيثًا  
يَقَعُ نَوْرُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهُ  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔  
(زرقانی شریف ص ۲۱۱ مطبوعہ بیروت)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی گواہی  
روپڑی پارٹی کی مقدر شخصیت مولوی  
ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی گواہی  
بھی وزح کرنی فائدہ سے خالی نہ ہوگی چنانچہ رقمطراز ہیں کہ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر نور نبوت پر پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا۔ جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے۔

رہبر المسلمین ص ۱۱۱  
عمدة المحدثین امام ابن حجر عسقلانی  
ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ  
اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری علیہ الرحمۃ میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی

اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ان کے چہرہ مبارک میں ایسی روشنی تھی جیسا کہ سورج کی روشنی ہے۔  
الکرم عامل لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں ینذاق عالم ہیں۔ فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ اس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(اشہار المحدثات ص ۲۴۲ مولانا سید محمد)



اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ ورج فرمایا ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک ہندو صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن واپس آئی تو ابواسحاق نامی شخص نے اس سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اس نے بتائے ہوئے کہا۔

كَأَلْقَبَرٍ لَيْلَهُ الْبَدْرُ لَمَدٍ      آپ کا رخ انور چودھویں راستہ کے چاند کی طرح  
أَمَّا قُبُلُهُ وَلَا يَجُودُ كَمَا مِثْلُهُ      تھا میں نے آپ جیسے صاحب جمال و صاحب  
رفعت الباری شرح صحیح بخاری ص ۳۶۱      کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا  
مواہب اللدنیہ ص ۲۵۹      خلاصہ کبرئے ص ۱۹۹      دلائل النبوة للہیثمی ص ۱۵۳

الانوار المحمدیہ ص ۱۹۷، مدارج النبوة ص ۱۱۱

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قر  
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

**تھوک مبارک** ہمارے تھوک سے بیماری پھیلتی ہے۔ جیسا کہ بازاروں، ریلوے اسٹیشنوں اور ہسپتالوں میں لکھا ہوتا ہے۔ کہ تھوک سے مت کہیں لکھا ہے۔ تھوک سے بیماری پھیلتی ہے کہیں انگلش میں یہ لکھا ہے۔

"DO NOT SPIT HERE." مگر ہمارے نبی پاک صاحبِ ہدایت حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تھوک مبارک سے بیماری دور ہوتی ہے۔ شفا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ کتب معتبرہ میں مذکور ہے۔

**سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ** حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ کل میں جسدِ اکیس

شخص کو عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح و نصرت عنایت فرمائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ صبح کے وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جسدِ اکیس مجھے ملے۔ مگر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

أَيُّنَ عَلِيٍّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ      علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔

أَنْ كُنْ أَنْ نَكْصِيكَ دَهْقَتِي هِيَ      ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

فَأَمَّا سَلُّوا إِلَيْهِ فَأَيُّ بَيْتٍ      کسی کو ان کی طرف بھیجیے۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن نہرِ نعیم ڈالا پس حضرت علیؑ اچھے سرگئے یہاں تک کہ گرا

امشکوۃ شریف ص ۵۲۳ اشعۃ السمعات  
نارسی ص ۶۶۳ منہ امام احمد ص ۵۳۰ براہین

**حضرت عقیلی بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا عقیدہ** صحابی رسول حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ماجد کی دونوں آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں تھیں کہ بالکل نظر نہیں آتا تھا۔

فَنَقَّصَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِمَا فَابْصُرَا قَدْ آتَيْتُهُ      تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی دونوں آنکھوں میں تھوک مبارک ڈالا۔ تو وہ بینا ہو گیا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی سوئی میں دعا کرتا تھا کہ وہ

شفا شریف ص ۲۱۳ مطبوعہ مصر مواہب اللدنیہ ص ۲۹۹ مدارج النبوة ص ۱۱۱



زرقانی شریف - مدارج النبوة شریف فارسی

لعاب دہن شریف سے کنوئیں میں خوشبو مشک حبسی آنا

دہلوی علیہ الرحمۃ اور علامہ قسطلانی شامی نے مواہب اللدنیہ میں اور امام یوسف نبجانی علیہ الرحمۃ نے انوار محمدیہ میں روایت درج فرمائی ہے۔

مَحْصَنًا لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَيْتِ نَفْسَاجَ مِنْهَا سَأَلَهُ الْإِسْلَامُ

مدارج النبوة فارسی ص ۱۸۱ انوار محمدیه ص ۲۰۰ مواهب اللدنیه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
 حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وآلہ وسلم کے جلیل المرتبت مہمان  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا کنواں کڑوا تھا۔

بَصَقَ فِي بَيْتِي ذَا السِّنِّ فَلَمْ  
يَكُنْ بِالسَّيِّئَةِ بَيْتًا أَعَذَّبَ مِنْهَا  
و مدارج النبوة ص ۱۱۰ مطبوعہ دہلی  
انوار مکتبہ ص ۱۱۰

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غار ثور میں سانپ نے ڈسا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
ڈٹے ہوئے مقام پر عذاب و دہن شروع کیا  
تو فوراً شفا لگ گئی۔

ششتر بن عقر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات خرموجودات علیہ  
افضل الصلوٰۃ والسلام کے

عابد دہن شریف سے کنیت دور ہو جانا۔ یہی بخود بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد

عزیزہ اُمید میں شہید ہوئے تو میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں رونما ہوا حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیوں روتا ہے، کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ میں تیرا والد ماجد اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیری والدہ ماجدہ ہو جائیں۔ پھر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت میرے سر پر پھیرا تو میرے سر کے بالوں پر آسک کا لالہ مبارک پھر گیا وہ سیاہ سب سے اور باقی سفید۔

كَانَتْ فِي الْبَيْتِ عَقْدٌ  
فَقَتِلَ فِيهَا فَأَخْلَتْ -  
(خاصہ کبرے ص ۱۳۳)

میری زبان میں گنت تھی۔ آپ نے لعاب  
وہن شریعت ڈالا فوراً گرہ کھل گئی۔ یعنی گنت  
دور ہو گئی۔

۱۔ حضرت عظیم البرکت ایامِ اہلسنت۔ مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں  
ریلوے قدس سترہ القوی نے فرمایا ہے۔ ۵

رافع نافع وافع شاف

کیا کیا رحمت لاتے یہ عہیں

**پسینہ مبارک** ہمارے پسینہ سے بدبو آتی ہے مگر حبیب کو دھار سرکار ابد قرار احمد  
 حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسینہ مبارک سے خوشبو  
 آتی تھی۔ جیسا کہ کتب محدثین میں درج ہے۔

امام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ سرکار ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ محدثین نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ نبی پاک صاحب ولولہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لاتے اور قیلولہ فرمایا کرتے تھے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا چمڑے کا بچھونا بچھاتی تھیں۔ آپ اس پر قیلولہ فرماتے آپ کو سیدہ مبارکہ بہت آتا تھا۔

فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجِدُ لَهُ فِي



الطَّيِّبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَفْتُكَ تَجْعَلُهُ فِي طَيِّبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِينَ .  
مبارک جیج کر قی اور اس کو خوشبو میں ملا کر تھپی  
اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ  
یہ کیا ہے جو میں نے آپ کا پسینہ مبارک ہے اس  
کو اپنی خوشبو میں ملا رہی ہے کہ یہ تمہارے لیے  
مبارک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے خوشبو ہے۔

مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۱ اشترک العلماء فارسی میں ۲۴۳ خاص کبریٰ بیچ بنی شریف ص ۱۶۹

ایسی خوشبو نہیں کسی پھول میں!

جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

شیخ الحدیث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب مدارج شریف میں نقل فرمایا ہے کہ

ایک مرد نے چاہا کہ اپنی روکی کو غاونہ کے گھر بھیجے مگر اس کے پاس خوشبو نہ تھی۔ سرور عالم شہنشاہ عرب و عجم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تاکہ کوئی شے عنایت فرمادیں۔ کوئی چیز حاضر نہ تھی۔

پس شیشہ طلبید و طبیب انداخت در  
دے پس پاک کرد از جہر شریف خود از عرق  
در شیشہ از نخت و گفت بنید از دریں .  
شیشہ طبیب و بفر یا اورا کہ طبیب کن بایں  
پس بود آن زن چون میکرد و بایں سے بونیند  
اہل مدینہ آنرا و نام کردند فائزہ ایشان را  
بیت و طیبین .  
پس ایک شیشی ملگوانی اور اس میں خوشبو ڈالی پھر لے  
جہر اچھے سے تھوڑا سا پسینہ مبارک شیشی میں ڈال کر  
فرمایا کہ شیشی میں خوشبو ملا دو۔ اور اپنی روکی کو  
کہہ دو کہ وہ اس سے خوشبو استعمال کرے۔ پس جب  
وہ اس سے خوشبو لگا کر تھام مدینہ شریف کے  
لوگ وہ خوشبو سرنگھتے تھے۔ انہوں نے ان کے  
گھر کو خوشبو داروں کا گھر نام رکھا تھا۔

مدارج التبرۃ فارسی ص ۱۸۱ جلد اول، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۲۸۵

ہمارا خون ناپاک مگر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک پاک ہے  
محضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک معالی نے پیاجیا

کہ مستند کتب میں روایت مذکور ہے۔

جب دویم احمد کو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوئے تو حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد تھے نے زخم کو چوس کر صاف کر دیا۔ وہ سفید نظر آنے لگا۔ لوگوں نے کہا کہ اس خود کو منہ سے پیٹیک دو۔ کہا نہیں۔ اللہ کی قسم اس کو اپنے منہ میں سے کبھی اس کو نہ پھینکیں گے۔ پھر اس نے خون مبارک کو پی لیا۔ تر سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا .  
جو شخص جنتی مرد کو دیکھنا چاہے۔ پس وہ اس کو دیکھ لے۔

اشعار شریف ص ۱۸۱ مدارج النبوت فارسی ص ۱۸۱۔ مواہب اللندیہ ص ۲۸۵

صحابی رسول کو تو ان پاک کی یہ آیت بھی یقیناً یاد تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِّي مَعَكُمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَأْمُرُوا بِالْعَدْلِ وَكَانَ خِيسَارًا .  
یہ بغیر اللہ (پ ۷ ع ۵) کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔

اس آیت شریفہ میں اللہ کریم نے فرمایا کہ خون حرام ہے۔ مگر صحابی رسول کا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خون مبارک پی جانا اس حقیقت کی تین دلیل ہے کہ صحابی کے نزدیک رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت دنیا بھر کے انسانوں کی بشریت سے برتر ہے۔ شیخ الحدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے مدارج النبوة شریف میں درج فرمایا ہے کہ ایک حجام نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سستی یعنی پچھنے لگائے تو آپ کا خون مبارک باہر لے گیا۔ اور اس کو پی لیا۔ آپ نے پوچھا کہ خون لایا کیا۔ اس نے عرض کی کہ باہر لے گیا تھا تاکہ اس کو پوشیدہ کر دوں مگر میں نے یہ مناسب سمجھا کہ آپ کے خون مبارک کو زمین پر گراؤں تو میں نے خون مبارک کو اپنے شکم میں پوشیدہ کر دیا ہے یعنی پی لیا ہے۔

فرمود تحقیق عذر کر دی و نگاہ داشتی نفس خود را یعنی از اعضاء و جلا .  
آپ نے فرمایا تو نے منہ میں کیا اور اپنے آپ کو میدانوں سے محفوظ رکھا۔



و مدارج النبوة شریف فارسی ص ۳۱ مطبوعہ دہلی

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے شفا  
شریعت کی شرح میں روایت درج فرمائی  
ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا خون  
مبارک بطور تبرک نوش فرمایا تو کسی نے ان سے غون مبارک کے متعلق پوچھا کہ کیسا تھا تو آپ نے  
فرمایا۔

أَمَا لَطَعْتُ ظَعْمَ الْعَسَلِ وَأَمَّا  
ذَلِكَ شَهْدِي طَرَحَ مِثْمَا عَا وَنُحْشَبُ شَرِكًا  
کی طرح تھی۔

قاری نے کرام اہل مندرجہ بالا مستند کتب کے حوالہ جات سے جلیل المرتبت  
صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد واضح ہوئے کہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اپنے جدا جدا نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ ساری کائنات میں بے مثل بشر سمجھتے تھے۔  
مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا۔

ایں خورد گرد دپسیدی زیں حبدا  
اں خورد گرد دہرہ نور حبدا  
اے ہزاراں جب ہر اتیل اندر بشر  
بہر حق سوتے غریبیاں یک نطفہ

اے دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مولانا دوم علیہ الرحمۃ کی  
فاتحہ اندر دنیاز دلالت تھی۔ (شائم امدادیہ ص ۱۱۲)

## شفاعت

دیوبندی وہابی حضرات کا عقیدہ ہے کہ کوئی نبی ولی شفاعت نہیں کر سکتا۔  
جوان کو شفیع اعظم کو کہے وہ ابو جہل کے برابر مشرک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں  
کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۱)

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
شافع محشر ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے شفاعت فرمائیں گے۔  
اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ  
اگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔  
(پ ۱۴۳)

عَلَى أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا  
مَحْمُودًا۔ (پ ۱۵ ع ۹)  
قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ  
کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

تفسیر خازن اور مدارک میں امام غازی اور امام نسفی علیہما الرحمۃ نے اس آیت شریفہ  
کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔

وَالْمَقَامُ الْمَحْمُودُ وَهُوَ مَقَامُ  
الْشَّفَاعَةِ لِأَنَّهُ يَحْمَدُ فِيهِ الْآلَوْنَ  
وَالْآخِرُونَ۔ (تفسیر خازن ص ۱۱۲) تفسیر مدارک ص ۱۱۲  
مقام محمود مقام شفاعت ہے کیونکہ  
وہاں پر اولین اور آخرین سب لوگ  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد اور تعریف  
تفسیر عدلین ص ۲۲۴ تفسیر جامع البیان ص ۲۴۴  
کریں گے۔

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مصحح میں روایت درج فرمائی ہے کہ رسول مکرم  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقام محمود کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔  
ہم الشفاعة۔ وہ مقام شفاعت ہے۔ (جامع ترمذی ص ۱۳۲)



### سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

امام بخاری علیہ الرحمۃ نے حدیث شفاعت

اپنی صحیح میں بیان فرمائی ہے۔ اُس میں ہے۔

ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت عسیٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا تلاوت فرمائی اور فرمایا جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فرمایا گیا ہے۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۱۱، مشکوٰۃ ص ۲۸۹، مرقاة ص ۲۸۳، اشعۃ اللمعات ص ۳۸۴)

وَكَسُوفٌ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا۔  
کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

### امام نسفی، امام سیوطی اور امام قرطبی علیہم الرحمۃ کا عقیدہ

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ

لَمَّا كُنَّا كُنَّا قَالِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّيْ آيَةَ شَرِيفَةٍ نَازِلَةٍ هُوْنِي. تَوْحُصُورِ  
إِذَا لَا أَرْضِي قَطُّ وَوَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد  
فِي النَّاسِ۔ (تفسیر مدارک ص ۳۶۲ ج ۴) فرمایا۔ آپ تو میں ہرگز راضی نہ ہو گا۔ جب  
تفسیر درمنثور ص ۲۹۶، تفسیر قرطبی ص ۹۶، تفسیر زیلعی ص ۲۸۳) تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے۔

### سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام المفسرین علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر خازن میں وکسوفٌ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔ اس عطا سے مراد ہی الشَّفَاعَةُ فِي أُمَّتِهِ حَتَّى يَرْضَىٰ اُمَّتِ كَسَمْتِ كَسَمْتِ شَفَاعَتِ ہے۔ اس حد تک کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(تفسیر خازن ص ۲۵۵ ج ۲، مطبوعہ مصر۔ تفسیر معالم التنزیل ص ۲۵۵ ج ۲، مطبوعہ مصر)

### شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَنَا أَمْتُ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ لِي نَصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَلَخَّخْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔  
میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اور مجھے میری اُمت کے جنت میں نصف داخل ہونے اور شفاعت کے کرنے کے درمیان اختیار دیا۔ تو میں نے

شفاعت کو اختیار کیا۔ اور وہ ہر اُس شخص کے لئے ہے جو مشرک ہو کر نہ مرا ہو۔

مشکوٰۃ شریف ص ۲۹۲، جامع ترمذی ص ۲۶۴، ابن ماجہ ص ۳۳۳، اشعۃ اللمعات ص ۳۸۴، مرقات شریف ص ۳۱۰، مستدرک ص ۱۷۰

### حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَشْفَعُ لِمَنْ حَتَّى يَنْتَهِى سِرِّي وَأَرْضِيَّتْ فِي أَمْتِ كَسَمْتِ شَفَاعَتِ كَرَأْتِ كَا۔  
یَا مَعْزَدُ قَاتُولُ لَعَمْرِي كَسَمْتِ شَفَاعَتِ۔  
اے معز صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو راضی ہوا۔ تو میں عرض کر دوں گا کہ اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔ (تفسیر درمنثور ص ۳۶۲، تفسیر قرطبی ص ۹۶، تفسیر روح البیان ص ۳۸۴)

### حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مَسْتَجَابَةٌ فَتَجْعَلُ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَآلِيهِ أَفْتَابَاتٍ دَعْوَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي فِيهِ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا۔  
ہر نبی کی ایک دعا قبول کی جاتی ہے۔ پس ہر نبی نے دعا مانگنے میں جلدی فرمائی۔ اور میں نے اس دعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لئے رکھا ہے۔ پس میری یہ دعا پہنچنے والی ہے۔ اُس شخص کو میری اُمت میں سے جو اس حال میں مرا ہے کہ اس



نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ (ابن ماجہ شریف ص ۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۹۴، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۶، مرقاۃ شریف ص ۳۵، صحیح بخاری شریف ص ۹۳، صحیح مسلم شریف ص ۱۱۳، فتح الباری ج ۱۱، عمدۃ القاری ص ۲۶۶، ارشاد الساری ص ۱، مستدرک ص ۶۸، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، جامع صغیر ص ۱۴، نہایہ ابن کثیر ص ۲۰ ج ۲)

**حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیعی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام انبیاء و کرام علیہم السلام کا امام اور خطیب ہوں گا۔ اور ان کی شفاعت کا ملک ہوں گا۔ یہ بات فخر سے نہیں کہتے۔

مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، اشعۃ اللمعات ص ۴۴، مرقاۃ شریف ص ۶۶-۶۷، ترمذی شریف ص ۱۲ ج ۲، صغیر ص ۳۳، مستدرک ص ۱۱، تخفیف ص ۱۱، ابن ماجہ شریف ص ۳۳۔

**حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا ابْعَثُوا  
أَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ  
إِذَا ابْعَثُوا وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ  
إِذَا حُيِّسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا  
الْيُسُورَ الْكِرَامَةَ وَالْفَاتِحَ يُؤْمِنُ  
بِكَيْدِي وَلَوْ أَنَّ أَحْمَدَ يُؤْمِنُ بِيَدِي  
فَلَا أَكْرَمَ وَلَكِنْ أَدْرَكَ عَلَى رَبِّي  
يَطُوفُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ مَا كَانَتْهُمْ  
بَيْنِي وَمَنْ تَوَلَّى أَوْ تَوَلَّى مَشْهُورٌ  
جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا۔ میں سب کا پیشوا ہوں گا۔ جب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ دم بخود ہوں گے اور میں ان کا شفیع ہوں گا جب وہ عرصہ عشر میں رو کے جائیں گے اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ ناامید ہو جائیں گے بعزت اور عزرائل رحمت کی بجائے اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی۔

اور لواء اکھد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہوں گے گویا وہ اللہ سے ہیں حفاظت سے رکھے ہوتے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، جامع ترمذی ص ۲۰ ج ۲، دارمی شریف ص ۳، اشعۃ اللمعات ص ۴۴، مرقاۃ شریف ص ۶۶ ج ۱۱)

**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**  
سرکار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدٌ وَلَكِنْ أَدْرِكُ الْقِيَامَةَ  
وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ  
شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ  
قیامت کے دن میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میں قبر اٹھوں گا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، صحیح مسلم شریف ص ۲۴، اشعۃ اللمعات ص ۴۴، مرقاۃ شریف ص ۵۵ ج ۱۱، ابن ماجہ ص ۳۲)

**حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ**  
سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا  
خَاتِمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ  
شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ وَلَا فَخْرَ  
میں مرسلین کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا، میں نبیوں کا خاتم ہوں اور فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور

سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔ اور فخر نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، دارمی شریف ص ۳، اشعۃ اللمعات ص ۴۴ ج ۱۱، مرقاۃ ص ۶۶ ج ۱۱)

**حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ**  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حبیب المرتبہ صحابی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کون و مکان، شفیع حاصیاں، وسیلہ بیکساں، سیاح لامکان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمام لوگ جمع ہوں



گئے اور آپس میں کہیں گے۔

لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرْجِعَنَا  
مِنْ مَكَانِنَا هَذَا۔  
مقام پر راحت دیتا۔  
کاش ہم اپنے پروردگار کے حضور کوئی شفاعت  
کرنے والا تلاش کرتے تاکہ وہ ہمیں اس

تب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے۔ اے آدم علیہ  
السلام کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دست قدرت سے  
بنایا۔ ملائکہ سے سجدہ کرایا۔ آپ کو تمام چیزوں کے ناموں کا علم عطا فرمایا۔  
اِسْتَفْعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يَرْجِعَنَا مِنْ  
مَكَانِنَا هَذَا۔  
ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت  
فرمائیں تاکہ وہ ہمیں اس مقام پر راحت دے۔

تب حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكَ۔ یہ میرا کام نہیں۔ کرب سے پہلے شفاعت کا دروازہ کھولوں  
فرمائیں گے۔ اَسْتَوْنُوْكَ خَائِفَةً اَقُوْلُ  
رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ  
زمین والوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔  
دو کہ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے

تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ تو وہ بھی فرمائیں گے۔

لَسْتُ هُنَاكَ۔ یہ میرا کام نہیں کہ شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے کھولوں۔  
حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے۔

اَسْتَوِ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ التَّوْحٰنِ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو۔  
وہ رحمن کے خلیل ہیں۔ تب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔  
تو آپ بھی فرمائیں گے۔ لَسْتُ هُنَاكَ رَبَّنَا فرماتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے۔

اَسْتَوِ اٰمُوْسٰى عَبْدًا اٰتٰهُ اللّٰهُ الشُّوْرٰةَ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ۔  
و کَلِمَةً تَكْلِيْمًا۔  
وہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

نے ان کو تورات دی ہے۔ اور ان سے ہم کلامی فرمائی۔ تو لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

تو وہ بھی لَسْتُ هُنَاكَ فرمائیں گے۔ اور ارشاد فرمائیں گے۔

اَسْتَوِ اٰمُوْسٰى عَبْدًا اٰتٰهُ اللّٰهُ الشُّوْرٰةَ۔ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ  
و کَلِمَةً تَكْلِيْمًا۔  
کے خاص بندے اور اس کے رسول اور اس  
کا کلمہ اور روح ہیں۔

لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں جائیں گے تو وہ بھی لَسْتُ  
هُنَاكَ فرماتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے۔

لٰكِنْ اَسْتَوِ اَمْحَمَدًا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت  
عَفَا اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ۔ میں حاضری دو۔ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے  
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے سبب ان کے

لگے اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔

تو سرور عالم، شفیع اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ  
لوگ میرے پاس آئیں گے۔

فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاذِنُ عَلَى رَّبِّيْ۔ تو میں اپنے رب کے حضور اذن چاہوں گا۔  
يُوْذَنُ لِيْ عَلٰیكَ۔ مجھے اذن مل جائے گا۔

جب میں اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گا۔ تو سجدہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔  
اِرْفَعْ مُحَمَّدٌ وَ قُلْ تَسْمَعُ وَ  
سَلِّ تَعْبُدُهُ وَ اَسْفَعُ تَشْفَعُ۔  
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرانور اٹھائے اور  
فرمائیں۔ مانگیئے۔ عطا فرمایا جائے گا۔ اور شفاعت  
قبول کی جائے گی۔

سرور عالم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہا اس نے دل میں  
جو بھروسہ کیا ہے وہ جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ پھر وہ بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا جس نے  
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو اور اس کے دل میں واہ گندم کے برابر بھلائی ہو۔ یعنی ایمان ہو۔ پھر وہ بھی جہنم  
سے نکال لیا جائے گا جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہا اور اس کے دل میں ذرہ بھی بھلائی ہو۔

(بخاری ج ۱۱، الحکوة ص ۳۸۸، ابن ماجہ ص ۳۲۶، ترمذی ج ۱، کتاب الاسماء والصفات ص ۱۸۸، نہایت ابن کثیر ج ۱ ص ۱۸۸)



## عبد المصطفیٰ اور غلام نبی نام رکھنا

دیوبندی کہتے ہیں کہ عبد المصطفیٰ، عبد النبی، غلام رسول، غلام نبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات یہ نام رکھنا جائز سمجھتے ہیں اور باعث برکات خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ يٰۤاَعْبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی  
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ  
اللّٰہ - (پ ۳۷۲)

دیوبندی حضرات کے بھی بزرگ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اس آیہ کریمہ پر فرماتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل نبی ہیں۔ ہوا اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ يٰۤاَعْبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ۔ مرجع ضمیر تکلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (امداد المثنیٰ ص ۱۷)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی بھی اسی پر لکھتے ہیں کہ قرینہ بھی انہیں سنے گا ہے۔ اگے فرماتے ہیں: لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ اَللّٰہ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا تو فرماتا میں دشمنی نہ کرنا سبب عبادی کی ہوتی۔ (امداد المثنیٰ ص ۱۷) اچھے حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے۔

یا عبادِی کہہ کے ہم کو شاہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
امیر المؤمنین خلیفہ دوم خلیفہ ریح سیدنا  
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے

لے سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مبارک میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

آپ کو عبد المصطفیٰ کہلاتے تھے جیسا کہ روایت میں ہے۔

قُلْنَا وَ اٰلِیُّنَا عَلٰی رُءُوسِ الْخَطَّابِ خَطَبَ  
النَّاسِ عَلٰی مِثْبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِیدُ اللّٰہِ وَ اَشْیٰ عَلَیْہِ ثُمَّ  
قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ  
اَنْکُمْ کُنْتُمْ تُوَفِّسُوْنَ مِنْ یَشَدِّیْ وَ  
عِلْظَیْ وَ ذٰلِکَ اِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ  
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ کُنْتُ عَبْدُہُ  
وَ خَادِمُہُ۔

دکنہ العمال ص ۱۴ ج ۳ حیوۃ النبی ص ۱۷۱ ازالۃ الخفاء لخواجہ ولی اللہ دہلوی ص ۳۳۳  
قارئین حضرات! آپ نے دیکھا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں  
فرار اہل ہادی اشبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔  
اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِیْسُ مِنْ خَلْقِیْ عَمَّس  
بے شک شیطان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے سایہ سے بھاگتا ہے۔

اس شان والا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو دیوبندی بھی جمعہ کے روز منبر رسول پر کھڑے

فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْخَطَّابَ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِہِ بِشَکِّ اللّٰہِ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ  
عنہ کی زبان اور دل پر حق کو ظاہر فرما دیا ہے۔ دترمذی ص ۲۷۲ ح ۲ بیہیۃ الاولیاء ص ۱۷۳ ج ۱ ریاض الفوائد ص ۱۷۳  
المؤمنین ص ۲۵۵ ج ۲ عُمَرَ مَعْنٰی وَ اَنَا مَعَ عُمَرَ وَ اَلْحَقُّ مَعْدٰی مَعَ عُمَرَ حَبِیْبٌ کَانَ جَنَابُہُ  
فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنگت میرے ساتھ اور میری سنگت عمر کے ساتھ اور میرے بعد حق و صدقات کی  
سنگت جناب عمر کے ساتھ ہوگی جہاں کہیں بھی عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے (جامع صغیر ص ۲۷۳ ج ۲ صواعق مرقومہ  
طبرانی شریف السنن المطالب ص ۱۴۱ ج ۱ اہل جنت کے سرور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں)۔

(جامع صغیر ص ۲۷۳ ج ۲ صواعق مرقومہ ص ۱۴۱ ج ۱ السنن المطالب ص ۱۴۱) (نیر نضیاء اللہ القادسی غفرلہ)



منبر و محراب کی ذینیت اور اسلام کی عزت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر رسول پر کھڑے ہو کر بزرگ اصحاب اور تابعین کے سامنے جن میں سیدنا عثمان ذی النورین، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسی شخصیتیں بھی موجود ہوں۔ حمد و ثناء کرنے کے بعد اپنی خلافت کے منصب پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عہد بندہ اور خادم ہوں۔

صحابہ کرام علیہم السلام میں سے کسی نے یہ نہ کہا کہ اے عمر فاروق تم نے شرک کیلئے دعاؤں میں سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابہ اور تابعین کی موجودگی میں منبر رسول پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے اپنے آپ کو عید المصطفیٰ، عید النبی کہنا اور صحابہ کرام علیہم السلام کا اعتراف نہ کرنا یہ واضح دلیل ہے کہ جملہ صحابہ کرام اور تابعین عظام اور حاضرین محفل تمام زمین کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اور اس نام اور اس نسبت کو وہ شرک نہیں سمجھتے تھے بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو موسیٰ کاہن ہی سمجھتے تھے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهْتَدِينَ وَشُكْرًا شَرِيفًا تَرْتَدُّ شَرِيفًا

مشکوٰۃ ج ۲، ابن ماجہ شریف، رش، ابو داؤد

شریف مشکوٰۃ ج ۲، سنن دارمی، سنن احمد

مشکوٰۃ ج ۲، مستدرک مشکوٰۃ ج ۱

پس اس ارشاد نبوی کریم پر نظر رکھتے ہوئے اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی شہید اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام کے سامنے، عبدالمصطفیٰ عبد النبی اپنے آپ کو قرار دیتے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اہل سنت و جماعت حضرت عبدالمصطفیٰ اور عبد النبی نام رکھتے ہیں۔ میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت و جمودین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی کی جو مبارک سختی آپ نے اس دیرپے عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں بریلوی لکھا یا ہوا تھا۔

علامہ ابوالنور محمد شہیر صاحب کوٹلوی نے اسی لیے لکھا ہے۔  
میرے عبدالمصطفیٰ احمد صرف تیرا قسم  
و شہدائے مصطفیٰ کے واسطے شہیر ہے  
موجودہ دور میں اہل سنت کے عظیم قائد حضرت علامہ ازہری دیم این۔ اے کا نام حضرت  
صدر الشریعہ علامہ محمد علی علیہ الرحمۃ نے عبدالمصطفیٰ رکھا ہے۔  
دیوبندی اس نام کو شرک کہتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت اس نام کو رکھتے ہیں۔  
پس حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عبدالمصطفیٰ عبد النبی کہلانے سے  
انظر من انش ولاس ہے کہ اس کو شرک قرار دینے والے دیوبندی اہل سنت و  
جماعت نہیں۔

## وہابی مذهب

یہ کتاب دیوبندی، غیر مقلد الحدیث، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ علامہ قادری نے اس کتاب میں وہابی اکابر کا علم، سیرت کردار، فتوے بازی، زہد و تقویٰ، تاریخ و مابقیہ ان کی گندی سیاست کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توہین، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخیاں اور انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی شان میں بیابکیاں ان کی مستند کتب سے درج کر کے قرآن و حدیث سے ان کا رد کیا ہے۔ ۵۳۳ کتب کے حوالہ جات درج نہیں۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ مجلد قیمت - ۱۵۰ روپے



## یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارنا

دیوبندی حضرات یا محمد یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے کے متکراور کہنے کو مشرک قرار دیتے ہیں اور کہنے والے کو مشرک گردانتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت حضرات یا رسول اللہ یا حبیب اللہ لفظ خدا سے پیار سے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پکارنا، یاد کرنا جائز قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ سر و کون و مکان، شفیع بھراں، وسیلہ بنکیاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنے صحابہ کرام علیہم السلام کو یا محمد یا رسول اللہ کہنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں حدیث شریف درج ہے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے۔ تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ و منکر و اور دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگو۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوجِّهُ  
إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ  
إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَحْمَتِكَ  
فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقَضِّ لِي اللَّهُمَّ  
فَتَقِضْهُ۔ جذب القلوب ص ۲۲

اسے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں محمد نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ مبارک سے متوجہ ہوتا ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ مبارک سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اپنی اس حاجت میں کہ پوری ہو جائے یا جب حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت

کو یا محمد یا رسول اللہ سے دعا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یا محمد یا رسول اللہ کہنے کی تعلیم دیں بحر دیوبندی اس کو مشرک قرار دیں۔ اب خود ہی فیصلہ فرما لیں کیا یہ اہلسنت ہیں یا کہ باغی سنت؟

امت محمدیہ کے جلیل المرتبت امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے بعد بھی اس دعا اور وظیفہ پر عمل جاری رکھا اور اس کی تعلیم فرمائی۔ وہ روایت یہ ہے۔

صحابی رسول عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ضروری کام تھا جو کہ پورا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی طرف التفات نہیں فرماتے تھے۔ مسائل نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا علاج دریافت کیا اس نے

فرمایا کہ منکر کے دو رکعت غائب پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالْوَجْهَ  
إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتُوجِّهُ بِكَ إِلَى رَحْمَتِكَ فِي حَاجَتِي  
هَذِهِ فَتَقَضِّ لِي اللَّهُمَّ فَتَقِضْهُ مَعِيَ۔ اس کے بعد وظیفہ وقت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ

عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دربان آگے بڑھا اور اسے ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو خصوصی جگہ پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی اور اس کو پورا فرمایا نیز فرمایا جب تجھے کوئی حاجت پیش آئے تو میرے پاس آنا میں اس کو پورا کر دوں گا۔ مسائل خوشی و مسرت کے ساتھ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور کہا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا۔ میں نے وہ دعا پڑھی اور میرا کام ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میری طرف التفات نہیں فرماتے تھے۔ (طبرانی شریف ص ۱۸۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا روایت سے اظہار من الشمس ہے کہ صحابہ کرام علیہم السلام رضوان اللہ علیہم



حضرات سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی یا محمد یا رسول اللہ کو بار بار قرار دیتے تھے بلکہ مشکل اور پریشانی کے عالم میں یا محمد یا رسول اللہ پکارتے تھے۔ اور پکارنے سے ان کی مشکلیں اور مصائب حل ہو جاتے تھے۔ مگر آج کل دیوبندی یا محمد یا رسول اللہ پکارنے والے کو مشرک قرار دیتے ہیں اور پھر دعویٰ یہ کہ ہم اہلسنت وجماعت ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ سبحانہ کلام اور تابعین کے اس مجرب وظیفہ کو محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے جب حدیث کی مستند کتابوں میں درج فرمایا تو اس اہمت محمدیہ کے مشہور محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور تصنیف لطیف حصن حصین میں بھی اس وظیفہ کو مشکل پریشانی اور حاجت طلب کرنے کے لیے پڑھنے کی ترکیب ارشاد فرمائی ہے۔

**محدث ابن جزری کا ارشاد** مَنْ كَانَتْ لَهُ ضَرُورَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ فَيُحَسِّنُ وَهُوَ مُسَوِّدٌ وَيُسَلِّيْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْهُنَّ اِسْمَ كُتُبِ نِسْرُوْرَتِ يَا اِلٰهِيْ اَسْأَلُكَ اَلْحَبِيْبَ اَلْيَسَّارَ الَّذِيْ يَنْتَقِضُ بِهٖ الدَّيْنُ وَيُغْنِيْكَ عَنْكَ اِيَّيْكَ اَلْوَجْهَ يَحْكُمُ اِلٰى ذِيْ بِيْ خَاجِرًا هٰذَا دَعَا لِيْ اَللّٰهُمَّ خَشِيعَةً فِىَّ

**سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ** امام الحدیث سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف ادب المفرد میں

لہ حضرت محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حصن حصین کے یہ اپنے میں واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ اس کتاب میں ہر ماورائے شریعت جو کلمہ ہے۔ وہ سب صحیح احادیث شریفہ ہیں۔ اس میں کوئی ضعیف حدیث نہیں ہے۔ ابو جزری کے اصل الفاظ ہیں۔ اَشْرَفُ مَا مَنِ الْاَخْبَارُ مِنْ الصَّحِيْحَةِ اَبْرَزُهُ عَدَاةً عَشْرًا كَلِمَةً مِّنْ دَعْوَةٍ اَوْ مِّنْ شَرِّ النَّاسِ فَاَلْحَقْنَا اِسْمَ كُتُبِ رُزْبِ قَلْبِ الدُّعْوَى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ بِهٖ اَلْحَبِيْبَ اَلْيَسَّارَ الَّذِيْ يَنْتَقِضُ بِهٖ الدَّيْنُ وَيُغْنِيْكَ عَنْكَ اِيَّيْكَ اَلْوَجْهَ يَحْكُمُ اِلٰى ذِيْ بِيْ خَاجِرًا هٰذَا دَعَا لِيْ اَللّٰهُمَّ خَشِيعَةً فِىَّ

**سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ**  
 حَدَّثَنَا رُوَيْدُ بْنُ جَبَلٍ ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْمَا كَا  
 رَجُلٍ اَوْ كَسَا أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ يَأْوِلُ سُنَّ بَرِّكَ تَرَاكِبُ شَخْصٍ لَمْ يَكُنْ كَمَا  
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ  
 (ادب المفرد ص ۱۹۳ مطبوعہ مصر) محبوب ہے تو انہوں نے کہا یا محمد!

**شفاعہ شریف کی روایت** ابراہیم بنوری کے حضور حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب

رُوِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا رُوَيْدُ بْنُ جَبَلٍ  
 فَقِيلَ لَهُ اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْمَا كَا يَأْوِلُ سُنَّ بَرِّكَ تَرَاكِبُ شَخْصٍ لَمْ يَكُنْ كَمَا  
 يَذْكُرُ عَنْكَ فَصَاحَ يَا مُحَمَّدُ اِ  
 فَأَنْتَشَرَتْ (کتاب الشفاعہ شریف) محبوب ہے پس انہوں نے یا محمد کہا تو انہوں  
 حَقَّقَ الْمُصْطَفَى (ص ۱۵ ج ۲) شریعہ الراغب ص ۳۹۶  
 شرح شفاعہ ص ۴ ج ۲، نسیم الراغب ص ۳۹۶

لہ مولوی ابراہیم بنوری کوئی غیر تقلد والی نے شفعا شریف کو تفسیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سر جامعہ اہل سنت الحدیث امرتسر ۱۳۸۸ھ ص ۱۲۴) قاضی عیاض منصور بنوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن ربیعہ صوفی غزالی کے شریعت کے قاضی تھے تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ درخت اللہ ص ۱۵ ج ۲، سیماں ندوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ ان کا کتاب شامل میں سب سے زیادہ ضعیف اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفاعہ فی حرق العیاض قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الراغب شاب خفاجی کی ہے۔ (خطبات مد اس ص ۱۷)

لہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے بار بار دہنہ ایک بڑے چچی کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تھے پڑھتے ہوئے ہیں اس خبر کے دیکھنے سے ان پر ایک بہشت سی طاری ہوئی اور ترجمہ حق بھرا قرآن کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان کی اس حالت کو دیکھ گئے تھے۔ فرماتے تھے۔ اے میرے چچے میری کتاب شفاعہ کو مضبوط کر لے۔ ربار اس کو اپنے لیے جنت بنا دے گا اس کلام سے آپ نے انشاء فرمایا کہ جو کہ مرتبہ اس کتاب کی بڑھت ہے۔ (دستان الحدیث فارسی نسخہ مطبوعہ دہلی)







إِنَّ الصَّحَابَةَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَشْعُرُونَ  
بِغِيَا الْحَسْبِ يَا مُحَمَّدٌ (تاریخ ابن جریر)

بیشک صحابہ کرام علیہم السلام کا حضور پر نور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد  
جگوں میں یا محمد پکارنا شمار اور طریقہ تھا۔

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجاہد کا یا محمد پکارنا  
سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
ایک بزار سوار سے گرفتار کر لیا اور اس کے ارادہ سے بھیجا۔ کعب بن حمزہ کی لڑائی  
یوقنا سے ہوئی۔ اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے۔ جب جنگ ہو رہی تھی تو یوقنا کے پانچ ہزار  
سپاہیوں نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فرج پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت حضرت  
کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارتے تھے۔

يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ يَا نَصْرَ اللَّهِ  
أَنْزِلْ۔ (فتوح الشام ۲۵۵)

اے محمد مصطفیٰ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اے اللہ تعالیٰ کی مدد فرماؤ۔  
تشریف لاؤ۔

محدث سیوطی اور ابن جوزی علیہما الرحمۃ  
نے تین مجاہدین کا ایک واقعہ اپنی کتابوں  
میں نقل کیا ہے جو درج کیا جاتا ہے۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عیون الحکایات میں ابو علی ہنری سے روایت  
کی ہے کہ ایک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور سپہ سالار تھے۔ کفار کے ساتھ  
ہمیشہ جہاد کرتے تھے۔ شاہ دوم نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ اور کہا اگر تم لوگوں کو دینی نصاریٰ تیرے  
کردار میں اپنا ملک تمہیں دے دوں گا۔ اور اپنی لڑکیوں کی شادی تم سے کر دوں گا۔

فَأَبَوْا وَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ اه  
(شرح الصدور فی طبی)

پس ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا یا محمد اہ بارے  
مدد کیجئے۔

مدینہ منورہ کے لوگوں کا یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے لگانا صحیح مسلم شریف میں سہارے  
دہلی (مصحف) بھی زیادہ پایا ہے جس نسبت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود  
ہیں کہ ان کی مانند شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور وہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات  
لکھے گئے ہیں۔ ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی اور ہر فن  
میں لوگوں کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور مستحسن ہیں۔ والا مقام لاہور ۱۹۵۲ء فروری ۱۹۵۲ء  
حافظ ابن زبیری علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف  
فنون میں ہیں۔ جیسے تفسیر فقہ، حدیث، وعظ، وفاق، تواریخ وغیرہ حدیث اور علوم حدیث کی معرفت اور  
صحیح و ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور پانچ سو برس  
سے زیادہ علم حاصل کیا۔ و طبقات ابن رجب، شیح سعدی علیہ الرحمۃ ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے شاگرد تھے۔

وحاشیہ بوستان نشا، علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ علیہم السلام میں لکھا ہے کہ کان من الاعیان و فی  
الغنیۃ من الحفاظ ما عدلت ان احدا من العلماء و صنف ما صنف هذا التذکرۃ  
آپ علوم قرآن اور تفسیر میں ہندو پاس تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے۔ منظر تھے ان کی تصانیف آسمانی تھیں اور  
ضمیمہ میں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسے تصانیف علمائے امت میں کسی کی ہوں۔ وہابیہ کے اہلنامہ الاسلام مولیٰ میں ہے  
کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا شمار چھ صدی کے اہل ایمان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب  
کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زیادہ انسان ناسب ہوئے اور  
ایک لاکھ سے زائد اسلام کے مہین رحمت میں آپ کے ہیں والا اسلام دہلی ۱۹۵۲ء فروری ۱۹۵۲ء (فقیر قادری غفرلہ)







جب صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا محمد یا رسول اللہ پکارتے تھے تو اس پکار کو سنتے والے بھی کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوتے تھے۔ حالانکہ احادیث شریفہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ اور پردہ فرما جانے کے بعد دونوں وقتوں میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یا محمد یا رسول اللہ پکارنا ثابت ہے۔ لیکن کسی صحابی کا ان کو منع کرنا ثابت نہیں۔

گویا بھر کے دیوبندی کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کر سکے جس میں کسی صحابی نے دوسرے صحابی کو یا محمد یا رسول اللہ پکارنے سے منع فرمایا ہو۔

پس ان مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے ثابت ہوا کہ اہم الانبیاء والرفیقین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ یا محمد یا رسول اللہ پکارنا جائز ہے۔

لہذا دیوبندی جو اس کو شرک کہتے ہیں وہ اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت کی حضرات ہیں جو یا محمد یا رسول اللہ پکارتے بھی ہیں اس کے جواز کے قائل بھی ہیں۔

### الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ

مصنفہ علامہ محب طبری  
ترجمہ پر وفیسر دوست محمد شاکر  
سیدنا ابوبکر صدیق - سیدنا عمر فاروق - سیدنا عثمان غنی - سیدنا علی المرتضیٰ  
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ - سیدنا زبیر - سیدنا عبد الرحمن بن عوف - سیدنا سعد بن مالک  
سیدنا سعید بن زید - سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضوان اللہ علیہم اجمعین کے  
مفصل حالات پر نہایت ہی دلچسپ اور  
مینظر کتاب ہے۔

کتابت - طباعت اور کاغذ عمدہ۔

### دور و نزدیک سے سننا

دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ہی ہماری آواز سنتے ہیں وہاں پر ہی درود شریف سنتے ہیں۔ دور و راز سے نہیں سنتے دور و نزدیک سے سنتے کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ کون و مکان مدینہ منورہ میں بھی آواز کو سنتے ہیں۔ اور دور و راز سے بھی اپنے امتیوں کی آواز کو سنتے ہیں۔ دور و نزدیک سے سنتے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

سردار شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل القدر عظیم المرتبت صحابہ کرام علیہم الرضوان مدینہ منورہ میں بھی اور دور و راز علاقوں اور میدانِ جنگ میں بھی اپنے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حرفِ ندا یا سے پکارتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یا محمد پکارنا نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کا میدانِ جنگ میں یا محمد پکارنا ان کا شعار اور طریقہ تھا۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یا محمد کنا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کا یا محمد والی دعا بتانا۔

ان سب روایات صحیحہ سے بالکل عیاں ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان دور و نزدیک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارتے تھے اور ان کی مشکلیں حل ہوتی تھیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دور و راز سے پکارنا یہ دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ اہم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دور و نزدیک سے سنتے ہیں۔

شافع عشرہ سابق کو شرا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی ہے۔



وَيَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔

(صحیح بخاری شریف، ص ۱۳۸ مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۸)

**دلائل الخیرات کا حوالہ** دیوبندی حضرات کے اکابرین مثلاً مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی غلیل احمد انبیطوی حضرات نے اپنے پیرو مُرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی سے دلائل الخیرات شریف کتاب پڑھنے کی سندا اجازت لی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد نانوتوی کی کتاب (المہند میں ہے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرہم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المہند مطبوعہ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے تھے کہ دلائل الخیرات کی اجازت ہم نے حاصل کی اپنے شیخ ابوالطاهر سے، انہوں نے شیخ احمد مختاری سے انہوں نے سید عبدالرحمن ادیس سے جو کہ مجرب مشہور ہیں انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مؤلف سید شریف محمد بن سلیمان الجرجزی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۲۱)

مولوی بہار الحق قاسمی دیوبندی لکھتے ہیں کہ مولوی شمس الدین امرتسری علامہ تھے دیوبند سے حسن ظن کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ دلائل الخیرات کا وظیفہ دیوبندی علماء کے معمولات سے ہے۔

(بخدی تحریک پر ایک نظر ص ۱)

اسی کتاب دلائل الخیرات شریف میں اُس کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جرجزی نے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے تتر سال بعد بلاؤسوس میں آپ کی (باقی اگلے صفحہ پر)

علیہ الرحمۃ نے رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ سداکار و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَسْمَعُ صَلَوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِي وَ اَعْرِضُ عَنْهُمْ دلائل الخیرات شریف ص ۱۲۱

میں تو گوشِ خود سن لیتا ہوں درود اپنے اہل محبت کا اور ان کو بیچاں لیتا ہوں۔

سچا مسلمان تو اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر یقین رکھتا ہے۔ اور یہی عقیدہ رکھے گا۔ کہ سداکار و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دور و نزدیک سے ہمارے درود شریف کو سنتے ہیں نیز پڑھنے والوں کو بیچاں دیتے ہیں۔

اس ارشاد مبارک سے اہل سنت و جماعت کے اس عقیدہ کی بھی تصدیق ہو گئی کہ ساری کائنات رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں ہے۔ سب کو دیکھتے ہیں اور بیچاں دیتے ہیں۔

عرشِ تافرش ہے جس کے زیرِ نگیں

قادیون کرام: دیوبندیوں کی آقا سے نامدار، مدنی تاجدار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کلمی بغاوت دیکھتے کہ رسول کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دبقیہ صفحہ ۱۳۸ میں نقش مبارک کو مرکبِ نعل کیا گیا تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طولِ زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ برادر ڈوڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی۔ تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی ہوتا ہے۔ (جامع کرامات الاولیاء ج ۱ ص ۱۳۸-۱۳۹) از اشرف علی تھانوی آپ کی قبر پر کشمیر میں ہے۔ قبر پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں۔ اور پاتہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہتے ہیں کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔

(جمال الاولیاء، فضائل درود شریف ص ۱۳۸)



تو فرماتیں کہ میں سنتا بھی ہوں اور پہچانتا بھی ہوں۔ مگر دیوبندی اعلانیہ کہتے پھرتے ہیں کہ نہ سنتے ہیں اور نہ پہچانتے ہیں۔

طبرانی شریف میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔  
 أَكثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن درود و بکثرت پڑھا کرو کیونکہ  
 فَإِنَّهُ يَوْمٌ مُّشْهُودٌ شَهِدُہ وہ یوم مشہود ہے۔ فرشتے اس میں حاضر  
 الْمَلَائِكَةُ لِيَسْمَعْنَ مِنْ عَبْدٍ ہوتے ہیں۔ جو بندہ درود پڑھتا ہے خواہ  
 يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا بَلَّغَنِي صَوْتَهُ وہ کوئی ہو کہیں ہو اس کی آواز مجھے پہنچ  
 حَيْثُ كَانَ جاتی ہے۔

جلالہ الافہام ص ۶۲ از ابن قیم الصلوۃ والسلام ص ۱۵

فرمان نبوی سے روز روشن کی طرح اہلسنت و جماعت کی حضرات کے عقیدہ کی تصدیق اور حقانیت عیاں ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو بندہ بھی درود شریف پڑھتا ہے خواہ وہ کوئی ہو کہیں ہو۔ دور ہو یا نزدیک۔ مدینہ منورہ میں ہو یا پاکستان میں جہاں کہیں بھی ہو اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔

پس معلوم ہو کہ دیوبندی حضرات اہلسنت و جماعت نہیں بلکہ مل میں اہلسنت و جماعت و سنی حضرات میں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم دور و نزدیک سے امتی کو سنتے ہیں اور امتی کو پہچانتے بھی ہیں۔ دیوبندی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ درود شریف نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ملا کر پیش کرتے ہیں۔ اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہیں تو پھر پیش کیوں کیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! اس عقیدہ میں بھی غریب اور کفار سے کام لیا گیا ہے صحابہ کرام علیہم السلام کا یہ عقیدہ قطعاً نہیں تھا کہ جب درود شریف پیش کیا جاتا ہے تو خود نہ سنتے تھے تب ہی پیش کیا جاتا ہے۔

جس حدیث پاک میں پیش کرنے کا ذکر ہے۔ وہ حدیث شریف اس طرح ہے۔

اس حدیث شریف کو دیوبندیوں کے مجدد ابن قیم نے جلالہ الافہام میں اور غیر تقلید کے قاضی سلیمان منصور پوری نے الصلوۃ والسلام میں درج کیا ہے۔

مَا مِنْ عَبْدٍ صَلَّيَ عَلَى صَلَاةٍ إِلَّا جَاءَتْ بِهَا مَلَائِكَةٌ حَتَّى يَخُتُّ بِهَا قَرْنًا سَمِئًا وَجْهَ الْمَرْحُومِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ قَبْلًا تَبَارَكَ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ هَبُوا بِهَا إِلَى قَبْرِ عَبْدِي تَسْتَغْفِرُ لَهَا حَتَّى يَنْقُضَ بِهَا عَيْنُهُ لَهَا حَتَّى يَنْقُضَ بِهَا عَيْنُهُ

جلالہ الافہام ص ۱۵ الصلوۃ والسلام  
 نبی

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ وہ فرشتہ سب سے پہلے بارگاہ الہی میں درود شریف لے کر جاتا ہے۔ پھر بعد میں رب العالمین کے فرمان کے مطابق بارگاہ نبوی میں حاضری دیتا ہے۔

جو دیوبندیوں کا موقف ہے کہ اگر سنتے ہیں تو پیش کیوں کیا جاتا ہے۔ اس موقف سے صرف سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قوت سماعت کا ہی انکار نہیں ہوتا۔ بلکہ رب کائنات جل جلالہ کے سننے کا انکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پہلے فرشتہ بارگاہ الہی میں درود شریف لے کر جاتا ہے۔

نہ خدا ہی بلا نہ وصال منم!

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

دیکھا! دیوبندیوں کے عقائد کے اصول اتنے عجیب و غریب ہیں جس سے رب العالمین کی شان و قدس پر بھی داغ لگتا ہے۔ اور اعتراض ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے بُرے مذہب اور عقائد سے محفوظ رکھے آمین!

امام سخاوی رحمۃ اللہ الباری نے اپنی کتاب مستطاب القول البدیع میں ایک



روایت نقل فرماتی ہے۔ دیوبندی اس کو بھی پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ إِلَهَكُمْ مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمًا عَ  
الْمَخْلُوقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِ  
أَدَامَ بْنِ فَالَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّيْ عَلَى  
صَلَاةٍ إِلَّا قَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلِّ عَلَى  
عَلَيْكَ خَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ فَيُصَلِّي  
الزَّيْبُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى ذَلِكَ  
بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا -  
(القول البليغ ص ۱۱۱)

موسوی وجید الزماں نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی ص ۱۲ پر اسی قسم کی ایک روایت درج کی ہے۔

ان احادیث شریفہ سے بھی ہمارے آقا و مولیٰ کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ درود شریف پڑھنے والا درمیان دو ایک عرب میں جو یا عجم میں مشرق میں یا مغرب میں جہاں کہیں بھی ہو۔ وہ فرشتہ جو سرکار کی قبر پر نماز پڑھا وہ اور غلامہ حیثیت سے درباری بن کر کھڑا رہے۔ اُس کی آواز قبر پاک پر کھڑا کھڑا سنتا ہے صرف ایک کی آواز نہیں سنتا بلکہ ساری مخلوق کی آوازیں سنتا ہے جو فرشتہ آپ کی قبر پاک پر نماز پڑھتا ہے۔ اُس کی قوت سماعت کا یہ حال ہے کہ سب مخلوق کی آواز سن سکتا ہے تو وہ صاحب مزار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو سارے ملائکہ کے بھی امام و سرور ہیں۔ ان کی قوت سماعت یقیناً اُس دربان کی قوت سماعت

کے کئی درجہ زیادہ ہے۔

کوئی بھی تسلیم الفہم اس عقیدہ کو بھی بھی تسلیم نہیں کرے گا کہ غلام فرشتہ دنیا بھر کا درود خواں حضرات کا درود شریف قبر پاک پر کھڑے کھڑے سنتے مگر صاحب قبر اور اُس غلام کے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلاموں کا درود شریف نہ سنیں۔

اس روایت سے ایک اور عظمت اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ فرشتہ ہر درود خواں کے نام کو اور اس کے باپ کے نام کو جانتا ہے۔ کیونکہ روایت میں لفظ آتا ہے کہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود شریف پڑھا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ درود شریف پڑھنے والا درود شریف پڑھنے سے پہلے اپنے نام اور اپنی ولایت کا ذکر نہیں کرتا کہ میں فلاں بن فلاں درود شریف پیش کرتا ہوں۔ درود خواں کا اپنا نام اور ولایت کا ذکر نہ کرنے کے باوجود وہ فرشتہ مدینہ منورہ میں دروضہ اقدس پر کھڑے سب درود خواں حضرات کے نام اور ولایت کو جانتا ہے۔ جب اُس فرشتہ کو یہ مقام حاصل ہے تو جس رسول کا وہ غلام ہے۔ وہ رب کا محبوب کیوں نہ اپنے غلاموں کے ناموں کو اور ان کے والدین کے ناموں کو جانتا ہوگا۔ یقیناً میرے آقا اپنے غلاموں کے ناموں سے اور ان کی کیفیتوں سے آگاہ ہیں۔

بندہ مہٹ جائے نہ آقا یہ وہ بندہ کیا ہے

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آت کیا ہے

اسی لیے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے وَیَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ مَشْهَدًا آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

لہ امام الوابیہ والدیابہ اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے تعلق فرمادہ ذیل القاب رکھے ہیں۔ ہدایت مآب، قدوہ ارباب صدق و صفاء، زبدۃ اصحاب فناء و قیام، سید العلماء، سند الانوار، حجتہ اللہ علی العالمین، ولایت الانبیاء والمرسلین، مرجع ہر ذلیل و عزیز مولانا و مرشد اشیخ عبدالعزیز متبع اللہ المسلمین بطول نقاہ و اعزاز سائر المسلمین مجید و علائہ (مراستہ قاری ص ۱۲۱)



شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | یعنی باشد رسول شہر شہا

مذہب نبوت برتر ہے ہر متدین بدین خود کہ در کلام درجہ از دین من رسیدہ و تحقیقت ایمان او چیت و حجابے کہ بدل از ترقی محبوب مانده است کلام ست پس او میشناسد گناہاں شمارا درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا و لہذا شہادت او در دنیا بہ حکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور نبوت کی مدد سے اپنے دین میں ہر متدین کے درجے سے اطلاع رکھتے ہیں۔ نیز وہ جانتے ہیں کہ میرے دین میں وہ کہاں تک پہنچا ہے۔ اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اور وہ کونسا حجاب ہے جس کی وجہ سے وہ ترقی سے محروم رہا۔ پس آپ تمہارے گناہوں اور اخلاص و نفاق کو پہچانتے ہیں اسی لیے آپ کی گواہی دنیا و عقبی میں امت کے حق میں شرعاً مقبول اور واجب العمل ہے۔

(تفسیر عزیزی ص ۵۷ مطبوعہ دہلی)

پس قرآن و حدیث کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہل حدیث اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

## فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں حدیث شریف کی تشریح ہے کہ تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا۔

علامہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ وہ اگر وہ اہل سنت و جماعت ہے۔ آخر میں اہل سنت و جماعت کے پسندہ عقائد کا بالاختصار قرآن و سنت سے ثبوت پیش کیا ہے۔ ہدیہ ۵/۱۵۰

## اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا

دیوبندی حضرات اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو پکارنے اور ندا کرنے کو شرک کہتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت اولیاء اللہ کو پکارنا اور ندا کرنا جائز قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن پاک میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے۔

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِیرٌ (پ ۱۹)

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے۔ اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے فرشتے مدد پر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے مولہ کا معنی ناصیۃ ان کا مددگار فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُعَيِّمُونَ الْمَسْلُومَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ سَارِعُونَ

تمہارا مددگار اللہ اور رسول اور وہ مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے اور رکوع کرتے ہیں۔ (پ ۱۲)

سرور کائنات، منقر موجودات باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث

شریف ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا جانور وغیرہ جنگل میں بھاگ جاتے تو اس کو چاہیے کہ تین مرتبہ کہے۔



فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ  
اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ

حسن حصین ص ۱۶۳

یَا عِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا۔ (حسن حصین ص ۱۶۳) اے اللہ کے بندو اس کو روکو۔

علامہ محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ ان کا جانور بھاگ گیا۔ اور ان کو یہ حدیث معلوم تھی انہوں نے یہ کلمات کہے۔ اسی وقت خدا تعالیٰ ان کا بنور پھیر لایا۔

علامہ ابن جزری محدث علیہ الرحمۃ نے ایک اور حدیث شریف طبرانی کے حوالہ سے درج فرمائی ہے۔

اِنْ اَسْرَدَعْنَا فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ  
اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا  
عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ

(حسن حصین ص ۱۶۳)

محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف نقل فرماتے ہیں کہ بعد راوی کا بیان قَدْ جَرَّبَ ذَالِكَ (جو مجرب پایا گیا ہے) درج فرمایا ہے۔

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فرماتے ہیں کہ

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الثَّقَاتِ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ يُّحْتَاجُ اِلَيْهِ السَّافِرُونَ  
وَيُرْوَى عَنْ الْمَشَاحِيخِ اَنَّهُ لَمْ يَجْرِبْ  
مُحَقَّقٌ

مجبب ہے۔ یعنی اس سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

علامہ نووی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | عمدۃ المحدثین امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

حِكْمِيْ لِيْ بَعْضُ شَيْءٍ خَيْرًا اَلْكِبَارِ فِي  
الْعِلْمِ اَنَّهُ اِنْفَلَتَتْ لَهٗ دَابَّةٌ اَطْلَمَهَا  
بَعْلَةٌ وَكَانَ يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ  
فَقَالَ فَحَبَسَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِي الْحَالِ  
وَكُنْتُ اَنَا مَرَّةً مَعَ جَمَاعَةٍ فَانْفَلَتَتْ  
مِنْهَا بَهِيْمَةٌ وَتَحَبَّزَ وَاعْتَمَاهَا فَقُلْتُ  
فَوَقَفْتُ فِي الْحَالِ بِغَيْرِ سَبَبٍ سَوَى  
هَذَا الْكَلَامِ۔ (کتاب الادب ص ۲۸)

ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ہم سب اس کو پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اَعِيْنُوْنِيْ) یَا عِبَادَ اللّٰهِ کہا تو چوپایہ فی الفور رک گیا اور ہم کو مل گیا اُس پکار کے علاوہ کچھ بھی ہم نے نہ کیا تھا۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | قاضی محمد بن علی شوقانی (جو کہ محدث

ہیں) نے اپنی کتاب تحفہ الذکرین شرح حسن حصین میں ایک حدیث شریف نقل کی ہے۔ پھر اُس کی شرح بھی ساتھ کر دی ہے۔ دونوں فائدے سے خالی نہ سمجھتے ہوتے درج کی جاتی ہیں۔ ملا خطہ فرماتیں۔

وَاُخْرِجَ الْبَتْرَانُ مِنْ حَدِيثِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ  
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِي الدَّرَجَاتِ  
سَوَى الْحَقِظَاتِ يَكْتُبُوْنَ مَا سَقَطَ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے ہزار نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اور ملائکہ کو مقرر فرمایا ہوا ہے۔ جو کہ درجت کا پتہ



مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ فَإِذَا أَصَابَ لَحْدًا  
كَمْ يَشْفِيهِ يَأْتِرُ مِنْ قُلَّةٍ فَلْيَسَادِ  
أَعْيُنُوْنِي يَا عِبَادَ اللَّهِ قَالَ فِي تَجْمَعِ  
الرَّوَادِ حَالَهُ لَقَاتَ وَفِي  
الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَابِ الْإِسْتِعَا  
مَنْ لَا يَرَاهُمْ الْإِنْسَانُ مِنْ  
عِبَادِ اللَّهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَصَالِحِي  
الْحَيِّ وَفِي ذَلِكَ بَأْسٌ كَمَا  
يَحْكُمُ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَسْتَعِينَ  
بِسَبِيٍّ إِذَا قَرَأَ عَشْرَتِ دَابَّةٍ  
أَوْ أَنْفَلَتَتْ -

(تحفة الزکریں ص ۱۸۲ مطبوع مصر)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

امام اہل حلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
نے طبرانی شریف کے حوالہ سے حدیث  
شریف درج فرماتی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں  
لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے لئے  
مخصوص کر دیا ہے۔ لوگ اپنی حاجتوں  
میں ان کی طرف فریاد کریں گے مگر وہ  
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عِبَادًا اخْتَصَّهُمْ  
بِحَوَائِجِ النَّاسِ يَفْزَعُ النَّاسَ  
إِلَيْهِمْ فِي حَوَائِجِهِمْ وَأَكْلَفَ  
الْآمِنُونَ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -  
(جامع مفید ص ۱۴ مطبوع مصر)

علامہ عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
طبقات الکبریٰ میں کئی ایک واقعات  
اولیاء الرحمن کا دور دراز سے مدد فرمانے کے تحریر فرما۔ تھے ہیں۔ چند ایک واقعات پیش کئے  
جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جاسے کہ اہلسنت وجماعت کون ہیں؟

علامہ عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت شمس الدین محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے  
حجرہ شریفہ میں وضو فرما رہے تھے کہ ناگاہ اپنی کھڑاؤں پر امیں پھینکی۔ تو وہ غائب ہو گئی۔  
حالانکہ حجرہ شریفہ میں اُس کے باہر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو دی  
کہ اس کو اپنے پاس رکھے جب تک وہ پہلی کھڑاؤں واپس نہ آئے۔  
ایک مدت گزر جانے کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں اور کچھ نذرانے  
لے کر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا تے خیر دے۔ واقعہ دراصل یہ تھا۔

إِنَّ اللَّيْلَ لَمَّا جَلَسَ عَلَى صَدْرِي  
لَيْدًا بَحَنِي قُلْتُ فِي نَفْسِي يَا سَيِّدِي  
مَحْمَدُ يَا حَنَفِي فَمَجَّاهُ فِي صَدْرِي  
فَانْغَلَبَ مُغْمًى عَلَيْهِ وَخَالَني اللَّهُ  
عَذْرًا وَجَلَّ بَيْنَ كَيْتَاكَ -

(طبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۲۵۹ مطبوع مصر)

عارف حقانی علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے حضرت موسیٰ  
ابو عمران علیہ الرحمۃ کے حالات میں ان کے تصرف اور کمال کا تذکرہ ان الفاظ میں بھی فرمایا ہے  
كَانَ إِذَا نَادَاهُ مَرِيضٌ أَسْتَجَابَهُ مَنْ  
مُسْتَجِرٌ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ -

وہ سال بھر کی مسافت یا اس سے بھی زیادہ مسافت پر ہوتا۔ (طبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۲۵۹ مطبوع مصر)  
جو کہ دیوبندی وہابیوں کے نزدیک  
بھی معتبر شخصیت ہیں۔ اپنے فتاویٰ میں

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ



فرماتے ہیں۔

وَمِنْ نَفْعِ الْاَوْلِيَاءِ اَنْ يَكْتُمُوْا  
تَغِيْثُ الْعِبَادِ وَيَكْذِبُ بِهَا الْفَسَادُ  
وَالْاَلْسُنُ كَتَبَتِ الْاَسْرَافُ  
(فتاویٰ حشریہ ص ۲۲۱ مطبوعہ مصر)

علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ العالی کا عقیدہ  
العرفہ بر شامی شریف کے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے کہ

زیادہ نے بیان فرمایا ہے کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ چاہے  
کہ اللہ تعالیٰ اس کی چیز واپس لائے تو وہ ایک بلند و بالا جگہ قبلہ کی طرف کر کے فاتحہ  
پڑھے اور اس کا ثواب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں  
ہدیہ کرے سید احمد بن علوان علیہ الرحمۃ کو پہنچائے۔ اور عرض کرے

يَا سَيِّدِيْ اَحْمَدُ يَا بَوْنَ عُلُوْانٍ  
اِنْ تَرَدَّدْتُ عَلَيَّ مَالَتْنِيْ وَالْاَتَرَعْتُكَ  
مِنْ دِيُوَانِ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ  
تَعَالٰى يَرُدُّ عَلَيَّ مَنْ قَالَ ذَلِكَ مَالَتُهُ  
بِبِرْكَتِهِ اُجُوْرِيْ مَعَ نِيَايَةِ كَذَا  
فِيْ حَاشِيَةِ شَرْحِ الْمُنْهَجِ لِلْعَوَا  
دِيْ سَرَحَهُ اللّٰهُ۔ (حاشیہ رد المحتار شرح درمختار ص ۲۲۲ مطبوعہ مصر) دے گا۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
شاہ صاحب نے شیخ  
احمد زروق علیہ الرحمۃ جو کہ علامہ  
قطبانی شارح بخاری مصنف مواہب الدنیہ علیہ الرحمۃ اور شمس الدین لقانی علیہ الرحمۃ کے  
استاد ہیں۔ غامری و باطنی علوم میں جن کا مقام ارفع واعلیٰ ہے۔ کا ارشاد گرامی نقل فرمایا

ہے پڑھتے اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی حقانیت اور صداقت کی وار دیں۔  
ارشاد مبارک یہ ہے۔

اَنَا السَّرِيْدِيْ جَامِعُ لِسَنَاتِهِ  
وَ اِنْ كُنْتُ فِيْ صَيِّقٍ وَ كُتِبَ وَ وَحْشَةٍ  
میں اپنے سرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں۔ جب زمانہ محبت و ادب  
سے اُس پر حملہ آور ہو۔ اگر تو کھسی تنگی بے چینی اور وحشت میں ہو تو کیا نردوق کہہ کر  
پکار میں فوراً موجود ہوں گا۔ (دُتَانِ المحدثین غازی)

ناظرین حضرات! حنفیوں کی مستند اور فقہ کی مشہور و معروف کتاب شامی شریف  
میں بھی اولیاء اللہ کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنے کا حکم ہے۔ دیوبندی حضرات اپنے  
آپ کو حنفی بتا کر بھی سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے اور دھوکہ دینے میں  
شب دروز مصروف ہیں۔ اور مساجد پر قبضہ کرنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔ اور پاکستان بھر  
کے شہروں قصبوں اور دیہاتوں کی مسجدوں میں اختلافات کی فضا برپا کر رکھنے میں مصروف  
ہیں۔ حالانکہ مندرجہ بالا قرآنی آیات۔ احادیث شریفہ اور مستند اور متفقہ محدثین عظام  
کی کتب کی روشنی میں اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی عقیدہ اہلسنت و جماعت سے  
دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نہ ہی یہ اہل سنت و جماعت ہیں اور نہ ہی یہ حنفی۔ بلکہ اولیاء اللہ  
کو دور دراز سے پکارنے اور ان سے مدد طلب کرنے والے اور باذن اللہ ان کو متصرف  
الامور جاننے والے ہی اہلسنت و جماعت ہیں۔

### خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت اطہار کے تعلقاً اور رشتہ داریاں

مستند کتب شیعہ سے اہلبیت اطہار اور خلفاء ثلاثہ کی رشتہ داریاں درج کی  
نہیں۔ تعصیب سے بالا سہو کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا کبھی بھی خلفاء ثلاثہ  
کی شان میں گستاخی نہیں کرے گا۔ ہرے روپے



## نفع رسال

دیوبندی وہابی کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطائی طور پر نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ سرور کون و مکان، سیاح لاسماں، سید مرسلان، شفیع مجرباں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان کا مالک بنایا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا تَقْضُوا إِلَّا أَنْ اغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ (پ ۱۶ ع ۱۶)  
وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ (پ ۱۰ ع ۱۳)  
اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔  
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا۔ اور کہتے ہیں۔  
اللہ کافی ہے۔ اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا  
کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔ (پ ۲۲ ع ۲)  
اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں۔ تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول

وَإِذْ يَقُولُ لَلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ وَكَانَتْ خِيَرَتِي أَلَّا أَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَسْلَمْتُ عَلَى اللَّهِ  
اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ اللَّهُ وَسُئِلُوا النَّاسُ تَوَلَّى تَوَلَّيَاهُمْ  
اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ ۶ ع ۶)  
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا  
اور اللہ اور رسول کے حکم سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل نہ کرو۔  
إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرًا  
اور اللہ اور رسول کا حکم مانو۔ اگر ایمان رکھتے ہو۔

ناظرین کرام! ان آیات طہیات کے علاوہ قرآن حکیم مزید کئی آیات ہیں۔ جن سے امام الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نفع و نقصان کا، اللہ تعالیٰ کی عطا سے مالک ہونا ثابت ہے۔ خود غور فرماتیں۔ کہ کسی کو غنی کرنا اور کسی کو عطا کرنا۔ کسی کو نعمت دینا۔ کسی کی شفاعت کرنا۔ غنیمتوں کا مالک ہونا۔ نفع رسانی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی بارگاہ نبوت سے فیوض و برکات اور نفع حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث شریفہ سے واضح ہے۔ اور ان میں سے چند ایک احادیث شریفہ درج بھی کی جاتیں گی۔

قرآن پاک میں جن آیات طہیات میں نفع و نقصان کا مالک نہ ہونے کا ذکر ہے وہ ذاتی طور پر نفع و نقصان کے مالک ہونے کی نفی ہے۔ نہ کہ عطائی طور پر۔ اگر عطائی پر ہی ان کو سمجھا جائے تو جو آیات طہیات ہم نے درج کی ہیں۔ ان کے متعلق کیا کیا جاتے گا۔ مسلک حق اہلسنت وجماعت کا قرآن پاک کی تمام آیات طہیات پر ایمان ہے۔ جن میں نفی ہے۔ وہ ذاتی کی ہے۔ اور جن میں ثبوت ہے۔ وہ عطائی کا ثبوت ہے۔ آپ قرآن پاک میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا نفع و نقصان مالک ہونے کا بیان بھی پڑھیں گے۔ چند ایک آیات طہیات اور واقعات پیش خدمت ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ قرآن پاک میں درج ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام



نے فرمایا۔

اَنِّیْ اَخْلَقْتُ لَکُمْ مِنَ الطَّیْنِ کَھَمِیْئَۃَ  
الطَّیْرِ فَانْفُخْ فِیْہِ فِیْکُوْنُ طَیْرًا  
بِاِذْنِ اللّٰہِ

(پ ۲ ع ۱۳) کے حکم سے۔

اب اس میں مٹی سے پرند کی سی صورت بنانا حضرت عیسیٰ کا فعل ہے۔ پھونک مارنا حضرت عیسیٰ کا فعل ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھونک ماریں گے تو وہ اللہ کے حکم سے اُڑے گا۔ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس نفع اور کمال حاصل ہونا ثابت نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس نفع اور تصرف کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرما کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا اظہار فرمایا ہے۔ تو ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی شان تو بہت ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔

اس آیت شریفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نفع بخش مزید امور کا تذکرہ اس طرح ہے۔  
وَ اٰتٰیہِیْ اَلْاَکْمَۃَ وَ اَلْاَبْرَصَ وَ اٰخٰی  
اَلْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ

(پ ۲ ع ۱۳) اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے والے کو زندہ کرتا ہوں۔ اللہ کے حکم سے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ کے حکم سے شفاء ہونا۔ صحت یابی ہونا اور مردوں کو زندہ کرنا۔ فائدہ، نفع نہیں تو اور کیا ہے۔ وہ لوگ عیسائی حضرات کے سامنے کس منہ سے اپنا یہ عقیدہ پیش کریں گے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع نقصان کے مالک نہیں۔ جبکہ قرآن پاک میں ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نفع بخش اور فائدہ رسا ہونا ثابت ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آکر کہنا کہ میں تمہیں رکھ دینے کے لیے آیا ہوں۔ کیا یہ نفع جبریل علیہ السلام دینے والے نہیں ہیں۔ آخر جبریل علیہ السلام بھی تو مخلوق ہیں۔ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ اس طرح موجود ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّکَ فَلَا هَبَ جبریل نے کہا میں تیرے رب کا بھیجا

لَکَ غُلَامًا تَرْکِبُہٗ (پ ۵ ع ۱۵) ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک سوار بناتا ہوں۔

اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیٹائی کا لوٹ آنا بھی قرآن پاک میں درج ہے۔ کیا بیٹائی کا لوٹ آنا نفع اور فائدہ نہیں؟ یقیناً ہے۔ اب قرآن پاک کی آیات طبیات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں اس کا تذکرہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا۔

اٰتٰہُمَا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا خَالِقُوْہُ  
عَلٰی وَجْہِہٖ اِنِّیْ یٰۤاٰتِیْ بَصِیْرًا (پ ۵ ع ۱۵)  
فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الشَّیْخَ اَلْقَہُ عَلٰی وَجْہِہٖ  
فَاَسْرَدَ بَصِیْرًا (پ ۵ ع ۱۳)

میرا یہ گرتا لے جاؤ۔ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ پھر جب خوشی منانے والا آیا۔ اس نے وہ گرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا۔ اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا آیات طبیات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور جبریل علیہ السلام کا نفع رسا اور فائدہ بخش ہونا۔ اظہار ہوا۔ اب کسی ادنیٰ سے مسلمان سے پوچھو کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کس کی شان بڑی ہے۔ تو وہ یقیناً یہ جواب دے گا۔ کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان سب سے بڑی ہے۔ تو جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام نفع بخش ہیں۔ تو سرور انبیاء علیہم السلام کے متعلق مسلمان کب انکار کر سکتا ہے۔ جو مسلمان ہے وہ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نفع رسا ہی سمجھے گا۔ حاجت روا ہی سمجھے گا۔

اسی لئے میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

رافع نافع دافع شافع  
کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں



آب اسی کے ثبوت میں احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت ماعز صحابی رسول سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ طہرتی۔ اے اللہ کے رسول مجھے پاک فرمادیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۷، مرقاۃ ص ۱۷، مسلم شریف ص ۱۷)

صحابی نے گناہ اللہ تعالیٰ کا کیا لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے پاک فرمادیں۔ معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام علیہم السلام نفع رساں سمجھتے تھے۔ تب ہی تو عرض کرتے تھے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي۔ ہم تقسیم فرمانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

(بخاری ص ۱۶، فتح الباری ص ۱۶، عمدۃ القاری ص ۱۶، ارشاد السری فی تفسیر الباری ص ۱۷، مشکوٰۃ ص ۱۷، مرقاۃ ص ۱۶، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۱۷، مناقب حق ص ۸)

حدیث سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات میں تقسیم فرمانے والے ہیں۔ اور جو قاسم ہوتا ہے۔ یقیناً وہ نفع رساں ہوتا ہے۔

سیدنا ربیع بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔  
اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مُرَاقَبَتَکَ فِی الْجَنَّةِ۔ میں آپ سے مانگتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے  
ساتھ رہوں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۹ مرقاة ص ۲۴۹ مظاہر حق ص ۱۲۵ اشعۃ اللمعات ص ۳۹۶ مسلم شریف ص ۱۹۶)  
نسائی ص ۱۲۵  
قاری نے حرام :- قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نفع رساں نہیں۔ لہذا دیوبندی غیر مقلدین و باہی اہلسنت  
و جماعت نہیں ہیں۔

وسیلہ

دیوبندی و بابی حضرات کا عقیدہ ہے کہ وسیلہ ناجائز ہے۔  
اہلسنت و جماعت حضرات کا عقیدہ ہے کہ وسیلہ جائز ہے۔  
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ  
 وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پ ۴۰)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی  
 طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ اور اس کی راہ میں  
 جہاد کرو۔ اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔  
 (پ ۴۰)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں  
تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں۔  
اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان  
کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ  
قبول کرنے والا پائیں گے۔

تاریخین کرام! اس ایضاً شریفیہ کے تحت مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک واقعہ درج فرمایا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

سہرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک اعلیٰ روشنی  
اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریف کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول  
اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اُس میں یہ آیت بھی ہے۔  
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا فِيهِمْ نَجَبًا أَوْ ظَلَمُوا فِيهِمْ نَجَبًا أَوْ ظَلَمُوا فِيهِمْ نَجَبًا  
حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش کرا لیتے۔ اس پر قریشیت سے مدد آنی کی تیری  
بخشش کی گئی۔ (تفسیر عارک ص ۲۲) جذب القلوب فارسی ص ۲۱ مطبوعہ مکتبہ  
اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلے سے



عَلَى الْإِنِّ نَزَرْنَا فَلَمَّاجًا مَهُمًا  
كَافِرِينَ بِرَفْعِ مَانِكَةٍ قَتْلَةٍ تَوْبِ قَتْلَةٍ  
مَنْ عَزَّزُوا الْكَفْرَ وَبَايَعُوا فَلَعَنَتُهُ  
لَا يَأْنِي أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ (پ ۱۱)  
اِس آئیہ شریفہ کے تحت مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے سرور عالم نور مجسم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے یہود کا دُعا مانگا ورنہ فرمایا ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
سید المفسرین صحابی رسول حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
تعالیٰ عنہما کا عقیدہ  
کفار پر یہودی فتح حاصل کرنے کے لئے  
دُعایوں کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ بِحَقِّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا عَلَى كُلِّ  
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ  
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین  
پر فتح دے کہ مدد فرما۔

امام فخر الدین رازی علیہ  
امام فخر الدین رازی جو کہ دنیا سے اسلام کی شہرہ آفاق  
الرحمۃ کا عقیدہ  
تفسیر کر کے مصنف ہیں، انہوں نے بھی اسی آیتہ  
شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَلَيْنَا وَالنَّصْرُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ  
عنہ کا عقیدہ  
کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے

اللَّهُمَّ الْبَعْثْ هَذَا النَّبِيَّ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا

الَّذِي بَعَثَ لَكُمْ رَسُولًا نَاصِحًا  
يَعَذِّبُ الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلُ الْكَافِرِينَ  
عَذَابَ مَوْتٍ أَوْ قَتْلٍ كَرِهَ  
امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ اسی آیتہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے۔  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اللَّهُمَّ الْبَعْثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ  
يَكْفُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ النَّاسُ  
يَكْفُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ النَّاسُ  
يَكْفُرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ النَّاسُ  
اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ  
والتسلیم کو مبعوث فرما جو ہمارے اور  
لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے اور وہ لوگ  
آپ کے وسیلہ سے لوگوں پر فتح اور مدد طلب  
کرتے تھے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ  
امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَلَيْنَا وَالنَّصْرُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ تَنْصُرُنَا  
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہماری مدد فرما اور ہماری مدد فرما۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ  
عنہ کا عقیدہ  
کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے



نے تحریر فرمایا ہے۔

اِنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتُونَ  
عَلَى الْاَدْوِسِ وَالْخَزْمَةِ بِرَسُولِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَبْلَ مَبْعَثِهِ  
بیشک یہود اوس اور خزرج قبیلہ  
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے  
فتح طلب کرتے تھے۔

کتاب الوفاء باحوال المصطفیٰ ص ۳۴ مطبوعہ مصر

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل  
المرتب مفسر ہیں۔ اس آئیہ شریفہ کی تفسیر ان الفاظ  
میں بیان فرماتے ہیں۔

كَانَتْ يَهُودُ تَسْتَفْتِيهِ بِرَسُولِ  
حَسَنَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْكُفَّارِ  
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ  
اَلْبَحْثِ النَّبِيَّ الَّذِي مَجَّدُكَ  
فِي النَّبِيَّاتِ اَوْ مَجَّدْ بِهِمْ وَ  
نَقْتَلُهُمْ هُمْ اَنْ كُفَّارِ عَرَبٍ كَوْعَابِ دِيْنٍ اَوْ قَتْلِ كَرِيْمٍ  
یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے فتح طلب  
کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے  
اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس  
کی تعریف ہم تو رات میں پاتے ہیں تاکہ  
نقتلہم۔ ہم ان کفار عرب کو عذاب دیں اور قتل کریں۔

کتاب الوفاء ص ۳۴ مطبوعہ مصر

ابو نعیم۔ بیہقی حاکم اور شاہ  
عبد العزیز علیہم الرحمہ محدثین  
کا عقیدہ  
شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس  
آئیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں  
کہ۔

اَللّٰهُمَّ بِنَا اِنَّا نَسْتَفْتِيْكَ  
اَحْمَدُ النَّبِيَّ الْاَوْحَى الَّذِي وَسَدْنَا  
اَنْ تَخْرِجَنَا نَا فِي الْخَيْرِ الزَّيْمَانِ نَبَاكَ  
اَعْلَى مُسَدِّلٍ عَلَيْهِ اَخْرَجْنَا نَبَاكَ  
اے اللہ ہمارے پروردگار ہم تجھ سے  
اس نبی اچھے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
وسیلے سے سوال کرتے ہیں جن کے کلمے  
کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کریم

اِنَّ تَنْصُرُنَا عَلٰى اَعْدَاؤِنَا۔ کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل فرمائے گا سب  
کتابوں سے پیچھے ہیں تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔  
(تفسیر فتح المعزی ص ۳۲۹ التوسل بالنبی ص ۲)

رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ  
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ شفیق اعظم۔ رسول اعظم حضور پر نور نور علی نور حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ  
بیکس پناہ میں ایک نابینا حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماؤ  
کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ وضو کرو اور دو رکعت  
نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَالْوَحْدَہُ  
اَلْبَیْتِ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ  
قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِنِّیْ سَاقِیْ فِیْ حَاجَتِیْ  
هٰذَا لِتَقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّحْہُ  
فی۔ (ابن ماجہ ص ۱۹۴ مستدرک ص ۵۱۹ تلمیح ص ۵۱۹)  
شفا شریف ص ۲۱۲ حصن حصین ص ۲۰ تحفۃ الذاکرین ص ۱۶

ہدیۃ المحدث ص ۲۳ جامع صغیر ص ۵۱ مطبوعہ مصر

بیشک میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلے سے تیرے رب کی طرف اپنی اس حاجت  
کے لئے تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ اے اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت  
میرے حق میں قبول فرما۔

علامہ عبد الغنی دہلوی ابن ماجہ شریف کے حاشیہ پر اس حدیث شریف کی شرح  
میں فرماتے ہیں۔

وَالْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی جَوَانِبِ التَّوَسُّلِ  
وَالْاِسْتِشْفَاعِ بِذَاتِ الْمَوْکُوْمِ  
اور حدیث توسل کے جواز پر اور آپ کی ذات مبارک  
کے سفارش ہونے پر دلالت کرتی ہے بلکہ آپ کی



فِي حَيَاتِهِ وَأَمَّا بَعْدَ مَعَاتِهِ - زندگی میں آپ کی وفات کے بعد (مصباح الزجاجة من البراشيد ابن ماجه ص ۱۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ يَا بِي جَبَلٍ اے اللہ اسلام کو عزت دے جو پہل  
بُنْ هَشَامٍ أَوْ دِعْمَرِ بْنِ الْأَخْطَابِ بن ہشام سے یا عمر بن خطاب کے ذریعہ  
فَاضِيحَ عَمْرٍو فَخَذَّ اعْلَى النَّبِيِّ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کی اور  
ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا صبح ہی حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔  
پھر مسجد میں اعلانیہ نماز پڑھی۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۵ ترمذی شریف ص ۲۰۹)

سیدنا آدم علیہ السلام امام طبرانی - امام سیوطی - علامہ حاکم - علامہ ابن عساکر -  
علامہ زرقاتی - علامہ ابن جوزی - علامہ قسطلانی - علامہ  
نبھانی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہم الرحمہ جلیل المرتبہ  
محمد ثمین نے اپنی اپنی کتب میں روایت درج فرمائی ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم  
علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی پاک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اس طرح دعا کی۔

يَا سَمِيعُ بَحْنٌ وَمُحْدٍ لَعَنَّا مَعْرُوتَ اے میرے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے معاف  
فرما دے۔

(طبرانی شریف ص ۸۷ - خصائص کبریٰ ص ۱۱۱ کتاب الوفاء باحوال المصطفیٰ  
ص ۳۳ متدرک ص ۹۱۵ تلخیص الذہبی ص ۹۱۵ مواہب اللدنیہ شریف ص ۱۱۱ الاذکار المحمدیہ ص ۱۱۰  
خصائص کبریٰ ص ۱۱۰ زرقاتی شریف ص ۹۲ تفسیر عزیزی ص ۱۸۳ افضل الصلوات ص ۱۱۰  
شواہد نبوی ص ۱۳۱)

علامہ شیخ مصطفیٰ اکریمی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ  
سیدنا نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کے لئے دعا  
کا عقیدہ فرمائی تو اس طرح فرمائی۔

اللَّهُمَّ اسْأَلُكَ أَنْ تَنْصُرَنِي وَعَلَيْكُمْ اے میں تجھ سے سوال کرتا کہ ان پر محمد صلی اللہ  
بِتَوْسِعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے میری مدد فرما۔  
رسالة السنين في الرد على المبتدعين ابو حامد محمد بن عبد الله مصر

امم المؤمنين عائشة صدیقہ رضی سیدہ طیبہ طاہرہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ! اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔

اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعَمْرِ بْنِ الخطاب اے اللہ عمر بن خطاب سے اسلام  
الخطاب خاصۃً کو عزت عطا فرما۔

(ابن ماجہ شریف ص ۱۱۰ کنوز الحقائق براشید جامع صغیر ص ۱۳۱)  
سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا کریم اللہ وجہ  
اکرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ! اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے ارشاد  
فرمایا۔

أَلَا بُدَّ أَلْ يُكُونُ ذَنْبًا بِالشَّامِ وَهُمْ ابدال شام میں ہوں گے۔ وہ حضرات  
أَمْ يَكُونُ سَجْلًا كَمَا مَاتَ سَجْلٌ چالیس مرد ہیں جب ان میں ایک وفات  
أَلَا بُدَّ أَلْ اللَّهُ مَكَانَهُ سَجْلًا يُسْقَى پاتا ہے تو امت اس کی جگہ دوسرے شخص  
بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمُ کو بدل دیتا ہے۔ ان کی برکت سے بارشیں  
عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ برستی ہیں۔ ان کے ذریعہ دشمنوں پر فوج  
أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی برکت سے شام  
والوں سے عذاب دفع ہوتا ہے۔



(مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۲، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۰۱، ۴۹۹، ۴۹۷، ۴۹۵، ۴۹۳، ۴۹۱، ۴۸۹، ۴۸۷، ۴۸۵، ۴۸۳، ۴۸۱، ۴۷۹، ۴۷۷، ۴۷۵، ۴۷۳، ۴۷۱، ۴۶۹، ۴۶۷، ۴۶۵، ۴۶۳، ۴۶۱، ۴۵۹، ۴۵۷، ۴۵۵، ۴۵۳، ۴۵۱، ۴۴۹، ۴۴۷، ۴۴۵، ۴۴۳، ۴۴۱، ۴۳۹، ۴۳۷، ۴۳۵، ۴۳۳، ۴۳۱، ۴۲۹، ۴۲۷، ۴۲۵، ۴۲۳، ۴۲۱، ۴۱۹، ۴۱۷، ۴۱۵، ۴۱۳، ۴۱۱، ۴۰۹، ۴۰۷، ۴۰۵، ۴۰۳، ۴۰۱، ۳۹۹، ۳۹۷، ۳۹۵، ۳۹۳، ۳۹۱، ۳۸۹، ۳۸۷، ۳۸۵، ۳۸۳، ۳۸۱، ۳۷۹، ۳۷۷، ۳۷۵، ۳۷۳، ۳۷۱، ۳۶۹، ۳۶۷، ۳۶۵، ۳۶۳، ۳۶۱، ۳۵۹، ۳۵۷، ۳۵۵، ۳۵۳، ۳۵۱، ۳۴۹، ۳۴۷، ۳۴۵، ۳۴۳، ۳۴۱، ۳۳۹، ۳۳۷، ۳۳۵، ۳۳۳، ۳۳۱، ۳۲۹، ۳۲۷، ۳۲۵، ۳۲۳، ۳۲۱، ۳۱۹، ۳۱۷، ۳۱۵، ۳۱۳، ۳۱۱، ۳۰۹، ۳۰۷، ۳۰۵، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۹، ۲۹۷، ۲۹۵، ۲۹۳، ۲۹۱، ۲۸۹، ۲۸۷، ۲۸۵، ۲۸۳، ۲۸۱، ۲۷۹، ۲۷۷، ۲۷۵، ۲۷۳، ۲۷۱، ۲۶۹، ۲۶۷، ۲۶۵، ۲۶۳، ۲۶۱، ۲۵۹، ۲۵۷، ۲۵۵، ۲۵۳، ۲۵۱، ۲۴۹، ۲۴۷، ۲۴۵، ۲۴۳، ۲۴۱، ۲۳۹، ۲۳۷، ۲۳۵، ۲۳۳، ۲۳۱، ۲۲۹، ۲۲۷، ۲۲۵، ۲۲۳، ۲۲۱، ۲۱۹، ۲۱۷، ۲۱۵، ۲۱۳، ۲۱۱، ۲۰۹، ۲۰۷، ۲۰۵، ۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۹، ۱۹۷، ۱۹۵، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۹، ۱۸۷، ۱۸۵، ۱۸۳، ۱۸۱، ۱۷۹، ۱۷۷، ۱۷۵، ۱۷۳، ۱۷۱، ۱۶۹، ۱۶۷، ۱۶۵، ۱۶۳، ۱۶۱، ۱۵۹، ۱۵۷، ۱۵۵، ۱۵۳، ۱۵۱، ۱۴۹، ۱۴۷، ۱۴۵، ۱۴۳، ۱۴۱، ۱۳۹، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۳۳، ۱۳۱، ۱۲۹، ۱۲۷، ۱۲۵، ۱۲۳، ۱۲۱، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۳، ۱۱۱، ۱۰۹، ۱۰۷، ۱۰۵، ۱۰۳، ۱۰۱، ۹۹، ۹۷، ۹۵، ۹۳، ۹۱، ۸۹، ۸۷، ۸۵، ۸۳، ۸۱، ۷۹، ۷۷، ۷۵، ۷۳، ۷۱، ۶۹، ۶۷، ۶۵، ۶۳، ۶۱، ۵۹، ۵۷، ۵۵، ۵۳، ۵۱، ۴۹، ۴۷، ۴۵، ۴۳، ۴۱، ۳۹، ۳۷، ۳۵، ۳۳، ۳۱، ۲۹، ۲۷، ۲۵، ۲۳، ۲۱، ۱۹، ۱۷، ۱۵، ۱۳، ۱۱، ۹، ۷، ۵، ۳، ۱، ۰)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اللہ العالی نے اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا ہے۔

ای ہی ببرکتہم

ادب سبب وجودہم فیہا۔ جمع ابدالوں کی برکت اور ان میں ان بیل فح البلاء عنہا ہل ذیہ الامۃ کے وجود مسعود کے سبب بارشیں ہوتی ہیں۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اور ان کی برکت سے امت محمدیہ سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ (مرقاۃ شریف ص ۱۱۹)

حضرت خالد بن ولید اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ فرمایا ہے کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک لشکر کمرے کی طرف روانہ کیا۔ اور اس کا امیر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا اور قائم الجیش حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا۔ جب وہ دہل کے کنارے پہنچے تو وہاں کوئی جہاز یا کشتی نہ تھی۔ تو حضرت خالد بن ولید اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بڑھے تو دریا کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یا بحر انک تجری یا امیر اللہ فی بحر مہ محمد و یعدل عمر خلیفۃ رسول اللہ الاخلینا و العیون۔  
فعبیر الجیش بخیلہ و جمالہ الی المدائن و لم تبک حوائجہا (الریاض المنصورہ ص ۱۱۹)

سے دریا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہہ رہا ہے۔ پس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول اللہ کے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ کے مدد کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ ہمارے اور ہمارے درمیان رکاوٹ نہ بننا تو پھر یہ لشکر گھوڑوں اور اونٹوں کے دیا کو ہر کے دامن تک پہنچا لی ملا کہ ان کے شرم بھی تر نہ رہے تھے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ غلیفہ رسوم غلیفہ برحق امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کا واقعہ جو کہ حدیث کی مستند اور معتبر کتاب طبرانی شریف میں اور ابن ماجہ شریف کے حاشیہ مصباح الزجاء کے صفحہ ۱۰۰ پر درج ہے کہ سرکار سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی آدمی کو کام تھا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اصحابی رسول سے اس شخص نے شکوہ کیا تو صحابی رسول نے ان کو بوسیلہ مصطفیٰ و عاتمان گئے کا فرمایا۔ تو اس نے ویسے ہی کیا تو سرکار سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ و عاتمان ہے۔

اللہم انک اسئلک والوحدۃ الیک نبینا محمد بنج الرحمة یا محمد انک الوحدۃ الی ربی فی حاجتی ہل ذیہ یشغلی لی اللہم فشفعه فی۔  
(طبرانی شریف ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر مذب القلوب فارسی ص ۲۱۹، ص ۲۲۰ مطبوعہ لکھنؤ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والصلوٰۃ نے فرمایا۔

یا قی علی الناس من مات فی غزوہ فقام من الناس فیعزلون کل فیکم من صاعب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعزلون نعہ فیکم من یاقی

لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی۔ تو لوگ کہیں گے کہ تم میں کوئی ایسا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہو۔ تو کہیں گے کہ ہاں پھر اس کی برکت سے فتح دی جاوے گی۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ تو لوگوں کی ایک



عَلَى النَّاسِ نَمَانٌ فَيَخْزُوا فَمَا  
فِيكُمْ مِّنْ صَاحِبٍ مُّتَعَابٍ  
رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ  
لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ  
نَمَانٌ فَيَخْزُوا فَبِمَا مِّنَ  
النَّاسِ يُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مِّنْ  
صَاحِبٍ مُّتَعَابٍ رَّسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ

علامہ صاوی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ

قَالَ أَنْبِيََاءُ  
وَسَائِلُ لَا مِسِيحٌ فِي كُلِّ  
شَعْبٍ وَفَاسِطَتُهُمْ مَّوَدُّ  
اللَّهُ .  
(تفسیر صاوی ص ۱۸۱)

فَهُوَ أَوْاسِطَةُ كُلِّ وَاسِطَةٍ  
حَتَّى آدَمَ .

(تفسیر صاوی ص ۲۱۱)  
شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ  
الرحمۃ کا عقیدہ

توسل برے صلی اللہ علیہ وسلم  
موجب قضاۃ حاجت و سبب علاج  
مقام است۔  
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
توسل حاجت پوری ہونے کا موجب اور  
مُراد حاصل ہونے کا سبب ہے۔

شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ ہی تصنیف لطیف ہیں دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ  
توسل و استدعا بدیں حضرت منقبت  
بناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت  
حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم اکل الصلوۃ و افضلہا، جامع علانہ  
دین قولاً و فعلاً از افضل سنن و اور  
کہ مستحبات است۔

علامہ احمد دحلان مکی  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اَهْلُ السُّنَنِ -  
علامہ شریعی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ

رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص بیس مرتبہ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ  
اور سورۃ اخلاص، تیس مرتبہ چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص،

نہ علامہ شریعی علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جو بجز مقلدین و بالی حضرات کے مقتدر و اب صریح  
حسن بھوپالی کے نزدیک مستند ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب الداء والدوا میں ان کا  
تذکرہ کیا ہے۔  
(فقیر امجد محمد ضیاء القادر غفرلہ)



چالیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس طرح دعا مانگے۔

اللَّهُمَّ بِنُورِكَ وَجَلَّ بِكَ وَبِحَقِّ هَذَا الْأَسْمَاءِ الْأَعْظَمِ  
وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَلْكَ أَنْ تَقْضِي  
حَاجَتِي وَتَبْلُغَنِي سَوِيَّ تَوْعَدِ عَامَتِيَابِ هَوِيَّ

کتاب الفوائد فی الصلوات والعبادات ص ۶۹ مطبوعہ مصر

قارئین عظام! قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ وسیلہ جائز ہے نیز یہ  
بھی ثابت ہوا کہ دیوبندی و بلخی اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

## معلم کائنات صلی علیہ وسلم

دیوبندی اکابر کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اردو اُن سے  
سیکھا ہے۔  
اہلسنت و جماعت کے نزدیک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
معلم کائنات ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ يُغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(پ ۱۲ ع ۱۲)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اُس  
نے اللہ کا حکم مانا۔

اے ہمارے رب اور بھیج اُن میں ایک  
رسول انہیں میں سے کہ ان پر

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ

اطَاعَ اللَّهَ۔ (پ ۱۲ ع ۱۳)

مَنْ بَنَّا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا  
مِنْهُمْ لِيَتْلُوَ عَلَيْهِمُ آيَاتِكَ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيَهُمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ

(پ ۱۵ ع ۱۵)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى  
وَحَقِّ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى  
الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

(پ ۱۵ ع ۱۶)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلٍ مُنْذُرَةً وَمَا  
نَهَلْنَاهُمْ عَنْهُ فَاتَّقُوا

(پ ۱۶ ع ۱۷)

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُلٍ إِلَّا  
بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

(پ ۱۷ ع ۱۸)

اِس اَمِيَّة شریفیہ کے تحت علامہ سلیمان علیہ  
الرحمۃ نے تفسیر جمل میں فرمایا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر قوم سے ان کی زبان میں خطاب  
فرمایا کرتے تھے۔

(تفسیر جمل ص ۱۲۵ مطبوعہ مصر)

نیم الریاض شرح شفا میں فرمایا ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اِنَّهُ صَلَّی

اللہ علیہ

بیشک نبی پاک صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم تمام



وَسَلَّمَ لِكُلِّ جَمِيعِ النَّاسِ عَلَمَهُ  
جَمِيعِ اللُّغَاتِ  
دنیہ الہامی شرح شفا ص ۳۸

قاریین کرام! سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول بیان فرمایا ہے کہ جس قوم کی طرف رسول بھیجنے اس کی زبان بھی سکھا کر بھیجتا ہوں۔ تو میرے تسلیم کرنا پڑے گا کہ دنیا بھر میں جتنی زبانیں ہیں۔ وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا کر بھیجی ہے۔ زبانوں میں اردو بھی ایک زبان ہے۔

يَعْلَمُ الْكُتُبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ نَجِيٍّ مَسَلِّ مُبِينٍ وَ  
اٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ  
(پ ۱۱ ع ۱۱)  
اور (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) صحابہ کو بھی کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان بعد والوں کو بھی جو ابھی تک صحابہ سے واصل نہیں ہوئے۔

اس آئیہ شریفہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور صحابہ کرام کے بعد والے لوگوں کو بھی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

علامہ محمد بن احمد انصاری  
قرطبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
تفسیر قرطبی میں اسی آئیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

وَيُعَلِّمُ اٰخَرِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّ  
التَّعْلِيْمَ اِذَا تَنَاسَقَ اِلَى اَخْرِ الزَّمَانِ  
كَانَ كُلُّهُ مُسْتَدًّا اِلَى اَوَّلِيْهِ فَكَانَتْ  
هُوَ الَّذِي تَوَلَّى عَنْ قَوْمٍ مَا وَجَدَ مِنْهُمْ  
رُكْعًا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اِنَّمَا لَمْ يَكُنُوْا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کو بھی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان مومنوں کو بھی جو بعد میں آئیں گے۔ کیونکہ جب آپ کی تعلیم آخری زمانہ تک قائم رہے گی تو وہ آپ ہی کیونٹن منسوب ہوں۔ لہذا یلحقوا بہم

فِيْ نَمَائِمِهِمْ وَسَيَجِيْوْنَ بَعْدَهُمْ  
قَالَ ابْنُ عَمْرٍو سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْنٍ  
الْحَجْمُ وَقَالَ مَجَاهِدٌ هُمْ النَّاسُ  
كُلُّهُمْ يَجِيْئُ مِنْ بَعْدِ الْعَرَبِ  
الَّذِيْنَ بَعَثَ فِيْهِمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ  
زَيْدٍ وَمُقَاتِلُ ابْنِ حَيَّانٍ قَالَهُمْ  
مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ -

تفسیر قرطبی ص ۹۱ مطبوعہ بیروت

تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں۔  
علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ  
اِنَّمَا لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اِنَّمَا لَمْ يَكُنُوْا  
بَعْدَ وَسَيَلْحَقُوْنَ كَرَامِ كَسَامَةِ لَاحِقٍ  
ذَهُمُ الَّذِيْنَ بَعَا وَابْعَدَ الصَّحَابَةُ اِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ - یہ لوگ صحابہ کرام کے بعد سے یکے قیامت تک کے مسلمان ہیں۔

تفسیر روح المعانی ص ۹۲-۹۳ مطبوعہ بیروت

علامہ عبد اللہ بن احمد بن  
قرطبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
اِنَّمَا لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَذَهُمُ وَیَہ وہ لوگ ہیں جو ابھی تک  
الَّذِيْنَ بَعْدَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ صَحَابہ کرام سے لاق نہیں  
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَوْ هُمُ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ  
بَعْدِهِمْ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ - بعد انہوں گے یا وہ لوگ ہیں جو یوم قیامت تک اسلام میں  
داخل ہوں گے۔

سے مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانہ میں نہ تھے اور آپ کے بعد آئیں گے  
جب حضرت عبداللہ بن عمر اور سعید بن جبیر نے کہا کہ وہ بھی لوگ ہیں اور  
مجاہد نے کہا اس سے مراد عرب کے  
بعد وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور ابن  
زید اور مقاتل نے کہا کہ یہ لوگ ہیں  
جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد  
قیامت تک اسلام میں داخل ہوتے  
رہیں گے۔



علامہ محمد بن جریر طبری نے تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کریمہ کے تحت فرمایا ہے۔  
 علیہ الرحمۃ کا عقیدہ **وَقَالَ الْخُرُوفُ أَنَّمَا** اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ  
 عَنِّي بِذَلِكَ جَمِيعٌ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ وَاخْرَيْنَ مِنْهُمْ سَيَقِيَمُ نَكاحًا  
 كَأَنَّمَا كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - اسلام لانے والے لوگ مراد ہیں۔  
 خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔

علامہ ابن جریر علیہ الرحمۃ نے حدیث نبوی بھی درج فرمائی ہے۔

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 وَالْآخَرِينَ مِنْهُمْ كَمَا يَلْحَقُ بِهِمْ  
 قَالَ هُوَ لَا يَكُنْ مَن كَانَ يُعَدُّ لِنَبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرًا  
 الْبَقِيَّةَ عَلَى مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ  
 مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ - ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ  
 کے قول وَاخْرَيْنَ مِنْهُمْ لِمَا يَلْحَقُوا  
 بِهِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے وہ قیامت تک  
 کے لوگ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد ایمان لائے خواہ عربی یا عجمی۔

تفسیر ابن جریر ص ۸۲ مطبوعہ مصر

علامہ عبد الوہاب شمرانی قدس سرہ نورانی کا عقیدہ  
 غوث صدیقی محقق اسلام علی الاطلاق بالاتفاق  
 علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیخ ابن عربی  
 علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ

لَيْسَ أَحَدٌ يُنَالُ مُخْلِصًا فِي الدُّنْيَا  
 إِلَّا وَهُوَ مِنْ بَاطِنِيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَا الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْأَوْلِيَاءِ الْمُفْتَخَرَةِ عَلَى  
 لَيْسَ أَحَدٌ خَرُوفٌ عَنْهُ - دُنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ مگر وہ  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 مستفید ہے۔ خواہ انبیاء کرام ہوں۔  
 اور اولیاء خواہ پچھلی شریعتوں کے ہوں یا  
 اس شریعت کے۔

علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ کے متعلق دیوبندی حضرات کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ انہوں  
 نے حالت بیداری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری شریف پڑھی ہے (یعنی اباری صحیح ۲)

علامہ شمرانی علیہ الرحمۃ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔  
 أَمَّا الْقَطِيبُ الْوَاحِدُ الْمُسْتَدَلُّ  
 الْجَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ وَالسَّلَاسِلِ وَالْأَقْطَابِ  
 مِنْ حِينَ الْخَلْقِ إِلَى الْيَوْمِ  
 الْبَقِيَّةَ فَهُوَ رُوحٌ مُجْتَمِعٌ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بہر حال قطب واحد اور تمام انبیاء  
 اور سرسین اور تمام اقطاب کا ابتداء  
 انسانیت سے یکہ قیامت تک مذکور  
 روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قرآن مجید اور مستند تفاسیر کے مستند کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں معلوم  
 ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معلم کائنات ہیں اور تمام زبانیں  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو سکھائی ہیں۔  
 لہذا ثابت ہوا کہ دیوبندی اور اہلحدیث اہلسنت وجماعت نہیں ہیں۔

## حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم سکھایا

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اردو دیوبندی علماء  
 نے سکھایا ہے۔ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی پاک صاحب ولولہ صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا - اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور  
 تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اس کو بار بار پڑھیں تو کون مسلمان یہ عقیدہ رکھے گا کہ  
 حضور علیہ السلام کو فلاں چیز کا علم نہ تھا۔ اور فلاں زبان کا علم نہ تھا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے۔  
 وَمَا آخِرُ سَلَامُنَا مِنْ تَرْسُولِ الْإِسْلَامِ - اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی



قَدِّمَهُ لِيَتَّبِعُنَا لَكُمْ (پ ۱۳ ع ۱۳) زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتاتے۔  
اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ جس قوم کی طرف ہم رسول بھیجیں تو وہ رسول اُس قوم کی زبان جانتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کن کن کی طرف رسول بن کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ (پ ۱۰ ع ۱۰) تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف  
اِس آیت کریمہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا بھر کے انسانوں کے لئے رسول بن کر آنا واضح ہے۔ اور ان لوگوں میں اُردو بولنے والے بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے سورۃ الفرقان کی پہلی آیت کریمہ میں فرمایا ہے۔  
مَنْ يَرْكَبِ الْكَافِرَ لَا يَكُنْ لَهُ جِزَاءٌ عِنْدَ اللَّهِ شَيْءٌ سَاءَ مَا يَحْكُمُ الْقَاسِرُ (پ ۱۸ ع ۱۸) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتار قرآن  
عَلَى عَبْدٍ لَّيْسَ كُنَّ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا۔ اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈرسانے  
والا ہے۔

اس میں اللہ کریم نے اپنے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے  
جہاں کو ڈرانے والا فرمایا ہے۔ اور جہاں میں اُردو بولنے والے بھی ہیں۔  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے  
جہاں کے لئے۔

ان سب آیات طہیات سے واضح ہے کہ سرورِ عالم نور مجسم۔ شفیع معظم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سارے جہانوں کے لئے رسول بن کر آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اصول  
ہے کہ جس کی طرف رسول بنا کر بھیجیں وہ رسول اُس کی زبان کو جانتا ہے۔

لہذا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اُردو ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی تمام  
زبانوں کو جانتے ہیں۔ اور جو کہے کہ اُردو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے سیکھا ہے۔ یہ  
صریح گستاخی۔ بے ادبی اور ترآن کریم کی آیات کا انکار ہے جو کفر ہے۔ (الامیاد باشہ)

آیات طہیات کے بعد اب ایک دو حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کا عقیدہ صحابی رسول حضرت ابو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں۔

فَأَخْبَرَنَا يَمَانُكَانَ وَبِصَالُكَانَ (صحیح مسلم شریف ص ۲۳۲)  
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو جو کچھ  
بھی پیشہ ہو چکا تھا۔ اور جو کچھ آئندہ ہونے والا  
تھا تمام بیان فرمادیا۔

وَعَلَيْتُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (پس جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے  
مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵ ج ۲ میں اُسکو جان گیا ہوں۔  
مرآۃ شریف ص ۲۰۲ ج ۲ اشعۃ السموات غاری ص ۳۴۳ ج ۱)

مفسر قرآن علامہ علی بن محمد حازن نے اپنی تفسیر منیر میں سرور کائنات مفعول موجود  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ باعث تخلیق کائنات منبع کلمات احمد مجتہد

محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد نقل فرمایا ہے۔  
مَا بَالُ أَقْوَامٍ طَعَنُوا فِيَّ عَلَيَّ لَكَ تَكْوِيٌّ کیا حال ہے۔ ان قعوں کا جنہوں نے  
عَنْ شَيْءٍ فِي مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ میرے علم میں طعن کیا ہے۔ جو تمہارا دل  
الْأَنْبَاءُ تَكْوِيٌّ۔ چاہے میرے اور قیامت کے درمیان  
سوال کرو تو میں نہیں خبر دوں گا۔

(تفسیر حازن ص ۳۹۲ مطبوعہ مصر)  
آیات قرآنی اور احادیث شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی و بابی  
اہلسنت و جماعت نہیں۔







حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ  
سرکاری علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا  
معجزہ مشہور ہے۔ کہ آپ مردوں کو زندہ  
کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَأُبْرِى الْأَكْمَه وَالْأَبْرَصَ  
وَأُحْيِ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ. پ  
اور میں شفا دیتا ہوں اور مادر زاد اندھے  
اور سفید داغ والے کو اور میں مردے  
جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

(پ ۳ ع ۱)  
اس آیت شریفہ سے واضح ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور تفاسیر  
میں ہے کہ آپ مردہ کو فرماتے تھے قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ اللہ کے حکم سے اٹھ۔  
قُمْ امر کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی اٹھ اہو۔ اٹھ۔ تو جب مردہ کو قُمْ فرماتے  
تھے تو وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پہلے مردہ کا قُمْ سننا نا سمجھ ہے پھر  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ کا ظہور۔ اگر مردہ نہیں سننا تو آپ قُمْ نہ فرماتے  
قُمْ فرمانا دلیل ہے کہ مردہ سننا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم  
کے عظیم المرتبت صحابی حضرت انس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِه  
بیشک جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا  
ہے اور اس کے دوست اس سے جب  
لوٹتے ہیں۔ تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز  
سنتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۳، صحیح بخاری شریف ص ۱۱، صحیح مسلم شریف ص ۱۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرتے تو فرماتے۔  
اَسْلَمُوا عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو۔

لَعَنَ اللَّهُ لَنَا وَلَکُمْ وَأَنْتُمْ  
سَلَمْنَا وَنَحْنُ بِالْأَشْرِ۔  
(جامع ترمذی ص ۱۰۸، شرح الصدور فی احوال المونی والقبور ص ۱۰۸، کتاب الروح ص ۱۰۸)

ہذا الحیات ص  
ناظرین کرام!۔ یَا أَهْلَ الْقُبُورِ سے عیاں ہے کہ قبروں والے مردے  
سنتے ہیں۔ بلکہ دیوبندی۔ غیر مقلدین۔ اہل حدیث۔ تبلیغی جماعت اور مودودی حضرات  
کے متفقہ مجدد ابن قیم نے بھی اس حقیقت واضح الفاظ میں پیش کیا ہے چنانچہ لکھا ہے  
ابن قیم کا اقرار  
وَيُخَاطَبُ وَيُعْقَلُ مُرَدُّهُ لَوْ كَانَتْ  
موجود کی پکار اور کلام کو سنتے ہیں مخاطب ہوتے ہیں اور شعور رکھتے ہیں۔

ابن قیم نے ہی لکھا ہے کہ  
هَٰذَا السَّلَامُ عَلَیْ مَنْ لَا يَسْمَعُ  
وَلَا يَشْعُرُ وَلَا يَعْلَمُ بِالْمَسْلُومِ  
جو سلام نہ سن سکے اور نہ سمجھ سکے اس  
مسلمان کو سلام کرنا محال ہے۔  
(کتاب الروح ص ۱۰۸، مطبوعہ مصر)

قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث  
اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

ختم شریف غوثیہ کا ہوا  
قرآن و حدیث اور دیوبندی اور وہابی اکابر کے  
کتب کے حوالہ جات سے ختم غوثیہ کا حوالہ  
پیش کیا ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر صاحب عقل و دانش ختم غوثیہ کو  
کبھی بھی شرک نہ کہے گا۔ یہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی تصنیف ہے۔



نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا !

دیوبندی حضرات نماز کے بعد ذکر کرنے کو بڑی شد و مد سے روکتے ہیں اور ذکر کرنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اہل سنت و جماعت نماز کے بعد ذکر کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ کیونکہ سرکارِ دو عالم، خیرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نماز کے بعد بلند آواز سے کیا کرتے تھے اور ان کے ذکر پاک کی آواز دور دور تک جاتی تھی جیسا کہ احادیث مبارکہ سے واضح ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اِنَّ  
 حَيْثُ يَصْرَفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ نَزَلَ بَعْدَ بَلَدٍ آوَاذَ مِنْ ذِكْرِ كَرَامَتِي يَا كَرِيْمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 کے زمانہ مبارک میں تھا۔ (صحیح بخاری شریف ج ۱۱، صحیح مسلم شریف ج ۱۱)

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى جَوَازِ الْجَهْرِ بِالذِّكْرِ  
عَقِبَ الصَّلَاةِ - (فتح الباری ص ۳۲۵)

علاء الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ

اسْتَدِلَّ بِهِ بَعْضُ السَّلَفِ عَلَى أَهْلِ بَابِ  
رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَالذِّكْرِ  
عَقِيبَ الْمَكْتُوبَةِ۔

اس حدیث شریف سے بعض اسلاف نے  
فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے  
تھے۔ (عمدة القاری ص ۱۶ ج ۶)

دیوبندی مکتب فکر کے عظیم رہنما ہیں۔ وہ اپنے فتاویٰ میں اس حدیث شریف کو درج کرنے کے

اعدد قسطنطنیہ کے

ان سے مشرود عیت بھر واضح دلائل سے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۴۳-۴۴ ج ۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔  
 كُنْتُ اَعْلَمُ رَاٰذَا اَنْصَرَ فَوَا يَذَّالِكَ جب نمازی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو  
 اِذَا سَمِعْتُهُ۔ (یعنی بخاری شریف ص ۱۶۶، مسند شریف ص ۱۶۶) میں اس فکر پاک کو اپنے کانوں سے سنا تھا۔  
 اس حدیث شریف کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر  
 ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء میں بھی درج کیا ہے۔

سید المفسرین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد ذکر کرنا امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ اور میں اُس کی آواز اپنے کانوں سے سنا تھا۔ مگر آج دیوبندی کہتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ یہ بدعت ہے یہ بدعت ہے۔ معلوم ہوا کہ ان کا مسک قرآن و سنت کے مطابق نہیں۔ ان کا مسک اپنی خواہشات اور خود ساختہ فتوؤں کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مذہب اور مسک سے محفوظ رکھے آمین۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دوسری روایت پیش کی جاتی ہے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ کتنی ہندو اواز سے ڈر گیا جاتا ہے۔ وہ روایت یہ ہے سرکار ابن عباس فرماتے ہیں۔

میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کی نماز کے پورے ہو جانے کو تکبیر کی آواز سے پہچان جاتا تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ | اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

گفتہ اند کہ مراد تکبیر ایجا ذکر است چنان کہ  
در صحیحین از ابن عباس آمدہ است کہ رفع صوت  
بذکر وقت انصراف مردم از نماز فرض در حران  
علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف  
میں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے۔ جیسا کہ  
صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت ابن عباس







بڑے اہتمام کے ساتھ ان روایات کو درج فرمایا۔ اگر ناذ کے بعد ذکر کرنا بدعت ہو تو اتنے اہل محدثین کرام کبھی بھی اتنے اہتمام کے ساتھ یہ باب نہ باندھتے اور روایات درج نہ فرماتے۔ نامعلوم دیوبندی حضرات کی عقل پر کونسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ نہ ہی ان پر محدثین کا یہ باب باندھنا احادیث سن کر ناثر کرتا ہے۔ نہ ہی سید المفسرین عبد اللہ بن عباس اور عظیم المرتبت صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادتیں اور گواہیاں ان پر اثر کرتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مبارک طریقہ بریلویوں کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ سرور کائنات ہفتر موجودات باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیمات کا مسنون اور محبوب طریقہ ہے۔

علامہ سید احمد طحاوی حنفی علیہ الرحمۃ کا فرمان  
 نے فتاویٰ بزازیہ کے حوالہ سے  
 فرمایا ہے کہ مساجد میں ذکر جہر کو روکنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔  
 قَالَ فِي الْفَتَاوَى لَا يُنْتَهَى مِنَ الْجَهْرِ  
 بِالذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ اخْتِارًا  
 عَنِ الدُّخُولِ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَالَى  
 وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ  
 اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ  
 فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ مساجد میں  
 ذکر بالجہر سے نہ روکا جائے تاکہ قرآن پاک  
 کی آیہ شریفہ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ  
 مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ  
 کے تحت داخل ہونا لازم نہ آئے  
 (مخطوطی شریف ص ۱۹)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ  
 ہیں کہ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ سَلَفًا وَخَلْفًا  
 عَلَى اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى جَمَاعَةً  
 فِي الْمَسَاجِدِ وَغَيْرِهَا۔  
 رد المحتار شرح در مختار میں ذکر جہر پر متقدمین  
 اور متاخرین کا اجماع ان الفاظ میں نقل فرماتے  
 علماء متقدمین اور متاخرین نے جماعت  
 کے ساتھ بلند آواز سے ذکر کرنے کو مستحب  
 قرار دینے پر اجماع فرمایا ہے۔ ذکر مساجد  
 میں ہو یا اس کے علاوہ کہیں ہو۔  
 (شامی شریف مج ۱۱ مطبوعہ مصر طحاوی شریف ص ۱۹)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
 جو کہ دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے  
 نزدیک حجۃ اللہ علی العالمین اور وارث الانبیاء  
 والمرسلین ہیں۔ نے بھی ذکر جہر سے انکار کرنا جہالت قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ  
 دیگر حقیقت ذکر جہر دہتی آنست کہ انکار  
 حق یہ ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنے کا  
 آن سفاہت واضح است در تلاوت  
 انکار کرنا جہالت ہے۔ کیونکہ تلاوت قرآن  
 قرآن جہر صریح است۔  
 مجید میں صریح جہر ہے۔

(فتاویٰ عزیزی فارسی ص ۱ ج ۱ مطبوعہ ممبائی)

شیخ المحدثین عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
 میں واضح الفاظ میں تحریر فرماتے  
 ہیں کہ

بدائع جہر بذكر مطلقا بعد از نماز مشروع  
 است وارد شدہ است دروے  
 جان لو کہ بلند آواز سے نماز کے بعد ذکر کرنا  
 مشروع ہے۔ اس بارے میں احادیث  
 احادیث۔  
 شریفہ موجود ہیں۔

(اشعة اللمعات فارسی ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ کلکتہ)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
 تحریر فرماتے ہیں کہ  
 أَقْرَبُ الصَّوْفِيَّةِ الَّتِي يَقْرَوْنَهَا  
 بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى حَسَبِ  
 عَادَاتِهِمْ فِي سُكُوتِهِمْ لَهَا  
 جو کہ حرم مکہ میں مفتی اور امام تھے۔  
 صوفیاء عظام جو نمازوں کے بعد اپنے سواک  
 کے مطابق ذکر بالجہر کرتے ہیں۔ اس کی  
 مضبوط اصل موجود ہے۔

أَصْلٌ أَصِيلٌ۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۱۱ مطبوعہ مصر)

ناظرین حضرات! مندرجہ روایات اور احادیث صحیحہ سے اب کسی کو کوئی شک و شبہ  
 نہیں رہتا کہ دیوبندی اہل اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت دہی لوگ  
 لہ تاریخ اہلحدیث ص۔ معتقد مولوی ابراہیم صاحب میرسیاکوٹی۔



ہیں جو نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرتے ہیں۔ آپ تحریر کریں اور مشاہدہ کریں۔ وہ مساجد صرف اور صرف ان ہی اہل سنت و جماعت کی ہی ہوں گی جن کو آج کل بریلوی کہا جاتا ہے۔ پس یہ حقیقت آشکارا ہو گئی اور جوتی بھی دلائل سے کہ دیوبندی اہل سنت نہیں ہیں۔

عذاب و عتاب و حساب و کتاب !

آبد اہل سنت پر لاکھوں سلام !

دیوبندی کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ تمہارے اس عقیدہ پر پنجابی کی یہ مثال صحیح چسپاں ہوتی ہے۔ من عرائی جھال ڈھیر۔

نماز میں خلل کا دیوبندیوں اور دہائیوں کو احساس ہو گیا مگر اس رسول معظم، ذیہ تجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو نمازیوں کی نماز میں خلل ہونے کا احساس نہ ہوا جس کا ارشاد ہے۔

صَلُّوا كَمَا دَأَيْتُمُوْنَ فِيْ اَصْلَتِيْ۔

کسی صحابی نے یہ اعتراض نہیں کیا یا رسول اللہ آپ کے بل کر بلند آواز سے ذکر کرنے سے ہماری نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ہماری باقی رکعت میں حضور و خشوع نہیں رہتا۔ قطعاً کسی صحابی نے ایسا نہیں کہا۔ دنیا بھر کے دیوبندی وہابی ایسی ایک ضعیف روایت پیش نہیں کر سکتے۔

**ایام تشریق کی تکبیرات** | ایام تشریق کی تکبیرات ذوالحجہ کے ماہ مبارک میں ۹ ذوالحجہ کی عصر سے ۱۳ ذوالحجہ کی فجر تک ہر فرض نماز کے بعد ہر مسجد میں خواہ وہ دیوبندی وہابیوں کی ہو یا اہل سنت و جماعت بریلوی حضرات کی ہو۔ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہیں۔ امام اور مقتدی بھی بل کر بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ اس وقت بھی تو کئی حضرات کی رکعتیں رو گئی ہوتی ہیں۔ اور وہ رکعتیں ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت دیوبندیوں وہابیوں کو خلل کا خیال نہیں ہوتا۔

تکبیرات پڑھنا واجب ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا اگر منع

ہوتا، اس میں کوئی قباحت ہوتی اور اس سے نماز میں اگر خلل واقع ہوتا۔ تو کبھی بھی رحمت کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات ایام تشریق کی تکبیرات پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ اور فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر نہ کرتے۔ معلوم یہ ہوا کہ دیوبندیوں وہابیوں کا یہ کہنا کہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ پیارے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات و ابرکات کے عمل مبارک کی صریح بغاوت ہے۔ اور اس عمل مبارک کو نابیندگی سے دیکھنا ہے۔ جو کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دشمن رسول کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے۔

اسے تجھ کو کھاتے تپ سقر تیرے دل میں کس سے بخا رہے۔

دیوبندی وہابی سچا رول کو صرف اعتراضات کی ہی سوجھتی ہے۔ ان بے پیاروں کی شرعی مسائل کو سمجھنے کی کبھی نہیں سوجھی۔ خود مسائل شرعیہ کا علم نہیں۔ بس اعتراضات پر ہی کرنا بیٹھتا ہے۔ ایک غریب مثل ہے۔ ناچ نہ جانے آگن ٹیڑھا۔

خود نماز پڑھنے کا طریقہ نہیں جانتا۔ بس اعتراض کر دیتے ہیں کہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ نماز میں طریقہ سے پڑھیں تو نماز میں خلل بھی واقع نہ ہو۔

## ذخائر العقبیٰ فی احوال المودۃ فی القرنی

علامہ محبت طبری علیہ الرحمۃ کی نایاب تصنیف ہے  
جس میں اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کے فضائل و کمالات  
درج کیں۔ ترجمہ پروفیسر دوست محمد شاکر نے کیا ہے



## دُعا بعد از نماز جنازہ

اگر نماز جنازہ پڑھ کر دُعا مانگے تو یہ دُعا مانگنا جائز ہے۔

دیوبندی و بابی حضرات نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو بدعت کہتے ہیں اہل سنت و جماعت کے نزدیک نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا جائز ہے۔ رحمت للعالمین، ایس الفریضین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اِذَا حَضَرْتُمْ مَعَ الْيَتِيمِ فَاصْلَحُوا لَهُ الدُّعَاءَ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲) اور دُعا مانگنا جائز ہے۔ نماز جنازہ بالاتفاق فرض کفایہ ہے۔ اور فرض کفایہ ہے۔ اور فرض نمازوں کے بعد دُعا مانگنے کا حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا غزوۂ موتی

خبر نبی غیب دان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر صحابہ کو سنائی نیز حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر بھی دی۔ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس اُن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم وَاَتَمَّ وَدَعَانَهُ وَقَالَ اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ سَلِّ عَلَى رُوحِهِ وَاَتَمَّ دُعَا فَرَمَانی۔ نیز لوگوں سے فرمایا کہ تم بھی اُن کے لیے دُعا مانگتے ہو حضرت کرو۔

امام شمس جو دیوبندی و بابیوں کے نزدیک بھی شمس الامنیہ میں نے اپنی مشہور آفاق تصنیف معیض مبسوط میں ایک روایت درج فرمائی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ پر نماز جنازہ کے بعد بیچے تو انہوں نے نماز کو ارشاد فرمایا اِنْ تَسْبِقُوْنِیْ بِالصَّلَاةِ عَلَیْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالْدُّعَاءِ۔ اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے۔ تو میں تم مجھ سے آگے نہ بڑھوں۔

امام شمس الامنی شمس علیہ الرحمۃ نے مبسوط میں باب غسل المیت میں سیدنا عبد اللہ بن عمر اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت کیا ہے۔

فقہ ربیع کرام: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و صحابی رسول ہیں جن کے بارے میں اسماء الرجال کی کتب میں یہ درج ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کے بہت زیادہ پابند اور شیعہ تھے۔ اگر نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہوتا تو کبھی بھی یہ دُعا مانگنا سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں جو ہر طبقہ کے نزدیک سید المرسلین ہیں بھی دُعا مانگنے کے قائل ہیں۔ اگر بدعت ہوتا تو یہ قرآن پاک کے سمجھنے والوں کا امام سید المرسلین کبھی جنازہ کے بعد دُعا مانگتے۔

مندرجہ روایات سے خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت ہے۔

لہذا نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو بدعت قرار دینے والے دیوبندی و بابی حضرات کا اہل سنت و جماعت کہلانا عوام کو دھوکا دینا ہے۔ بلکہ اصل اہل سنت و جماعت وہی حضرات ہیں جو نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کے قائل ہیں اور وہ حضرات آپ کو وہی نظر آئیں گے جن کو آج کل اہل سنت و جماعت بریلوی کہتا ہے۔

دیوبندی و بابی کہتے ہیں کہ نماز جنازہ کے بعد ہم دُعا اس لیے نہیں مانگتے کہ نماز جنازہ بھی دُعا ہی ہے۔ اہل سنت و جماعت حضرات کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں کوئی اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اُس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اگر ایک دُعا کو دوسری مرتبہ تم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تو تم گنہگار ہو جاؤ گے۔ یا تمہاری ہی قبول کی ہوئی دُعا کو بھی رو کر دیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا فرمان کوئی نہیں تو تم اپنی طرف سے شرعیات مانگ کر پابند کرنے والے کون ہو؟ اپنی طرف سے پابندی تھا کہ تم دیوبندیو، و بابیو خود بخود اپنے اُلجھاتے پاؤں یا رکاز لغو و راز میں لو آپ اپنے دام میں مصیاد آگیا



اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تو ایسا کوئی فرمان نہیں ہاں مگر اہل سنت و جماعت کے ملک کی تائید فرمان ریز دی اور ارشاد مصطفویٰ سے ضروری ہوتی ہے۔ وہ فرمان حق تعالیٰ یہ ہے۔  
 وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْ عَزَوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو  
 اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْكُرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ میری عبادت  
 سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِيْنَ سے اُونچے کچھتے ہیں جن قریب جسم میں مائیں  
 (پہلے ۱۱) گئے ذیل ہو کر۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومنوں کو بالخصوص دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور خصوصیت سے اُن کو دعا کو قبول کرنے کا مشرکہ سنایا ہے۔ اور جو شکریہ ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کی پروا نہیں کرتے ان کو جہنم میں داخل کرنے کا اعلان فرمایا۔  
 آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب نماز جنازہ ہو جائے تو اکثر حضرات ہاتھ اٹھا کر رب کریم کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں۔ اور کچھ لوگ یوں ہی اُکڑے کھڑے رہتے ہیں۔ جس طرح کوئی منکبر ہوتا ہے۔ آیت کریمہ کو پڑھ کر اب خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ دعا کے وقت ایسے اُکڑے رہنا اور نیاز مندی سے دعا مانگنے کا انجام کیا ہے؟

وَ اِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے  
 قَرِيْبٌ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول  
 دَعَا فَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اَلَا يَدْعُوْنَ اِلَيَّ وَ اَلَيْسَ مِنِّيْ کُتَابًا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے  
 فَاِنِّيْ لَعَلَّكُمْ يَرْسُدُوْنَ (پہلے ۱۲) تو انہیں پابھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان  
 لائیں کہ میں راہ پائیں۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی کرم نوازی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی وہ میری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں ان کی دعا کو قبول کر دوں گا۔ اس آیت شریفہ میں کوئی قید نہیں کہ اگر ایک دفعہ دعا مانگنے کے بعد دوسری دفعہ دعا مانگی تو ناراض ہوگا۔ اور ازراہی کی وجہ سے قبول کی ہوئی دعا کو رد کر دوں گا بلکہ فرمایا جب بھی دعا مانگو گے قبول کر دوں گا۔  
 یہ تادمہ کی بات ہے کہ جس کسی سے محبت ہوتی ہے۔ اُس کے لیے بار بار دعا ہوتی ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ دیوبندی دہلیوں کو مردوں سے دشمنی بھی ہوگی کہ دعا مانگنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اور مانگنے والوں پر اعتراض اور فتوے چپاں کرتے ہیں۔ یہاں یہ بتالیا کہ نماز جنازہ بھی دعا ہے۔ اس لیے اب بعد میں دعا مانگنا بدعت ہے۔

دیوبندی دہلیوں کی یہ بھی دلیل بالکل ناپختہ ہے۔ کیونکہ ان علم سے کوروں کو یہ معلوم نہیں کہ چنگا نہ نماز جو پڑھی جاتی ہے۔ اُس کے بعد دعا سب مانگتے ہیں۔ کیا وہ نماز دعا نہیں ہے۔  
 (۱) نماز جنازہ میں سب سے پہلے سُبْحَانَكَ اللّٰهُ پڑھا جاتا ہے۔  
 چنگا نہ نماز میں سب سے پہلے سُبْحَانَكَ اللّٰهُ پڑھا جاتا ہے۔

(۲) نماز جنازہ میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔  
 چنگا نہ نماز میں بھی درود شریف پڑھا جاتا ہے۔  
 (۳) نماز جنازہ میں مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔  
 چنگا نہ نماز میں بھی دُئْنَا اَعِزَّنِيْ وَلَوْ اِلَدْحٰی وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ دعا مغفرت کی جاتی ہے۔

(۴) نماز جنازہ میں آخر میں سلام پھیر کر اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کما جاتا ہے۔  
 چنگا نہ نماز میں بھی سلام پھیر کر اَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کما جاتا ہے۔  
 قارئین کرام! اس تقابل کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوا کہ چنگا نہ نماز میں وہ چیزیں بھی آجاتی ہیں جو کہ نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ دیوبندی دہلی چنگا نہ نماز کے بعد دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَسْلَامٌ وَمِنْكَ اِسْلَامُ بَنَّا رَكْتَ رَبَّنَا وَ لَعَلَّيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ مانگتے ہیں۔

اور جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دیتے ہیں۔  
 پس معلوم ہوا کہ یہ پابندی ان کی اپنی طرف سے عاید کر دہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ پس شرع شریف میں اپنی طرف سے پابندی عاید کر کے خود دیوبندی دہلی بدعتی ہو گئے۔ اور اہل سنت و جماعت سے غدار ہو گئے۔



## قرآن پاک کی آیت کی تفسیر

**تفسیر ابن جریر** | آیت محمدیہ کے مفسرین میں سے مستند مفسر امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ قرآن پاک کی آیت **فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ** وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ **فَاِذَا فَرَغْتَ** **فَالنَّصْبُ** يَقُولُ فِي الدُّعَاءِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو کھڑے رہو یہ قیام اور کھڑا رہنا دُعا کے واسطے ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ **فَاِذَا فَرَغْتَ** مَتَا فَوَضَّ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب تو اُس نماز ہو جاتے جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر فرض کی ہے تو اللہ تعالیٰ سے سوال دُعا،

عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَسُئِلَ اللّٰهُ **وَاَرْغَبْ** **اِلَيْهِ وَالنَّصْبُ لَهُ**۔

تفسیر ابن جریر ج ۱۳ ص ۳۴ مطبوعہ مصر، کراؤ اُس کی طرف رغبت، کراؤ اُس کے لیے کھڑا رہ۔

لے دو بندوں کے شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس وجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال و ثوق اور وسعت علم کے متعلق ہیں۔ انکی تفسیر کو احسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن عربیہ کا قول ہے کہ دنیا میں

کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا۔ دسیرت النبی ص ۲۱۰ ج ۱ حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری کو اسلام کے معتد اور مستند امام میں شمار کیا ہے (میزان الاعتدال) عین مقلدین و بابائوں کا ترجمان لکھتا ہے کہ

ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مؤرخ ہیں (الاعتماد لاہور ص ۲۰) فردری شمس الزاب صدیق حسن جو ہاوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر حلا بین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے (لغات الفصیحہ ص ۱۱)

عین مقلدین کے امام عبد الستار دہلوی رقمطراز ہیں کہ طبقہ اربعہ کے مشاہیر میں سے علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری ترقی

۳۱۰ء میں۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ان کی کتاب اہل دین و علم تفاسیر میں سے ہے۔ اس لیے

کہ یہ توجیہ احوال و تزییح بعض احوال و بعض اعراب و استنباط جیسے امور سے اکثر مترنم کرتے ہیں۔ بایں وجہ دیگر

کتب پر فائز ہے۔ اسی طرح امام فردری نے بھی تفسیر میں فرمایا ہے (مقدمہ تفسیر ستاری ص ۱)

سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر کے بعد حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ **فَاِذَا فَرَغْتَ** قَالَ **اِذَا** حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو فارغ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ

قُمْتَ **اِلَى الصَّلَاةِ** فَالنَّصْبُ فِي حَاجَتِكَ نے فرمایا کہ جب تو کھڑا ہو نماز کی طرف تو

اِلَى رَبِّكَ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۱۳) اپنی حاجت میں اپنے رب کی طرف کھڑا رہ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کے بعد حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر پیش کی جاتی ہے۔

عین مقلدین و بابائوں کے امام عبد الستار دہلوی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

عبارة تفسیر زیادہ وقت اور اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی شخصیت کو اُمت کا بڑا زبردست

اور تجربہ عالم اور تفسیر میں ماہر ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر و معانی کی واقفیت و مہارت کے متعلق نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے آپ ہی کے حق میں دُعا کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث دونوں کی سمجھ و عارفانہ عقلی و دستِ علمی کی وجہ سے ان کا لقب بزرگ و بزرگوار ایک ہزار چھ سو ساٹھ حدیثیں

ان سے مروی ہیں۔ یحییٰ بن علی بن عبد الوہاب نے کہا کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ سعد نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے بڑھ کر دامنِ فہم بقصد ذی علم و وسیع علم کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کو

نبوی کی برکت سے آپ کا لقب جبرائلت اور ترجمان القرآن مشہور ہے۔ اصول تفسیر کا یہ مسئلہ مسلم ہے کہ جس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہوں مفسرین متاخرین میں اذ شالاً اذ ابابہوں تو اُس وقت بلند

اقوال پر تفسیر صحابہ کو توفیق و تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن مجید کے سب سے زیادہ عالم و ماہر تھے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و حکمت اور تزیکیہ و تقدیس

کی نعمتوں سے براہ راست مستفید تھے۔ احکام و معاملات و فیروہ و بیات میں آپ ہی کے قول و فعل کو حجت مانتے تھے۔ چنانچہ ان کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول زیادہ راجح ہے۔

تفسیر ستاری ص ۱۳



عَنْ فَتَادَةَ قَوْلُهُ فَإِذَا افْرَغْتَ فَانْصَبْ  
وَالْحِزْبُ فَإِنْ غَبَّ قَالَ أَمْرُهُ إِذَا  
فَرَّغَ مِنْ صَلَوةِ أَنْ يَبْلُغَ فِي دُعَاةِ  
(تفسير ابن جریر ج ۳، مطبوع مصر)  
ہے کہ جب نادرغ ہو اپنی نماز سے تو اپنی  
دُعائیں پہنچ۔

اہل علم حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تفسیر کے معاملہ میں سید الفسیرین عبد اللہ بن عباس  
حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام بہت بلند ہے۔ ان تفسیر کو کوئی اہل  
علم ٹھکرانہیں سکتا۔ یہ سبھی مفسرین تو فنا نصبت سے مراد نماز کے بعد دُعائے مانگنے کا حکم ارشاد  
فرمائیں۔ مگر دیوبندی ایسے۔۔۔ ہیں کہ وہ اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

امام خازن اور امام لغوی علیہما الرحمۃ  
فَإِذَا افْرَغْتَ فَانْصَبْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَقَتَادَةُ وَالضَّحَّاكُ وَمُقَاتِلٌ وَابْنُ كَثِيرٍ  
إِلَى وَتَبَّكَ فِي الدُّعَاءِ وَأَنْغَبَ إِلَيْهِ فِي الْمَسْأَلَةِ يُعْطِيكَ تَفْسِيرَ خَازَنٍ وَتَفْسِيرَ  
الْمُتَزِيلِ (ج ۴) ابن عباس، قتادہ، ضحاک، مقاتل اور کثیر علیہم الرضوان نے کہا ہے کہ جب تو  
فرض نماز سے نادرغ ہو جائے تو سب کریم کی طرف دُعائیں کھڑا رہ اور سوال کرنے میں اس کی  
طرف رغبت کرو وہ تجھے عطا کرے گا۔

• ناظرین کرام! مندرجہ بالا قرآنی آیات غیبات اور مستند مفسرین کی تشریحات اور احوال و  
رحمت کائنات سے بالکل واضح ہو گیا کہ نماز کے بعد دُعائے مانگنے کا حکم حکم ربی ہے۔ نماز کے بعد دُعائے  
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، ائمہ عظام، تبع تابعین،  
مفت صاحبین علیہم الرضوان نے مانگی ہے۔

ہاتھ اٹھا کر دُعائے مانگنا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے سوال  
کرو تو تسبیح یاں پھیلا کر دُعا کرو۔ بعد ازیں ہاتھ یوں نہ چھوڑ دو بلکہ اپنے چہرہ پر پھر لو ایک

روایت میں ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت کرتا ہے۔ (قیام میل ہمزئی ص ۲۴)  
مولانا شمس اللہ امرتسری صاحب دہلی نے بھی لکھا ہے کہ حدیث مشریف میں آیا ہے۔  
کہ خدا فرماتا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ میں دُعائے وقت بندے کے کھلے ہاتھوں کو خالی واپس  
کر دوں۔ (البحریت امرتسری ص ۱۶، جولائی ۱۹۱۵ء)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نماز جنازہ کے بعد دُعائے مانگنا  
محدث بی بی علیہ الرحمۃ نے سنن الکبریٰ  
میں ایک روایت نقل فرمائی ہے  
جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے جنازہ کے بعد دُعائے مانگنا ثابت ہے۔  
ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ابن ابی ادنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب شجرہ میں سے تھے۔ ان کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا۔  
تو انہوں نے صاحبزادی کا نماز جنازہ پڑھایا۔

ثُمَّ أَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْ ثَلَاثِينَ  
الْتَّكْبِيرِينَ يَدْعُو ثَمَّ قَالَ كَأَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصْنَعُ فِي الْجَنَازَةِ هَكَذَا۔  
(سنن الکبریٰ ص ۴۲، مطبوعہ حیدرآباد دکن)

علامہ محمد عبد اللہ بن ابوجرہ مالکی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے بیہجۃ النفوس میں حدیث  
شریف درج فرمائی ہے۔ جس میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ کے بعد دُعائے مانگنا ثابت ہے۔  
حدیث شریف یہ ہے۔

قَدْ صَلَّى عَلَى صَبِيٍّ وَدُعَاةَ بَاقٍ  
يُعَاذِ بِهِ اللَّهُ مِنْ فَتْنَةِ الْقَبْرِ۔  
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
بچے کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے لئے

دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ رکھے۔ (بیہجۃ النفوس شرح صبیح بخاری ص ۱۲۲، مطبوعہ مصر)  
سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔  
إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ بے شک دُعائے مانگنا عبادت ہے۔



رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے۔

اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُنَحَّ الْعِبَادَةِ۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔

جب دعا عبادت اور عبادت کا مغز ہے۔ تو جو قارئین کرام ! لوگ نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں مانگتے وہ کتنی بڑی

سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ بلکہ دعا مانگنے کو حرام قرار دینے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم ہیں۔

جب کسی کا کوئی عزیز یا دوست پردیس میں جاتا ہے۔ تو اُس کے والدین عزیز و اقارب رشتہ دار اور احیاء اس کی روانگی سے قبل بھی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ مگر سے روانہ ہونے کے وقت مانگنے یا گھر پر سوار ہونے کے وقت ریلوے اسٹیشن پر یا ایئر پورٹ پر پہنچنے کے وقت ریل گاڑی یا ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے وقت اور سواری کے روانہ ہونے کے وقت اور پھر روانہ ہونے کے بعد بھی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کو اس عزیز کے واپس آنے کی امید ہوتی ہے۔ مگر دعا پر دعا مانگتے ہیں۔ مگر دیوبندی وہابیوں کی اس اٹی منطقی کی کجھ ہیراں کہ اس عزیز یا دوست یا بزرگ کے لئے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے سے کیوں منع کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا ہے۔ اور پھر ایک عظیم امتحان کا اُس کو سامنا کرنا ہوتا ہے۔ جو ایک سال۔ دو سال کے لئے جاتے۔ اس کے لئے تو قدم قدم پر دعا جاتے رہے۔ مگر جو ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا ہے۔ اور جس کو عظیم امتحان بھی دینا ہے۔ اُس کے لئے نماز جنازہ کے بعد دعا بدعت اور گناہ ہے۔

مُحَمَّدٌ مَحْفُوظٌ رَكْعَتُهُ هَرَبْلًا

محمّدؐ و ہابیت کی دبا سے ؟

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ الْمَيِّتِ فَاخْلَصُوا لَهٗ الدُّعَاءَ

جب تم میت پر نماز پڑھو تو اس کے لئے خالص دعا مانگو۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۷، ابوداؤد ص ۲۵۶، ابن ماجہ ص ۱۰۹)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نماز جنازہ کے بعد پہنچے تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔

اِنْ سَبَقْتُمْ مَوْتِيْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالْاَعْيَادِ (مبسوط مرغی ص ۶ ج ۲) سبقت لے لی ہے۔ تو دعا مانگنے میں مجھ سے سبقت نہ لیں۔

پس دیوبندی وہابی حضرات جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بدعت قرار دینے والے اپنی طرف سے ہی شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں پابندی عائد کرنے والے ہیں۔ اس لئے اہل سنت و جماعت نہیں بلکہ اہل بدعت ہیں اور نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے والے اہل سنت و جماعت ہیں۔

## نخب سے قادیان براستہ دیوبند

اس کتاب میں مولانا محمد ضیاء اللہ قادری نے مستند کتب کے حوالہ جات سے فتنہ انکار ختم نبوت اور جھوٹے مدعی نبوت لوگوں کی تاریخ بیان کرتے ہوئے محمد بن عبد الوہاب نجدی سے لیکر احمدیہ اور دیوبندی اکابر کا بھی اس میں شامل ہونا ثابت کیا ہے۔

اور وہ تاریخی دستاویز پیش کی ہیں جن کو کوئی دیوبندی وہابی جھٹلا نہیں سکتا۔ ایک معلوماتی کتاب ہے۔ بعض مقامات پر اصل حوالہ جات کی فوٹو بھی لگا دی ہے۔



## ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

دیوبندی بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا ناجائز اور شرک قرار دیتے ہیں۔ مگر اہل سنت و جماعت اس کو جائز اور مستحسن جانتے ہیں کیونکہ کتب امارت میں اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نبی اکرم، نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا نیز ان کا آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دینا مذکور ہے۔

سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عمل  
عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی علیہم الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ  
سرکار سیدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ دایرین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے  
کہ اہم الانبیاء شافع روز جزا، محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب سرکار سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو  
وہ ان کے لیے کھڑی ہو جاتیں فَاخَذَتْ بِيَدِهِ وَقَبَّلَتْهُ وَاجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔  
تو آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اس کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بیٹھتیں اور جب حضرت فاطمہ  
الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے استاد عالیہ پر  
حاضر ہوتیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ہوجاتے وَاخَذَتْ بِيَدِهَا  
وَقَبَّلَتْهَا وَاجْلَسَتْهَا فِي مَجْلِسِهَا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بیٹھتے۔

(ادب المفرد ص ۱۲۸ مطبوعہ مصر، ابوداؤد شریف ص ۲۷۲ سطر ۱۰، مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۲ مطبوعہ دہلی،  
حجۃ اللہ الباقیہ ص ۱۲۸ مطبوعہ مصر، تاریخ النبوة ص ۲۸۲ سطر ۲، غنیۃ الطالبین ص ۱۲۸)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد شریف جلد نمبر ۲  
صفحہ ۲۱۸، الادب المفرد ص ۱۲۸، کتاب الاذکار لعلامہ نووی ص ۲۳۲، تنزیل العقوب ص ۲۴۲ از علامہ نووی  
مطبوعہ مصر)

قاریین کرام! مجدد الوہابیت محمد بن عبد الوہاب نجدی کے لڑکے عبد اللہ نے بھی یہ  
روایت اپنے قنادی میں درج کی ہے (مجموعۃ الرسائل والمسائل جلد ۱ ص ۱۸۸)

حضرت اشبح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ  
حضرت مزیدۃ العبدی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشبح رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ چلتے ہوئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ حَتَّى اخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

لہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سن کی پابندی میں سخت متشدد تھے۔ (سیرت البخاری  
جلد نمبر ۱ ص ۱۸۲ از عبد السلام مبارک پوری دہلی)

دیوبندی محبت فکر کا ماہنامہ "ارشاد" لکھتا ہے کہ آپ اس درجہ متبع سنت  
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جن منزلوں پر اترے تھے اور آپ نے جہاں جہاں  
نماز پڑھی تھی۔ وہ بھی وہاں نماز پڑھتے تھے۔ مسلمانوں کے اندر اور مشہور مفتیوں سے تھے۔ وہ  
فتویٰ اور اپنے نفس کی مرغبات میں نہایت محتاط اور دین اسلام کے محافظ تھے۔ انہوں  
نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت مدحیہ روایت کیں۔

(ماہنامہ ارشاد پاکوٹ ص ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء)

غیر مقلد وہابی حضرات کے ہفت روزہ "الاعتصام" میں ہے کہ حضرت عبد اللہ  
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متبع سنت، عالم قرآن اور عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم تھے۔ (الاعتصام لاہور ص ۵، جون ۱۹۵۱ء)

(فقیر محمد ضیاء اللہ نقاد کی غفلت)



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْبَلَاهَا

میں ان تک کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ رحمت پکڑ کر اس کو  
چومنا تو نبی معین دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا**  
**اللَّهُ وَرَسُولُهُ** تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہیں۔ **د ادب المفرد ص ۸۷ سطر ۲۳-۲۴**، مطبوعہ مصر  
ناظرین: مندرجہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ ہاتھ چومنا نہ فعلِ قبیح ہے  
اور نہ ہی شرک بلکہ احسن فعل ہے جس کی تحسین رسول رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ  
والتسلیٰات نے بھی فرمائی ہے۔

**حضرت ذارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ**  
ہیں کہ وہ وفد عبد القیس میں تھے جب ہم  
مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اپنی سواروں سے اترنے میں جلدی کی۔ **حَنْقَبِلَ يَدَ رَسُولِ**  
**اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَجَلَهُ** تو ہم نے شہنشاہ عرب و عجم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔  
**دابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۲۱۵ مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۸ کتاب الاذکار للنووی ص ۲۳**

**حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ**  
نے سید البراء احمد بن حنبلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر رسول  
کیے تو رازِ دایرِ رب العباد محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ نے ان کے جواب ارشاد فرمائے۔  
تو ان یہودیوں نے جواب سُن کر **فَقَبَّلَا يَدَ يَدِهِ وَرَجَلَيْهِ** آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو  
بوسہ دیا۔ اور عرض کیا۔ **فَشَهِدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ** طہیم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔

**ترمذی شریف جلد ۲ ص ۲۱۵ مشکوٰۃ شریف ص ۴۸ کتاب الاذکار للنووی جلد ۲ ص ۲۳**، شرح فقہ اکبر  
لعلامة المغنسیادی ص ۲۸، حجة الله على العالمين ص ۱۱

**حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ**  
رحمۃ اللہ القوی اپنی تصنیف لطیف تاراج  
النبوة بشریف میں ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **الربیع الاول** شریف

لہ فخر الوابیہ مولوی ابراہیم حیرس بک کوئی رقمطراز ہیں کہ **الشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ** سے  
مجھ عاجز و ابراہیم میرا کہ علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کالات ظاہری و باطنی جوئے  
کی وجہ سے شیخ عقیدت ہے۔ آپ کی کسی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن میں سے بہت  
سے علمی فوائد حاصل کرتا رہا ہوں۔ **و تاریخ اہل حدیث ص ۲۸** و **بابینہ تجرید** کے مشہور راسخ مولوی حکیم  
عبدالرحیم اشرف المنیر لاکل پور کے ایڈیٹر بھی لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی محنت نے تین عظیم ائمہ  
شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس غفلت کہہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنے اصل نورانیت کے  
جلو میں پھر ظاہر کریں۔ ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو جاری کر دیا۔ اسلام  
کے عقائد کو کس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ روحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں پیش  
کئے گئے تھے۔ علماء کو بے نقاب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا۔ اور دشمن کو شکست دیا گیا۔  
کہ ان کے اقوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق  
برگزینہ کہ انہیں اسلام کی غنیمتِ تعمیر کے طور پر خستِ شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامہ جن  
تین پاک بزرگوں نے انجام دیا ہے۔ ان کے اسم گرامی یہ ہیں:-

۱۔ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں دنیا سے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے  
یا د کرتی ہے۔

۲۔ الشیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں مدینہ نبوی کے علوم کو عام کیا۔  
۳۔ الشیخ احمد بن عبدالرحیم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔

**الاعتماد ص ۱۹ تاریخ مشکوٰۃ**  
و **بابینہ تجرید** کی اہل حدیث کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں  
حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نشر و اشاعتِ قرآن و حدیث پر کافی توجہ  
دلاہل حدیث امرتسر ص ۲۱



کو نور مجتہد شفیق معتمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سدا اقدس میں اپنے نقشہ  
محبت و شفقت کی اجازت حاصل کرنے کے ارادہ سے حاضر ہوئے۔

دوبرالین شریف حاضر شد۔ دست مبارک داپیش بردہ۔ سر و دست مبارک  
تقبیل نمود۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سرانے کھڑے ہو گئے۔ اور  
اپنے سر کو جھکا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک اور ہاتھ مبارک  
کو بوسہ دیا۔ (مدارج النبوت شریف فارسی جلد نمبر ۱ ص ۴۵)

حضرت وارث بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ حضرت وارث بن عامر رضی اللہ  
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ "مگر ہم نبی اکرم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت مبارک سے نا آشنا تھے تو کسی نے ہم کو کہا: ذَا اَللّٰہِ  
وَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ہٰذَا یَا اللّٰہُ تَعَالٰی کے رسول ہیں:- فَاخْذْنَا  
بِمِیْذَنِبِہٖ وَرِجْلَیْنِیْہِ فَقَبَّلْنٰہُمَا ط تو ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے  
مبارک ہاتھ اور پاؤں کو پکڑ کر بوسہ دیا۔ (ادب المفرد للبخاری ص ۴۸۷ سطر ۸۴، تنزیل الصلوٰۃ ص ۱۰۹  
سطر ۱۰، مبعوض مصر)

امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی معرکہ الآراء مبارک تصنیف خصائص الکبریٰ  
میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت  
نے اپنے خاندان کی شکایت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نورؐ کو عرض کی تو رسول اللہ تعالیٰ علیہ  
لہ مشورہ

مشورہ محقق علامہ عبد الوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے بارے میں  
لکھتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں پچھتر مرتبہ ہاتھ نہ  
زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ ص ۱۰۷ مطبوعہ مصر، جمعیت دہلیہ کا ترجمان الاعظام میں صفحہ ۷۷  
سیوطی علیہ الرحمۃ کو علامہ ابن حجر عسقلانی لما شاہر ذکر قرار دیا ہے نیز ان کی شان عظمت میں آسمان علم  
کے مہر و ماہ جیسا غنیم الشان لقب دیا ہے۔ (الاعظام ص ۲۲۰ جون ۱۹۵۶ء)

وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ تو مصیب رب العالمین رحمۃ للعالمین محمد رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ کیا تو اُس پر ناراض رہتی ہے؟ اُس نے عرض کیا۔  
ہاں! تو سب در عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم اپنے سروں کو ایک دوسرے کے  
قریب کرو۔ تو رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونوں کے سروں کو اس طرح  
ملا لیا کہ عورت کی پیشانی اُس کے خاندان کی پیشانی سے ملی اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! ان دونوں  
میں الفت و محبت پیدا فرما دے۔ اُن کی ایک دوسرے ساتھی سے محبت پیدا فرما دے۔ کچھ  
عرصہ بعد وہ عورت شفیق معتمدؐ کو مجتہد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی فقہت  
و رجلیتہ تو آپ کے مبارک پاؤں کو بوسہ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اور تمہارا خاندان یکے  
ہو! تو اُس نے عرض کیا کہ حضور! نہ بچوں کی طرح ہے اور نہ ہی بڑھوں کی طرح ہے۔ اور  
اُسے مجھ سے زیادہ کوئی بچہ مجھ سے محبوب نہیں دینی وہ میرے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کرتا  
ہے اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: اَشْهَدُ اَنْیَیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ہِیْ  
گو اہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے بھی عرض کیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (خصائص الکبریٰ  
جلد ۱ ص ۱۰۹، سطر ۹۰، دلائل النبوت لابن نعیم جلد ۱ ص ۱۶۵)

"تمہارے منہ سے جو کھلی وہ بات ہو کے رہی"

حضرت مزیدۃ العصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے  
اپنی معرکہ الآراء تصنیف  
تاریخ الکبریٰ میں روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد العبدی رضی اللہ تعالیٰ

لہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تاریخ الکبریٰ کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ جب  
اٹھارہ سال کے ہوئے۔ تو سلسلہ تصنیف شروع کیا۔ اور فضائل صحابہ و تابعین اور اُن کے اقوال کا ذخیرہ  
فراموش کرنے لگے۔ بیان تک کہ اس کو ایک مجموعہ کی شکل دے کر اور مرتب کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کے روضہ پر کتاب التاریخ کا مسودہ شروع کر دیا۔ آپ راتوں کو پانچ گھنٹے میں لکھا کرتے تھے۔



منہ فرماتے ہیں کہ میں مزیدہ العصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: اَمِنْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَذَلْتُ إِلَيْهِ فَقَبِلْتُ يَدَهُ  
ہم نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے حضرت  
کے قریب ہو کر ان کے دست مبارک کو چوم لیا۔ (تاریخ الکبیر جلد ۱۷ ص ۲۳ مطبوعہ بیروت)  
دیوبندی اور تبلیغی جماعت کے مولوی یوسف صاحب کا مذہبی نے اپنی کتاب حیات  
الصحابہ میں یہ روایت درج فرمائی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھ زادہ کو ساتھ لے جاتے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سلام کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا  
یہاں بیٹھو۔ یہاں بیٹھو اور ان کو اپنی دائیں جانب بٹھالیا اور فرمایا۔ انصار کے لیے مرحبا ہو۔  
انصار کے لیے مرحبا ہو۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ کو  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کھڑا کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بیٹھ  
جاؤ۔ صاحبزادہ بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اور قریب آؤ۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم کے قریب بٹھا۔ اور آپ کے دونوں ہاتھ چومے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں انصار میں سے ہوں اور انصار کی اولاد میں سے ہوں۔ یہ سن کر حضرت سعد رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اکرام فرمائے۔ جس طرح پر کہ آپ نے ہم لوگوں کا اکرام  
کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے کہ میں تمہارا اکرام کروں تم لوگوں کو اکرام  
سے نوازا ہے۔ بیشک تم لوگ میرے بعد اپنے آپ پر ترجیح دیکھو گے۔ تم صبر کرتے رہنا۔ یہاں  
تک کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔ (حیات الصحابہ جلد دوم مطبوعہ دہلی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان  
فرمائی ہے کہ:-

إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنِّي مَذْرُومٌ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَذْرَتِي وَجَلَّ عَلَيْكَ بِمَكَّةَ إِنَّ إِلَى الْبَيْتِ

مَا قَبِلَ أَسْفَلَ الْأَشْكَفَةِ فَقَالَ قَبِلْتُ فَدَنَى أَيْكَ وَقَدْ وَفَيْتُ نَذْرَكَ ط  
ترجمہ:- بے شک ایک آدمی نبی کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کے پاس آیا۔ اس نے  
عرض کی کہ میں نے نذر دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو میں بیت اللہ  
کے پاس جاؤں گا اور اس کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دو۔ تمہاری نذر پوری ہو جائے گی۔

(عدة القاری جلد ۱۷ مطبوعہ مصر)

صفوان بن عباد سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا کہ آؤ اس نبی سے  
وَلَعَدْنَا آمِنًا مُّوسَى تَسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ط کے متعلق پوچھیں۔

پس ان دونوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے ان کو  
جواب ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرو۔ اور اسراف نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ کسی نفس  
کو قتل نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے بے حق کے ساتھ عبادہ نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔  
کسی بڑے کو لے کر کسی غلبے والے کے پاس نہ جاؤ۔ کہ وہ اس کو قتل کر دے۔ کسی پر الزام نہ  
دو۔ یا کداسن عورت کو خصوصاً ہفتہ کے روز تجاوز نہ کرو۔ ان دونوں یہودیوں نے سن کر  
فَقَبِلَا يَدَهُ وَرَجَلَهُ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ ط

حضور پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیا۔ اور کہا ہم  
گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (تجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۰ مطبوعہ مصر)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عداس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فَاكْبَتْ  
عَدَا اسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ وَأَسْنَهُ وَيَدَيْهِ  
وَرَجْلَيْهِ قَالَ يَقُولُ إِنِّي نَبِيٌّ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَمَا عَلِمْتَكَ قَدْ أَحْسَدُ  
عَلَيْكَ فَلَمَّا جَاءَكَ جَاءَهُمَا عَدَا اسُ قَالَا لَهُ وَيْلَكَ يَا عَدَا اسُ مَا لَكَ  
تَقَبَّلُ دَأْمَى هَذَا الرَّجُلِ وَيَدَيْهِ وَقَدَمَيْهِ ط

عداس کا عقیدہ  
عداس نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک  
اور ہاتھوں اور پاؤں مبارک کو بوسہ کیا۔ تو حضور پر صلی











حضرت سلمہ بن اکوع اور عبد اللہ بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم مقام ربذہ  
 سے گزر کر رہے تھے ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقیم ہیں۔ ہم نے ان کی خدمت میں حاضر کیا  
 اور ان کو سلام عرض کیا۔ فَأَخَذَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ بَايَعْتُ بِهَا تَيْنِي نَبِيَّ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ كِفَالَهُ صَخْرَةً كَأَنَّهَا  
 كَفْتُ بَعِيرَ فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا طَرَجَةً ترجمہ: ترانوں نے اپنے ہاتھ دیا دیا تین  
 سے، بائیں نکالے اور فرمانے لگے کہ میں نے ان ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
 وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے اپنی ہتھیلی سامنے کی۔ جو اونٹ کے پنجے کی طرح بھاری اور  
 گداز تھی ہم کھڑے ہوئے اور اس کو چوم لیا۔

(ادب المفرد بخاری مکتبہ اسطرلاب مطبوعہ تنزیل القلوب قند)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ  
 فقہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے  
 ہیں کہ نبی کریم ﷺ، رسول مقسم، شفیع معظم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق مروی ہے کہ جب وہ اپنے سفر سے  
 واپس آتے تو ایک دوسرے سے معاف کرتے: وَيَقْبَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا طَرَجَةً ترجمہ: اور  
 ایک دوسرے کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔

دُستِ انِ العارفین عربی برعاشیہ تنبیہ الغافلین قند مطبوعہ مصر

حضرت علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت جمیلہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہم ولدہ ہیں روایت کرتی ہیں کہ

لے غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابراہیم سیاحی لکھتے ہیں کہ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے شریف  
 میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (دعائے اہل بیت علیہم السلام)

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا۔ اِذَا اَتَى اَنَسُ قَالَ يَا جَارِيَّةُ هَاتِي لِي طَبْخًا  
 اَمْسُحْ بِيَدِي فَإِنَّ ابْنَ اُمِّ تَابِتٍ لَا يَزِدُنِي حَتَّى يَقْبَلَ بِيَدِي هُجُبِ حضرت  
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آتے تو وہ اپنی لونڈی کو فرماتے کہ میرے لیے خوشبو  
 لاؤ تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں۔ کیونکہ اہم ثابت کا بیٹا جب تک میرے ہاتھ کو بوسہ نہ  
 دے لے خوش نہیں ہوتا۔ (مجمع الزوائد جلد ۱۲ اسطرلاب قند)

قاری فی خرام: مستند کتب احادیث سے واضح ہوا کہ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا یہ  
 سنت قولی، سنت فعلی اور سنت تقریری ہے۔ اس پر سجدہ اور شرک یا بدعت و حرام  
 کا فتوے لگانا سراسر جہالت ہے۔  
 دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث حضرات اس کو حرام بدعت بلکہ شرک گردانتے  
 ہیں۔ اس لیے وہ اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

### ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

اس مسئلہ پر علامہ قادری کی مستقل کتاب بھی ہے۔ جمیں ۲۵۰  
 مستند کتب کے حوالہ جات سے خلفاء راشدین۔ اہل بیت اطہار  
 صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ محدثین۔ مفسرین اور اولیاء کاملین علیہم الرحمہ  
 سے بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت درج کیا ہے۔

قیمت ۴۰ روپے



## ہاتھ اور پاؤں چومنا سجدہ نہیں ہے

دیوبندی حضرات ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار دیتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار نہیں دیتے کیونکہ شریعت مطہرہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سجدہ کی تعریف سجدہ کے وقت سات اعضا کا زمین پر گنا ہے جیسا کہ کتب اسادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ امام الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں باب السُّجُودُ عَلَی سَبْعَةِ اَعْظَمَ کَآبِ بَازِہُ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے کہ ہے کہ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْ یُسْجُدَ عَلَی السَّبْعَةِ اَعْضَاءِ نَبِیِّ پَاکِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حکم فرمایا کہ سجدہ سات اعضا پر کیا جائے۔ (صحیح بخاری ص ۹۷ مطبوعہ مصر طبرانی شریف ص ۱۲۳)

امام ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ اِنَّہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللہِ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ مَسْجِدًا مَعَهُ سَبْعَةُ اَذْوَابٍ وَجْہُہُ وَکَفَّاهُ وَرُکْبَتَاہُ وَفَقْدَ مَاہُ۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرے تو اس کے سات اعضا چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں بھی اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۱) ابن کلام بیہ کوئین منت، ترمذی شریف ص ۱۲۳ مطبوعہ علی نصب الراہ فی تخریج اصادیث الحدیث حضرت عبداللہ ابن عباس اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی اور فرمایا۔ اَنْ یُسْجُدَ عَلَی سَبْعَةِ اَعْظَمَ کہ سجدہ سات اعضا سے کریں۔ (مسند امام اعظم ص ۳۹۶ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب رلاک محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والفرار نے ارشاد فرمایا۔ اَلْاِنْسَانُ یُسْجُدُ عَلَی سَبْعَةِ اَعْظَمَ حَبِیْہِ

وَبِدَیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَصَدْرُہُ وَرَقْدَ مَیْہِ فَاِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلِیَصْنَعْ کُلَّ عَضَدٍ مَوْجِعًا۔ کہ انسان جب سجدہ کرے سات اعضا یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے اگلے حصوں کے ساتھ تو اس کو چاہیے کہ ہر عضو کو اپنی اپنی جگہ پر رکھے۔

(جامع مسند الامام الاعظم علیہ السلام، طبرانی شریف ص ۱۲۳)

امام اہل جلال الدین اسید علیہ السلام روایت درج فرماتے ہیں کہ السُّجُودُ عَلَی سَبْعَةِ اَعْضَاءِ الْبَدَنِ وَالفَقْدَ مَیْہِ وَرُکْبَتَیْہِ وَالجِبْہَ سجدہ سات اعضا دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں اور پیشانی سے ہوتا ہے۔ (جامع صغیر ص ۲۳ مطبوعہ مصر) عارف باللہ شیخ محمد امین الکروی الاربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ اَلْسُّجُودُ عَلَی الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اَلَّتِیْ ہِیَ الْجِبْہُ وَرُکْبَتَاہُ وَبَاطِنَا الْکَفَّیْنِ وَاطْرَافُ الْبَطْنِ اَصَابِیْحُ الْفَقْدَ مَیْہِ وَاَنْ یُّکُوْنَ السُّجُودُ عَلَی الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ فِیْ اَنْ وَلِجِد۔ سجدہ سات اعضا پر پیشانی، دونوں گھٹنوں، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کنارے لگانے سے ہوتا ہے اور سجدہ سات اعضا پر ایک ہی وقت میں ہونا چاہیے۔

(تہذیب القلوب فی معاملة عظام الغیوب ص ۱۳۳ مطبوعہ مصر)

غیر متقلدین کے مستند عالم مولوی سلیمان صاحب منصوری بھی سجدہ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ (سجدہ) اصطلاح شریعت محمدیہ میں پیشانی اور ناک کو زمین پر گنا اس طرح سے کہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں بھی زمین سے لگی ہوئی ہوں۔ دائیں بیٹھ سے الگ ہوں اور بازو پیٹروں سے الگ۔ اس اصطلاح کو اب حقیقت شرعیہ کہا جاتا ہے۔ (الجمال الکمال ص ۱۱۱) مسند جبال الاحوال ج ۱ سے اظہر من الشمس ہے کہ سجدہ میں زمین پر سات اعضا نہیں تو سجدہ ہے وگرنہ سجدہ نہیں۔ کیونکہ سجدہ کے لیے سات اعضا کا ٹکنا ضروری ہے۔ اگر حقیقۃً اعضا نہیں تب بھی سجدہ نہیں خواہ انسان نما زمین ہی کیوں نہ ہو۔ لہذا ہاتھ پاؤں چومنے کو سجدہ میں شمار کرنا کسی قدر کم علمی اور جہالت ہے کیونکہ اس میں تو سات اعضا زمین پر نہیں لگتے۔

سجدہ میں نیت کا بھی دخل ہے۔ ایک شخص یوں ہی سجدہ کی شکل میں ہے جبکہ اس کی نیت، قیام، رکوع اور سجدہ کی نہیں۔ تو کیا اس کو اس کا ثواب ملے گا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ثواب حاصل



کرنے کے لیے نیت شرط ہے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اِنشَاءُ الْاَعْتَمَالِ  
بِالْيَقِيَاتِ۔ یعنی اعمال کے ثواب کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (سیح بخاری شریف ص ۱۱۲)  
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔ بیکہ  
اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو ہی نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیتوں کو دیکھتا ہے۔

دریج سلم شریف، الترغیب والترہیب، المنذری ص ۱۲۱  
مسند جبر الاکتب احادیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ ہاتھ اور پاؤں چومنا  
سجدہ نہیں ہے۔ سرور کائنات، باعث تخلیق کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات  
والتسلیمات نے بھی ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار نہیں دیا جیسا کہ امام اہلسنت قاضی  
عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ میں اور اہل سنت و جماعت کے  
دو عظیم فقیہ علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے رد المحتار میں اور ابواللیث سمرقندی علیہ  
الرحمۃ نے تنبیہ الغافلین میں اور علامہ کردی علیہ الرحمۃ نے تنویر القلوب میں ایک روایت  
حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نقل فرمائی ہے۔

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ  
نے رد المحتار میں علامہ فقیہ سمرقندی نے تنبیہ الغافلین علامہ کردی اور ابی علیہ الرحمۃ نے تنویر القلوب  
میں ایک روایت حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نقل فرمائی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے  
احمد مجتبیٰ مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا۔ تو  
آپ نے ارشاد فرمایا:۔ قُلْ لَيْسَ الشَّجْدَةُ رَسُوْلٌ اَللّٰهُ حَسْبِيَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ  
يَدْعُوْكَ اِدَّاسِ وَرَحْمَتُكَ كَوْنُكَ تَجِدُ كَرُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلتے ہیں کہ حضرت

نہ غیر متعلقہ ابی حضرات کا نام العصر مولوی ابوالحسن صاحب تیسرا کوئی نے شفاء کو بغیر کتاب قرار دیا ہے مراد میرزا  
شاہ ابوالامید شاہ رستمی ص ۱۰۱، دینی فرقہ کے سیدان مذہبی تھے جس کا مذہب کتب شاہکی ہے مضمین اور  
بڑی کتاب شفاء فی حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم برائیں خجائی کی ہے (خطبات مدراس ص ۱۲۱)  
قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن مویٰ صرب غلام کے شہر سوتہ  
کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے (رحمۃ للعالمین جلد ۲ ص ۲۵۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ درخت دانتیں بائیں آگے اور چپے بھجکا جس سے  
اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا خاک اڑاتا ہوا اور  
آگے بڑھتا ہوا بارگاہ بکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے:۔

”السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ اعرابی نے کہا۔ اب اس کو اپنی جگر پر ٹوٹے کا حکم  
فرمائیے۔ تو نبی مختار حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اسی  
جگہ جا کر کھڑا ہو گیا۔ معجزہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کیا:۔ اِذْنِیْ لِیْ اَسْجُدَ لَکَ۔ مجھے  
اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم فرماتا۔  
کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ بعد ازیں  
اس نے عرض کیا:۔ اِذْنِیْ لَیْ اَنْ اُقْبِلَ بِیَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ فَاِذْنِیْ لَکَ اَسْجُدَ لَکَ۔ مجھے اجازت  
رحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دوں۔ تو باری سُبُلِ خیرم سبیل  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینے کی اجازت عنایت فرمادی:۔  
وَشَفَّاءُ شَرِیْفٌ جَلَدٌ ۱۹۷ تنبیہ الغافلین ص ۲۵۲، شامی شریف جلد ۳ ص ۲۵۲، تنویر القلوب جلد ۱ ص ۱۹۷

دلیوبندی اور ابوالی حضرات ہاتھ اور پاؤں  
و باہتوں دلیوبندیوں کے فتویٰ کی سیح کنی  
چومنے کو سجدہ قرار دیتے ہیں۔ اور شرک  
سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر مسند جبر الاکتب احادیث شریف سے دلالت دیا کہ فتویٰ کا قطع منع  
ہو جاتا ہے۔

نیز اس حقیقت کا بین ثبوت ہو جاتا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں چومنا یہ سجدہ نہیں ہے۔ اگر  
یہ سجدہ ہوتا یا یہ سجدہ میں شمار ہوتا۔ تو نبی الحزین و سیدنا فی الدارین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے جیسے سجدہ کرنے کی اجازت نہ دی تھی اسی طرح اس کی اجازت نہ دیتے بلکہ فرماتے  
کہ ہاتھ پاؤں چومنا بھی تو سجدہ ہے مگر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ کی اجازت  
نہ دینا اور ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت رحمت فرمادینا یہ واضح دلیل ہے کہ ہاتھ اور پاؤں  
چومنا سجدہ نہیں۔

قاری ابن کرام ص ۱۔ اب تو اظہر من الشمس ہے کہ ہاتھ اور پاؤں چومنے کو سجدہ قرار دینے  
والے دلیوبندی حضرات اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔



## محفل میلاد شریف

دیوبندی اور اہلحدیث حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف منعقد کرنا، میلاد پر خوشی کرنا بدعت اور حرام ہے۔ اہلسنت و جماعت حضرات کے نزدیک محفل میلاد شریف کرنا جائز اور باعث برکت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ يَفْضَلُ اللَّهُ وَرَحْمَتُهُ فَيْذَلِكَ  
فَلْيَقْرَحُوا۔ (پ ۱۱۵)  
وَأَمَّا نِسْعَةُ رَيْثَ فَحَدَّثَ۔  
اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

ان آیات سے اللہ تعالیٰ کا حکم واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل، رحمت اور نعمت پر خوب خوشی کا اظہار کرو اور چرچا بھی کرو۔ اب کون سا مسلمان ہے جو کہ سرور عالم، نور محمد، شیخ اعظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کو اللہ تعالیٰ کا فضل، اس کی رحمت اور اس کی نعمت نہیں سمجھتا۔ بلکہ آپ تو جرمہ غلامین اور اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں۔ جن کی بعثت شریفہ کا اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا۔ (پ ۸۵)

بیشک اللہ کا بڑا احسان ان مسلمانوں پر کران میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

یہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مرسلین عظام کی تمنا ہیں جن کی آمد آمد کی بشارت اور خوشخبری انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

وَمَبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي  
اسمہ احمد۔ (پ ۲۴۵)

اور ان رسول کی بشارت سننا ہمیں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً  
قَمِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا  
ایسے اللہ اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک نوحان انا کر وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے  
لَا قَوْلَنَا وَانْحِدِنَا۔ (پ ۵۷)

اگلے پھلوں کی۔

قارئین عظام! جس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مائدہ و ستر نوحان نازل ہو تو پیغمبر خدا اس دن کو اپنے پہلوں اور بعد میں آنے والوں کے لیے عید اور خوشی کا دن قرار دیں۔ تو جس دن محبوب رب کائنات، دُعائے خلیل، نویدِ سچا، شافعِ روز جزا، شبِ اسراء کے دولہا، کل کائنات کے ملجا و ماویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لادیں تو وہ دن پوری دنیا نے اسلام کے لیے کیوں نہ عید اور خوشی کا دن ہوے

صبح طیبہ میں ہونی بتاتا ہے ہارہ نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

بارغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا

مست جو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل، رحمت اور نعمت کا چرچا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو چرچا تب ہی ہو سکے گا جب ان کا ذکر خیر کیا جائے، ان کی تعریف و توصیف اور معجزات کا ذکر خیر کیا جائے۔ مستند کتب سیر کا مطالعہ کیا جائے جو کہ مخالفین اور منکرین کے نزدیک بھی مستند ہیں۔ ان میں بھی حضور پر نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد، ولادت باسعادت کے پرکھتے پر سرور اور وجد آفریں واقعات ایمان کو تازگی بخشتے ہیں۔

وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ۔ (پ ۱۳۵)

اور انہیں اللہ کے دن یاد دہ۔



مفسرین عظام علیہم الرحمۃ نے اسی آیت کے تحت فرمایا ہے کہ آیات اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے ہیں۔

ناظر بنے کرام! جس دن حضور پر نور نور علی نور شافع یوم النشور مسلمانوں کے دلوں کے سرور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے وہ دن بھی آیات اللہ میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

وَذَكِّرْ لَهُمْ أَنَّ اللَّهَ هُوَ بَارِئُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن۔

لہذا اس دن کو یاد دلانے کا سب سے بہترین طریقہ محفل میلاد مصطفیٰ منانا ہے جو کہ مسلمان بڑے اہتمام سے مناتے ہیں اور ان پر نفوسے بازی اور حرام قرار دینے والے حضرات کو عبرت و نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔

ابن علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے آیت مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَمِنْ تَعْظِيمِهِ عَمَلُ الْمَوْلِدِ إِذَا كُنَّا بَيْنَ فِيهِ مُنْكَرًا قَالَ الْإِمَامُ الشَّيْطُوطِيُّ قَدِيسٌ سُرَّةٌ يُسْتَعَبُّ لَنَا إِطْلَاحُ الشُّكْرِ لِلْوَلَدِ عَلَيْهِ السَّلَامِ تفسیر روح البیان ۲/۵۱

اور میلاد شریف کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہے جب کہ وہ بڑی باتوں سے خالی ہو۔ امام سیوطی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم علیہ السلام کی ولادت باسعادت پر انہماک کرنا مستحب ہے۔

حافظ ابن حجر اور امام سیوطی علیہما الرحمۃ

ابن علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح البیان میں تحریر فرمایا ہے۔

وَقَدْ اسْتَحْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ أَصْلًا مِنَ الشَّنَةِ وَكَذَا الْحَافِظُ الشَّيْطُوطِيُّ وَدَعَا عَلَى أَفْئَالِهِمْ قَوْلُهُ إِنَّ عَمَلُ الْمَوْلِدِ بِذَعَةٍ مَذْمُومَةٍ۔

اور حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد شریف کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے جو کہ میلاد شریف کو بدعتِ بدیہہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ۵۷/۹۲)

امام الحدیث محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری شریف روایت نقل کی ہے کہ۔

فَلَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ قَرَأَ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حَبِيبَةٍ قَالَتْ لَهُ مَاذَا لَقِيتُ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَنَا الْفُتُوحُ بَعْدَكُمْ خَيْرًا إِنِّي سَقِيتُ فِي هَذِهِ بَعَثْتُ فِي تَوْبَةٍ۔

جب ابو لہب مرگیا تو اس کے گھروالوں میں سے کسی نے اس کو خواب میں بڑے حال میں دیکھا تھا کیا گزری۔ تو ابو لہب نے کہا تم سے ملنے ہو کر مجھے کوئی خیر پہنچائی نصیب نہیں ہوئی مگر توبہ کے نذرانے کی وجہ سے مجھے اس انگلی (شہادت کی انگلی) سے پانی ملتا ہے جس انگلی سے شادہ کر کے توبہ کرنا دیا تھا۔

ابو کر شراح بخاری ہیں "اسی روایت کے ماتحت شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

كَذَكَرَ التَّحْقِيقِيُّ أَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بَعْدَ حَوْلٍ فِي شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَا لَقِيتُ بَعْدَكُمْ مَرَّةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ اِثْنَيْنِ وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَانَتْ تَوْبَةُ بَشَرَتِ أَبَا لَهَبٍ بِمَوْلِدِهِ فَأَعْتَقَهَا۔

حضرت سہیل علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابو لہب مرگیا تو میں نے ایک سال بعد اسے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بڑے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت اور آرام نصیب نہیں ہوا۔ اب اسنا ضرور ہے کہ ہر روز کے روز جمعہ سے صلیب میں تخفیف کی جاتی ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف پیر کے روز ہوئی اور توبہ روزی نے ابو لہب کو حضور کی ولادت کی خوشخبری سنا دی تو ابو لہب نے اس خوشی میں اسکا نذر دیا تھا۔

(فتح الباری ۴/۱۶۱ مطبوعہ بیروت)

تاریخ کرام! ابو لہب کافر تھا جس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی آئی لہب و نجب۔ سورہ بھی نازل فرمائی۔ اگر وہ محمد بن عبد اللہ سمجھ کر جیتے سمجھ کر کافر



ہوتے ہوئے خوشی کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی محروم نہیں رکھتا۔ تو مسلمان ہوتے ہوئے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو اپنا آقا، علما اور ماویٰ سمجھتے ہوئے جو آپ کے میل و شریف کی خوشی کا اظہار کرے اور محافل میلاد منعقد کرے، پیارے آقا علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے فضائل کمالات سنائے اور سنے تو رب کریم جل و علان کو اپنے فضل و کرم سے کیوں نہ نوازے گا، یقیناً نوازے گا۔

**شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | نے اسی یہ فرمایا ہے

دوستاں را کجا کنی محروم  
تو کہ با دشمنان نظرداری

**شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | شیخ الحدیث شیخ مفتی محمد ثب دہلوی علیہ الرحمۃ نقوی اسی روایت کی ثمرت میں فرماتے ہیں کہ:-

”در دنیا مسند ست مراہل موالید را کہ در شب میلاد آں سرور  
صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل موال نمایند یعنی ابوبہب کہ کافر بود  
چوں بسور میلاد آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلمان مملومت بہ محبت  
و سرور بذل در دے چہ باشد و بیک باید کہ از بدعتہا کہ عوام احدث  
کردہ انداز لفظی و آلات محرمہ و منکرات خالی باشند:-

(ترجمہ) اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی واضح دلیل ہے کہ جو ان سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں کرتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابوبہب جو کافر تھا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور نونہی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہو گا جو خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے لیکن چاہیے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں سے گھنے اور حرام باتوں وغیرہ سے

خال ہو۔ (مدارج الثبوت لاری جلد ۲ مطبوعہ دہلی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ماثبت من الثبوت میں بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:-  
وَلَا زَالَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ يَحْفَلُونَ اور اہل اسلام ہمیشہ محفلیں منعقد کرتے رہے  
بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ  
وَسَلَوَ۔ راجعت من الثبوت مطبوعہ لاہور بارک ہیں۔

**محدث ابن جزری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ** | حافظ الحدیث علامہ ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری علیہ الرحمۃ اسی روایت کے تحت فرماتے ہیں کہ:-

فَمَا بَالُ حَالِ الْمُسْلِمِ الْمُتَّحِدِ پس جب کافر ابوبہب ولادت کی خوشی کا اظہار  
مِنْ أُمِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي کرنے سے انعام دیا گیا تو اس مومن مسلمان کا کیا  
يَسُرُّ مَوْلِدَهُ وَيَبْدُلُ مَا تَصَلَّ حال ہے جو آپ کی ولادت شریف سے سرور ہو کر  
لِلَّهِ قَدَرَتَهُ فِي حُبِّهِ صَلَّى اللَّهُ آپ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ بھی  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرِي أَنَّمَا يَكُون کرتا ہے۔ میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف  
بِحَزَائِهِ مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَنَّ اس کی بھی جزا ہوگی کہ اللہ کریم اس  
يَذْخِلَهُ يَفْضُلُهُ الْعَبِيْرُ کو اپنے فضل و کرم سے جنات نعیم میں داخل  
جَنَّاتِ النَّعِيمِ۔ فرمائے گا۔

(زندگانی شریف جلد ۱۱ مطبوعہ بیروت)

**خلفاء راشدین علیہم الرضوان کا عقیدہ** | شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف ”النتیجۃ المکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم“ میں خلفاء راشدین علیہم الرضوان کے ارشادات میلاد شریف کی فضیلت میں درج فرمائے ہیں جو کہ یہاں درج کیے جاتے ہیں:-  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
مَنْ أَلْفَقَ دُرَّهْمًا عَلَى قِسَاءٍ شَعْنُ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف



مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ -  
پڑھنے پر ایک درم خرچ کیا وہ جنت میں میرے  
ساتھ ہوگا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ مَنْ عَقَّوْهُ  
مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَدْ أَحْيَا الْإِسْلَامَ -  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی  
تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔

قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ  
أَتَقَّقَ دُرَّهَا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّمَا  
شَهِدَ غَزْوَةَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ -  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر  
ایک درم خرچ کیا گویا غزوہ بدر و حنین میں  
حاضر ہوا۔

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْهُ وَكَتَبَ اللَّهُ  
وَسَمِعَهُ مَنْ عَقَّوْهُ مَوْلِدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
سَبَبًا لِقِرَاءَةِ قُرْآنِهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا  
إِلَّا بِالْإِيمَانِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
بِفَيْضِ حِسَابٍ -  
حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وکتاب اللہ  
جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف  
کی تعظیم کی اور میلاد خواتی کا سبب بنا وہ دنیا  
سے ایمان کی دولت لے کر رہے گا اور جنت میں  
بغیر حساب کے داخل ہوگا۔  
(نعت نبوی ص ۱۹۰ مطبوعہ استنبول)

سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
محققین علیہم الرحمۃ کے بھی فرمودات درج فرمائے ہیں۔

وَرَدَّتْ كَوْكَبَانِي وَمِثْلُ جِبَلِ أَحَدٍ  
ذَهَبًا فَانْفَقْتُ عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس  
ایک پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر  
خرچ کر دوں۔

مَنْ حَقَّقَ  
مَوْلِدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَعَقَّوْهُ قَدْرَهُ فَقَدْ فَاثَرَ  
بِالْإِيمَانِ -  
جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف  
کی محفل میں حاضر ہوگا اور اس کی  
تعظیم و تکریم کی توجہ ایمان کے ساتھ  
کامیاب ہوگا۔  
نعت نبوی ص ۱۹۰ مطبوعہ استنبول

سید احمد زینی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ  
فرماتے ہیں کہ۔

الْمَوْلَا وَالْأَنْكَارُ النَّبِيُّ تَفَعَّلَ  
عِنْدَنَا الشُّرَاهَا مُشْتَمِلٌ عَلَى خَيْرٍ  
لِصَدَقَةٍ وَذِكْرِ صَلَاقٍ وَسَلَامٍ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَدْحِهِ -  
عادل میلاد شریف اور انکار کا جو ہمارے پاس  
کیے جاتے ہیں ان میں سے اکثر نیک پر مشتمل  
ہیں جیسے صدقہ، ذکر نیک پاک پر صلوة و سلام اور  
ان کی تعریف۔  
(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۹۰ مطبوعہ مصر)

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے  
ہیں کہ۔

وَلَا تَالُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَخْتَلِفُونَ  
بِشَهْرِ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ وَيَعْمَلُونَ الْوَلَاةُ  
يَتَصَدَّقُونَ فِي لَيْلِيهِ بِأَنْوَاعِ  
الْصَّدَقَاتِ وَيُظَاهِرُونَ الشُّرُوفَ  
وَيَزِيدُونَ فِي الْبَرَكَاتِ وَيَعْتَمِدُونَ  
بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكُرُومِ وَيُظَاهِرُونَ  
عَلَيْهِمْ مَنْ بَرَّكَاتِهِ كُلَّ فَضِيلٍ يَنْبَغِي  
وَمِنْهَا -  
اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے  
ماہ مبارک میں اہل اسلام ہمیشہ میلاد شریف کی محفل منعقد  
کرتے ہیں اسے وہ دنوں کے ساتھ کھاتے پکاتے اور  
دعوتیں کرتے اور ان دنوں میں طرح طرح کے صدقات  
اور خیرات کرتے اور شرف و برکت کا اظہار کرتے اور نیک  
کاموں میں بڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف  
کے پڑھنے کا سبب ہوتا ہے کہ وہ جنت میں جانا چاہیں  
اللہ کے فضل و کرم اور نیکوں کا محبوب و دوست اور میلاد شریف  
کے خواص ہیں۔



أَمَّا تَرَفِي ذِيكَ الْعَامِ وَيُشْرَى  
عَاجِلَةً نَبِيلَ الْبَغْيَةِ وَالسَّامِ  
فَرَحِمَ اللَّهُ أَمْوَأَنَا أَخَذَ كَيْلِي  
شَهْرَ مَوْلِدِهِ الْبَارِكِ أَعْيَادًا -

پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا  
سال ہو جائے اور میلاد شریف کرنے سے دلی ملاویں  
پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمت فرمائے  
وہ دن باسعادت کی مبارک رقم کو کوئی خوشتر کسی جید بنالیا۔

(مواہب اللدنیہ ج ۲ مطبوعہ مصر - زرقانی شریف ج ۱ مطبوعہ بیروت)

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیہ شریف" میں اور شیخ الحدیث عبدالحق محدث  
دہلوی علیہ الرحمۃ "ماثرات المستترة" میں فرماتے ہیں۔  
لَيْكَةِ مَوْلِدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيْ پاك کے میلاد شریف والی مائت لیلۃ القد سے  
أَفْضَلُ مِنْ لَيْكَةِ الْقُلُوبِ بہتر ہے۔

(مواہب اللدنیہ شریف ج ۲ مطبوعہ مصر - ماثرات المستترة ج ۵)

شیخ محمد طاہر بٹنی محدث علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
ربیع الاول شریف کے متعلق تحریر

فرماتے ہیں کہ۔  
مُظْهِرٌ مِنْهُمْ الْأَنْوَارِ وَالرَّحْمَةُ شَهْرُ  
رَبِيعٍ الْأَوَّلِ فَإِنَّ شَهْرَ أَوْسَنَ  
بِأَظْهَارِ الْحُبِّ فِيهِ كُنْ عَاجِرٌ -

ربیع الاول کا مہینہ منیر انوار اور رحمت کا مظہر ہے۔  
یہ ایسا مہینہ ہے کہ ہر سال اس مہینہ میں خوشی کا اظہار  
کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(جمع البحار جلد ۲ صفحہ ۵۵ مطبوعہ مصر)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
فرماتے ہیں کہ،

بَعَثَ لِيْنِ قِرْحَمَ مَوْلِدِهِ حَجَّابًا  
قِيْنَ النَّارِ وَسَيَّرَ وَمِنْ الْفَوْقِ  
مَوْلِدِهِ وَرَهْمَا كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَافِعَاؤُ -

جوئی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی کو  
تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے لیے پردہ اور حجاب بن جائے  
گی اور جوئی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر ایک  
درہم بھی خرچ کرے تو اس کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت

مَشَقَّعًا -  
فرمائیں گے اور ان کا شفاقت قبول ہوگی۔

(مولد النورس لابن ہنزی ج ۹ مطبوعہ بیروت)

نواب صدیق حسن بھوپالی کی شہادت  
اب غیر متقلدین حضرات کے مجدد اور  
شیخ الاسلام نواب صدیق حسن بھوپالی  
کی گواہی پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ مسکین میلاد شریف اپنے عقائد پر نظر ثانی فرما سکیں۔  
نواب صاحب فرماتے ہیں۔

"جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا  
کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں" (الشہادۃ العبرۃ ص ۱)  
نواب صدیق حسن بھوپالی ہی رقمطراز ہیں کہ۔

"اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکے تو ہر مہینہ  
یا ہر ماہ میں الترام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و  
سمت و دل و دہی و ولادت و وفات آنحضرت کا کریں پھر ایسا ماہ ربیع الاول  
کو بھی خالی نہ چھوڑیں" (الشہادۃ العبرۃ ص ۵)

ناظرینے کرام! اسرار الہدیث نواب صدیق حسن بھوپالی نے تو میلاد النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پر خوشی نہ کرنے والے پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔ اب خود ہی الہدیث حضرات اور  
دیوبندی حضرات اپنے عقیدہ باطلہ پر غور فرمائیں۔ کیونکہ "الشہادۃ العبرۃ" وہ کتاب ہے جس کو  
دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب مٹھانوی نے مستند قرار دیا ہے۔  
حاجی امداد اللہ صاحب برہمکی کا فرمان  
دیوبندی اکابر کے پیشوا حاجی امداد اللہ

"مشرک فیر کا یہ ہے کہ منحل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ دوزخ برکات  
سمجھ کر منع کرتا ہوں اور قیام لطف و لذت پاتا ہوں" (فصل ہفتم مسئلہ محبوبہ دیوبند)



حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا فرمان "اعاد الملت تاق" میں بھی موجود ہے جس میں سرور عالم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا محفل میلاد شریف میں تشریف آوری کا عقیدہ رکھنا بھی درست قرار دیا ہے۔ اصل عبارت پیش خدمت ہے۔

۵۷ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تو لہذا نہ کرنا چاہیے اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ کیونکہ عالم خلق متعبد بزماں و مکان ہے۔ لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم نہ بھر فرماؤ استیبار کات کا بعید نہیں۔ (اعداد المشتاق ص ۵۷)

قرآن و حدیث اور مستند اکابر محدثین، مفسرین اور محققین کی مستند کتب کے حوالہ جات سے واضح ہوا کہ دلوہ بندی اور غیر مقلد الحمدیث یہاں اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔

وَلَا مُتَقَرِّرٌ كَرْنَا

ولیو بندی اور غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے نزدیک دن مقرر کرنا حرام اور بدعت ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک دن مقرر کرنا جائز ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ - (پک ۱۳۷) اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

وَاذْكُرُوا لِلّٰهِ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ اور اللہ کی یاد کرو جسے جوئے دنوں

رہے (۲۷) میں۔

قرآن پاک کی آیات طہیات کے بعد اطمینان اور صحیحہ کلام علیہم الرضوان کا عقیدہ  
ملاحظہ فرمائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرَأْسِ جَمْعٍ كَوْنِهِ

\_\_\_\_\_

تصویر ایشان و انجیس - رکتے تھے - ۱۹۸۸ء  
۱۰۴ مرتبہ شریف م م البرادوش شریف ج ۱  
۲۲۶

نسائی شریف، ابن ماجہ شریف ۱۲۵، جامع ترمذی جلد ۱۱

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا قِيَّ مَسْجِدَ تَبَاكُلْ سَبْتِ مَا شِئَا

وَرَكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ -

استدناکعب بن ماک

مسند ناکوب کن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نہ ایک سنیہ اشد علیہ وسلم جمعرات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوم الاحد یوم الاحد یوم الاحد

بَيِّنَاتٌ وَأَنَّ يَحْيَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ

یوم الاحد -  
 معہ سید ارشد - مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۸ - فتح الباری جلد ۱ - معہ سید ارشد

۱. اشعۃ المعارف فارسی جلد ۳ ص ۲۸۱، مرقاة شریف جلد ۲ ص ۲۸۱

کتاب النعمان، جلد ۳۰، ص ۳۰۰ (مطبوعہ بیروت)

أقر المولى

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیہ السلام

فرماتی ہیں :-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلِّمْ يَا مُرُونِي اِنْ اَصْبُومَ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَقْلَهَا

\_\_\_\_\_



الْاُتْلُوبُ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ

کروں یا جمعرات کو۔

(مشکوٰۃ شریف منشا ۱۸۵، اشعۃ اللمعات فارسی منشا ۱۸۵، فتاویٰ شریف منشا ۲۰۱، البراد و شریف منشا ۲۰۱، نسائی شریف منشا ۲۰۱)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

اِذَا صَلَّيْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةً اَيَّامٍ  
فَصَلِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَارْبَعَ  
عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔  
اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو مہینہ میں تین دن کے  
روزے رکھ۔ ہر مہینہ کا تیرا موی، چار موی اور  
پندرہ موی کو۔

(مشکوٰۃ شریف منشا، جامع ترمذی جلد ۱ ص ۹۵، نسائی شریف منشا)

پس قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور اہل حدیث اہلسنت و جماعت  
نہیں ہیں۔

وَمَا اَهِلٌ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ

دیوبندی اور اہل حدیث حضرات و مَا اَهِلٌ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ میں اولیاء اللہ کی  
ارواح کو ایصال ثواب کرنے والے جانور کو بھی شامل کر کے حرام قرار دیتے ہیں اہلسنت  
جماعت بتوں اور وقت ذبح کی قید لگا کر جانور کو حلال قرار دیتے ہیں۔  
قرآن پاک میں یہ مضمون چار مقامات پر بیان ہوا ہے مستند کتب تفاسیر  
سے تفسیر درج کی جاتی ہے۔

امام عبد الرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
امام الفکر ابن عبد الرحمن بیضاوی  
علیہ الرحمۃ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں  
فرماتے ہیں کہ:-

وَمَا اَهِلٌ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ اَيُّ  
رَفَعُ بِهٖ الصَّوْتُ عِنْدَ ذُبْحِہٖ  
لِلصَّنْوِ۔ (تفسیر بیضاوی منشا)

ربیع بن انس اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہم الرحمۃ کا عقیدہ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:-  
وَمَا اَهِلٌ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ  
الْبَرْصِیُّ ابْنُ اَنَسٍ مَا ذُكِرَ عِنْدَ  
ذُبْحِہٖ اِسْوُ غَيْرِ اللّٰهِ۔  
وَمَا اَهِلٌ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ رُبَّیْنِ بْنِ اَنَسٍ  
فرماتے ہیں کہ وہ جانور جس پر ذبح کے وقت  
غیر اللہ کا نام لیا جائے۔

(تفسیر مظہری جلد ۱ ص ۱۵۸، معجم دہلی)

امام خازن علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَمَا اَهِلٌ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ لَغَيْرُ مَا  
ذُكِرَ عَلٰی ذُبْحِہٖ غَيْرُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ  
ذٰلِكَ اَنَّ الْعَرَبَ فِي الْجَاهِلِیَّةِ  
كَانُوا يَذْكُرُونَ اَسْمَاءَ اَصْنَانِہِمْ  
عِنْدَ الذَّبْحِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ  
بِهٰذَا الْاٰیَةِ۔  
وَمَا اَهِلٌ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ لَغَيْرُ مَا  
ذُكِرَ عَلٰی ذُبْحِہٖ غَيْرُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ  
عرب جاہلیت میں ذبح کرنے کے وقت اپنے  
بتوں کا نام لیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
اس آیت سے اس کو حرام کر دیا۔  
(تفسیر خازن جلد ۲ ص ۲۲۵، معجم دہلی)

امام نسفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَمَا اَهِلٌ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اَيُّ رَفَعُ  
الصَّوْتُ بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ وَهُوَ  
قَوْلُہٗ بِاَسْمَاءِ الْاِلٰہِ وَالْعَزْرِی  
وَمَا اَهِلٌ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یعنی غیر اللہ کے  
پے آواز کو بلند کرنا اور وہ (کلام) ذبح کرتے  
وقت کہتے تھے لات اور عسری کے نام







یہ ناس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ نووی علیہ الرحمۃ حضرت انس  
ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے متعلق روایت نقل فرماتے ہیں کہ:-

إِذَا جُمِعَ النَّاسُ لِحَجَّةِ أَهْلِهِمْ  
وَدَعَا لَهُ - جب حضرت انس قرآن پاک ختم فرماتے تو اپنے  
اللہ و عیال کو جمع کرتے اور دعا فرماتے۔

(کتاب الاذکار نووی ص ۹ مصری، ج ۱۰ الفہام ص ۲۴۹ لابن تیمیہ)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | مشکوٰۃ شریف کی شرح میں تحریر  
فرماتے ہیں کہ:-

”بعض روایات آمدہ است کہ روح میت سے آید خانہ خود را

شرب جمہ پس نظری کند کہ تصدق کنند از و سے یا نہ“

(ترجمہ) بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح اپنے گھر جمع کی رات کو  
آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں؟

راشعہ للعات شرح مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۹ ج ۱۰ مطبوعہ نوکشمور

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:-

عید کے روز یا عاشورہ کے روز یا شب عاشورہ یا جمعہ کے روز یا رجب کا پہلا  
جمعہ یا پندرہ شعبان کی رات کو یَخْرُجُ الْأَمْوَاتُ مِنْ قُبُورِ هُوَ

فَيَقُومُونَ عَلَى أَنْوَاعِ بُيُوتِهِمْ يَقُولُونَ رَحِمُوا عَلَيْنَا  
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ بِصَدَقَةٍ أَوْ لَقَمَةٍ - مردے اپنی قبروں سے

نکل کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھتے ہیں اس رات صدقہ و خیرات یا روٹی سے  
ہم پر رحم کرو۔ (دقائق الاخبار ص ۱۰۱)

قاضی طبریزی کرام! قرآن و حدیث سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین  
اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

## یا شیخ عبد القادر جیلانی شیخ اللہ

دیوبندی و بابی حضرات! یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیخ اللہ کو شرک  
کہتے ہیں۔ اہلسنت و جماعت یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیخ اللہ کہنے کو جبائز  
قرار دیتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا  
بِالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ (پ ۳ ع ۲۴)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی  
مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے

کی مدد نہ کرو۔ (پ ۵ ع ۱۵)

هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِصَبْرٍ وَإِلْمٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
مُتَّبِعُكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ (پ ۳ ع ۲۴)

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)  
اللہ تمہیں ہے۔ اور یہ جتنے مسلمان

تمہارے پیرو ہوتے کافی ہیں۔ (پ ۱۰ ع ۳)

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ  
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ - (پ ۱۰ ع ۱۵)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک  
دوسرے کے مددگار ہیں۔

ان سب آیات طبیات میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے  
اگر مخلوق میں سے کسی کو باذن اللہ مددگار سمجھنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں  
کبھی بھی اجازت نہ دیتا۔



انبیاء کرام علیہم السلام شرک سے باز رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نبی نہ خود شرک کرتا ہے۔ اور نہ ہی اسکی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی مخلوق خدا سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے۔

جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا۔

مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ  
اللہ کی طرف میری مدد کرنے والا کون ہے۔

تو حواریوں کا جواب قرآن کریم میں ان الفاظ میں درج ہے۔  
قَالَ الْخَوَارِثُ يُونُحُ أَنْصَارُ اللَّهِ  
(پ ۳۳ ع ۱)  
دین کی مخلوق میں سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے بوجھ اٹھانے والے اور مددگار کے لیے عرض کیا۔ اور اُس میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا نام مددگار قرآن حکیم میں ہے۔

وَالْجَحَلُ لِي ذُنُوبًا مِّنْ أَهْلِ هَارُونَ  
اِسْحٰقُ اِسْحٰقُ دُوبِہ اَسْرٰی۔ وہ کہن میل جان آدمی اس سے میری کمزوریوں کا (پ ۱ ع ۱)

دونوں انبیاء کرام علیہم السلام سے مخلوق میں سے مددگار ہونے کا ثبوت عیاں ہے۔ اگر شرک ہوتا تو کبھی بھی مخلوق سے مدد نہ مانگتے۔ اگرچہ آیات قرآنی میں باذن اللہ یا عطا الہی کا لفظ نہیں مگر یہ اہل علم کا فرض ہے کہ وہ عوام کو بتائیں کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔ جیسا کہ اِنَّا لَكَ نَعْبُدُ وَ اِنَّا لَكَ نَسْتَعِيْنُ سے عیاں ہے۔ اور باذن اللہ اور بعباد الہی مخلوق میں سے بھی مددگار ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات طیبات سے عیاں ہے مگر دیوبندی وہابی اس تفریق کو پیش کئے بغیر شرک شرک کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو پریشان کر کے ملک کی فضا کو بھی مکدر کرتے ہیں۔ جو کہ اسلامی اور اخلاقی لحاظ سے مجرم ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا مخلوق سے مدد مانگنا تو ایک طرف رہا۔ اللہ تعالیٰ نے خود جبرائیل اور صالح مومنین کا مددگار ہونا بیان فرمایا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰى وَ جِبْرِیْلُ وَ  
تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل

صَالِحُ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ  
ذٰلِكَ ظٰلِمُوْنَ۔ اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے تیسرے پارے میں جبریل علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

وَ اَتَيْنَا عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ الْکَلِیْمَ  
وَ اٰیْدٰنْہُ مِنْ رُّوحِ الْقُدُسِ ط  
اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے اس کی مدد کی۔ (پ ۲ ع ۱)

روح قدس جبریل امین ہے۔ جو کہ فرشتہ ہے۔ بلکہ معلّم الملائکہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اگر مخلوق کا مدد کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی ان کا اظہار نہ فرماتا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابی رسول ہیں۔ اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درباری نعت خوان ہیں۔ جب بارگاہ نبوت میں انہوں نے اپنا قصیدہ نعتیہ پیش کیا۔

سید مرسلان۔ سرور عالمیاں سیاح لامکان۔ وسیلہ یکساں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے خوشی میں آکر ان کے لئے جو دعا فرمائی۔ وہ بھی مسلک حق الہست و جماعت کے عقیدہ کی حقانیت کی تین ذیل ہے۔ وہ دعا یہ جملہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اٰیْدٰنْہُ مِنْ رُّوحِ الْقُدُسِ اے اللہ اس کی روح قدس جبریل سے مدد فرما۔ (صحیح بخاری)

امام المفسرین، فخر الدین رازی  
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور  
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

فی الاخرین حقیقۃ۔ آیہ کریمہ کے تحت سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت درج فرمائی ہے۔ کہ جو جنگل میں پھنس جاتے تو کہے۔ اَعِیْنُوْنِیْ

عباد اللہ تبارک و تعالیٰ اللہ۔ اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ قارئین کرام: آیات طیبات اور احادیث شریفہ کی روشنی میں مخلوق سے مدد مانگنے



کا بوز واضح ہے حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور مقرب ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں ہوگا۔ جب واقعی وہ مقبول ہیں۔ تو پھر ان کو مددگار سمجھنا اور مدد کے لئے پکارنا کیسے شرک ہوگا۔

دیوبندی وہابی حضرات سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارنا چاہیے۔ بلکہ اللہ کے سوا کسی کو پکارنا ان کے نزدیک شرک ہے لیکن ان بچپاروں کو اتنا بھی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خود لوگوں کو پکارا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں متعدد مقامات میں ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ**۔ اے لوگو! یہ ظاہر ہے کہ لوگوں میں مسلمان بھی ہیں۔ اور کفار بھی ہیں۔ اور حرف ندا یا اے پکارا جا رہا ہے۔ دیوبندی وہابی اولیاء اللہ کو پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ تو تمام لوگوں کو پکار رہا ہے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** اے ایمان والو۔ اس میں تمام مومنوں کو کیا سے پکارا ہے۔ جن میں شہنشاہ بغداد غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ سرور عالم نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری امت کو پکارا ہے۔ فرمایا ہے۔ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ** امت میں غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ مندرجہ بالا دلائل سے مدد مانگنا اور نداء کرنا یعنی **يَا شَيْخُ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ** **جِيلَانِي** شکیں اللہ کہنے کا بوز عیاں ہے۔

امام فخر الدین رازی۔ علامہ حازن۔ علامہ اسماعیل  
حق علیہم الرحمۃ مفسرین کرام کا عقیدہ  
تحت فرمایا ہے کہ **الْإِسْتِعَانَةُ بِالنَّاسِ فِي دَفْعِ الْفَوَسِرِ وَالظُّلْمِ جَائِزَةٌ**  
دفع ضرر اور دفع ظلم کے لئے لوگوں سے مدد مانگنا جائز ہے۔

شاہ عبد العزیز دہلوی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
جو کہ دیوبندی وہابی اور اہلسنت و جماعت  
حضرات کے نزدیک مستند شخصیت ہیں۔

انہوں نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس فرق کو نمایاں بیان کیا ہے جس سے ہر قسم کے شبہات اور شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ تفسیر پیش خدمت ہے تاکہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ بھی واضح ہو جاتے۔

دائجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہی کہ اعتماد بران غیر باشد و اورا منظر ہون الہی نداند حرام است و اگر التفات محض بجانب حق است و اورا یکے از مظاہر ہون دانستہ و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت اور تعالیٰ در آن نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید و دراز عرفان نخواہد بود در شرع نیز جائز و رواست انبیاء و اولیاء و اس نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت اس نوع استعانت بغیر نیت بلکہ استعانت بحضرت حق است لا غیر۔ یہاں سمجھنا چاہیے کہ غیر خدا سے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اسے منظر امداد الہی نہ جانتے ہوئے مدد مانگنا حرام ہے۔ لیکن اگر باطن حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو تو ان سے منظر ذات الہی جانتے ہوئے اور اسباب و حکمت الہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر غیر خدا سے ظاہری امداد طلب کی جاتے۔ تو یہ بعید از عرفان الہی نہیں۔ یہ امر شریعت میں بھی جائز اور روا ہے۔ اس قسم کی استعانت بہ غیر نہیں بلکہ استعانت بحق تعالیٰ ہے۔ (تفسیر عزیزی فارسی ص ۱۷ مطبوعہ دہلی)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ و القصر اذ الشوق کی تفسیر میں  
تحریر فرماتے ہیں کہ  
بعض اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ  
بعض اولیاء اللہ مرا کہ آئمہ خارج تکمیل و  
ارشاد دینی نوع خود گردانیدہ اند و دریں  
حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و  
بعض اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ  
نے محض اپنے بندوں کی ہدایت و  
ارشاد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ ان کو



استغراقِ آنها بجهت کمال وسعت  
تدارکِ آنها مانع توجہ بایں سمت نمی  
گردد و ادیسیل تحصیل کمالات باطنی  
و زانها می نمایند و ارباب حاجات و  
مطالب حل مشکلات خود از آنها می  
طلبند و می یابند و زبان حال دران  
وقت مهم مترنم بایں مقالات است  
من آیم بجاں گر تو آئی به تن -  
بھی ہیں۔ اور زبان حال سے یہ گیت گاتے ہیں۔

من آیم بجاں گر تو آئی به تن  
اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔  
(تفسیر عزیزی)

پس قرآن و حدیث سے واضح ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلدین  
الحدیث الی سنت و جماعت نہیں دیتے۔

گیارہویں شریف | مستند گیارہویں شریف پر مدلل کتاب ہے۔  
وَمَا أَهْلَ بِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ پر چالیس مستند  
تغاسیر کے حوالہ جات سے بحث کی گئی ہے۔ نذرمانتا ایصالِ ثواب کرنا  
ختمِ قرآن پاک، کھانا سمنے رکھنا چیز کا نامزد کرنا۔ اور جلیل المرتبت  
محدثین سے گیارہویں شریف کا ثبوت ۱۶۹ مستند کتب سے درج کیا  
گیا ہے۔ قیمت ۷۵ روپے صرف

## اذان کے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا

دیوبندی حضرات! اذان کے بعد یا پہلے درود شریف پڑھنے کو بدعت  
کہتے ہیں۔ اور اس کو سختی سے بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں نیز درود شریف  
پڑھنے کو جائز قرار دینے والوں پر طرح طرح کے فتوے چسپاں کرتے ہیں۔  
الہنت و جماعت حضرات اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کو جائز قرار  
دیتے ہیں۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ درود شریف پڑھنے پر کوئی پابندی اللہ تعالیٰ اور اس  
کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لگائی کہ فلاں وقت نہ پڑھنا چاہیے۔

فرمانِ باری تعالیٰ عام ہے۔  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (دہلا ۴۷)  
اے ایمان والو۔ ان پر درود اور خوب  
سلام بھیجو۔

اس ارشادِ رب تعالیٰ میں صَلُّوا وَ سَلِّمُوا حکم ہے۔ سلوٰۃ اور سلام پڑھو۔ وقت  
کی پابندی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے پابندی نہیں لگائی اور نہ ہی اللہ کے رسول پاک صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوئی پابندی لگائی ہے۔ تو دیوبندی پابندی لگانے والے  
اور فتوے لگانے والے صریحاً اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے  
مخالف ہوئے۔

ارشادِ محبوبِ باری تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم | سیدنا عبداللہ بن عمر بن  
الکعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَهُ  
مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ  
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
عَشْرًا  
جب تم مؤذن کی آواز کو سنا۔ تو جو کچھ  
اُس نے کہا ہے وہی کچھ تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر  
درود شریف پڑھو۔ پس جو شخص مجھ پر ایک



بِقَا عَشْرًا - (مکملہ شریف ص ۱۶۶ مطبوعہ مدنی) مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر  
 صبحِ مسلم شریف ص ۱۶۶، القول البدر ص ۱۱۳۔ دس مرتبہ رحمتیں بھیجے گا۔  
 عمل الیوم واللیلة ص ۱۶۶، سنن الکبریٰ ص ۱۶۶، اسراج الوراج ص ۱۶۶، شمس اللمعات ص ۱۶۶، شمس  
 اس حدیث شریف میں مدنی تاجدار حبیب کرگا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
 اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ مبارک  
 ثُمَّ حَسَلُوا عَلَيَّ سے یہ بالکل ظاہر ہے۔ نیز میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اذان  
 کے بعد درود شریف پڑھنے پر فرمایا: مَنْ حَسَلَ عَلَيَّ صَلَوةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا  
 عَشْرًا - جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ  
 رحمتیں بھیجے گا۔

**نواب صدیق حسن بھوپالوی** جو کہ دہلیوں کی مستند شخصیت ہیں جن کے بارے میں  
 دہلیوں کا دعوت ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کو  
 بہت اچھی طرح سمجھتے تھے واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ "بہت سے اوقات میں آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے بارے میں امر وارد ہوا۔ سو ان میں سے  
 بعض وقتوں میں درود پڑھنا واجب ہے۔ اور بعض میں مستحب ہے۔ جیسے ہم بیان  
 کرتے ہیں۔ پس ان میں سے ایک اذان کے بعد۔ اس حدیث کی وجہ سے امام احمد نے  
 عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 جب کسی سوذن کو تم اذان دیتے سنو تو جیسے وہ کہتا ہے اسی طرح کہتے جاؤ۔ پھر مجھ پر درود  
 پڑھو۔ کیونکہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود پڑھتا ہے۔  
 (تفسیر ترجمان القرآن ص ۱۱۱)

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے تو اذان کے بعد درود شریف  
 پڑھنے والے کو ثواب کا اور رحمت پروردگار کا مستحق ہے۔ مگر دیوبندی اُس کو بدعتی  
 جہنمی اسلم کیا کہتے ہیں۔ بہت چلا کہ دیوبندی اذان کے بعد درود شریف پڑھنے کو بدعت  
 والے اعلانیہ شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

اہمست مسند کے حلیل المرتبت محدث علامہ ابوبکر احمد بن محمد بن  
 اسحاق الدینوری المعدوف ابن السنی علیہ الرحمة جن کا انتقال  
 ۳۶۳ھ میں ہوا نے اسی روایت کو باب الصلوٰۃ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّم سَعْدَ الْکَذَائِ یعنی باب اذان کے وقت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 پر درود شریف پڑھنے کے بیان میں درج فرمایا ہے۔  
 اتنے بڑے محدث کا کتاب یا دعنا اور لفظ عِنْدَ الْکَذَائِ لانا ثابت کرتا ہے کہ  
 ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ باعث  
 رحمت و برکت ہے۔ بدعت نہیں۔

**رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان**  
 سرور کون و مکان، سیاح لاسکان، وسیلہ یکسان  
 شفیع مجرباں علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان  
 امام اہل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة نے اپنی تصنیف لطیف الجامع الصغیر میں درج فرمایا ہے۔  
 اس سے بھی اذان سے قبل درود شریف پڑھنا واضح ہے۔ ارشاد نبوی یہ ہے۔  
 كُلُّ امْرِئٍ یُّبَالِ لَیُّبُکَ اَیُّہُ مُحَمَّدٍ نِیک کام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد اور  
 اللہ وَالصَّلَوةُ عَلَیْہِ فَهَؤُلَاءِ قَطْعُ الْاُتُوْءِ مجھ پر درود شریف پڑھنے سے نہ کی جاتے۔  
 مُحَمَّدٌ مِنْ کُلِّ بَرَكَةٍ - (الجامع الصغیر ص ۱۶۶ مطبوعہ مدنی) تو وہ کام برکتوں سے خالی ہے۔  
 کون مسلمان ہے؟ جو اذان کو اچھا کلام نہ سمجھتا ہو۔ مسلمان تو اذان کو اچھا کام ہی سمجھتے ہیں۔  
 اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اذان سے قبل درود شریف پڑھنا  
 حکم مصطفوی ہے۔

**امام بدر الدین عینی حنفی محدث**  
 علیہ الرحمة کا عقیدہ  
 جو کہ شارح بخاری ہیں۔ اپنی کتاب عمدۃ القاری  
 شرح صحیح البخاری میں کل امر ذی بال حدیث  
 شریف نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ  
 نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
 اما الصَّلَوةُ فَلَا تَذْکَرُہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ



وَسَلَّمَ مَقْرُونٌ بِذِكْرِهِ تَعَالَى وَكَتَدَّ  
قَالُوا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ  
مَعْنَاهُ وَكُرِّتَ خِيَمًا وَكُرِّتَ

(عدة الفتاری شرح  
معجم البحاری ص ۱۱)

اس لئے کہ آپ کا ذکر پاک اللہ تعالیٰ کے  
ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور علماء کرام نے اللہ تعالیٰ  
کے فرمان و برعنائت ذکر کر کے معنے  
میں فرمایا ہے کہ اس کا یہ معنی ہے۔ اے رسول  
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میرا ذکر ہوگا۔ وہاں  
تیرا ذکر ہوگا۔

محدثین اور محققین نے تو اذان سے قبل درود شریف پڑھنے کو جائز اور مستحب قرار دیا  
ہے۔ مگر اذان سے قبل درود شریف پڑھنے کو منع کرنے والے

علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ جو کہ علامہ ابن حجر  
عسقلانی قدس سرہ النورانی کے شاگرد و رشید ہیں۔

### امام شافعی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام الائمہ محمد ادریس شافعی علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ  
قَالَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَحَبُّ  
كَتَبَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (القول البدیع ص ۱۹۳ مطبوعہ مدینہ منورہ) پر درود شریف پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔  
امام شافعی علیہ الرحمۃ جیسی شخصیت تو درود شریف پڑھنے کے متعلق کوئی قید نہیں لگاتے  
تو بلکہ ہر حال میں پڑھنا پسند فرماتے ہیں۔

بدعت، بدعت اور حرام حرام کی رٹ لگانے والوں سے صلاح الدین ایوبی کے متعلق  
پوچھا جاتے تو کہیں گے کہ بہت نیک بادشاہ تھا۔ یہی سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمۃ تھے۔  
جنہوں نے بیت المقدس کو آزاد کرایا تھا۔ اکابر محدثین اور محققین اس کے لئے دعا کلمات  
فرماتے ہیں۔ انہوں نے اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور  
اپنے دور میں اس کا اہتمام فرمایا ہے۔ جیسا کہ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع  
میں اور علامہ سلیمان صاحب تفسیر جل نے فتوحات الوباب میں درج فرمایا ہے۔

### قاضی عیاض علیہ الرحمۃ

اپنی شہرہ آفاق بلکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نگاہ میں منظور نظر کتاب الشفا لرفی

حقوق المصطفیٰ میں اذان کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف  
پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ درود شریف پڑھنے کے مقامات میں ایک مقام اذان بھی درج  
فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو

وَمِنْ مَوَاطِنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ عِنْدَ  
ذِكْرِهِ وَسَمَاعِ اسْمِهِ أَوْ كِتَابِهِ  
أَوْ عِنْدَ الْأَذَانِ  
اشفا شریف ص ۲۲ مطبوعہ  
اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر  
درود شریف پڑھنے کے مقامات میں سے  
ایک مقام آپ کے ذکر پاک کرنے یا  
آپ کا اسم گرامی لینے یا لکھنے یا اذان دینے  
کا وقت ہے۔

قاضی عیاض محدث (متوفی ۵۴۳ھ) نے بھی عِنْدَ الْأَذَانِ تحریر فرمایا ہے۔  
اس کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری مکی حنفی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ

عِنْدَ الْأَذَانِ أَيْ  
الشَّامِلِ لِلْأَذَانِ

اذان سے مراد اعلام ہے۔ جو اذان شرعی و اقامت دونوں کو شامل ہے۔

(شرح شفا شریف ص ۲۷)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے تو اقامت کے وقت بھی درود شریف پڑھنا مستحب قرار دیا ہے۔

اپنی کتاب فتح المعین میں اذان  
اور اقامت سے قبل درود شریف پڑھنے  
کو مسنون اور مستحب قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

عَلَمَةُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ شَطَا الدِّمِشْقِيُّ  
مَلَى عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ كَا عَقِيدَةٍ  
قَالَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الْبُخَارِيُّ  
إِنَّهَا تَسَنُّ قَبْلَهُمَا

شیخ کبیر بخاری علیہ الرحمۃ نے ان دونوں  
(اذان اور اقامت) سے قبل صلوٰۃ و سلام  
پڑھنا مسنون فرمایا ہے۔ فتح المعین کی شرح اعانتہ الطالبین میں ہے کہ



اُمُّ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ  
 الْإِذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔ (اعانة الطالبین ص ۲۲۲) اور مستحب ہے۔  
 قارئین کرام! امت محمدیہ اکابر علماء کے ارشادات کی روشنی میں بھی اذان سے قبل درود سلام  
 پڑھنا بلاشبہ جائز اور مستحب ہے۔

پس مندرجہ بالا روایات سے اظہر من الشمس ہے کہ اذان کے بعد یا پہلے درود شریف  
 پڑھنے کو بند کرنے کی کوشش کرنے والے بلکہ ہنگامہ کرنے والے اور اس کو بدعت و حرام  
 کہنے والے دیوبندی و بالی اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

## انگوٹھے چومنے کا ثبوت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی شکر و یوبندی و بالی حضرات  
 اذان کے وقت اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ انگوٹھے چومنا بدعت اور حرام  
 قرار دیتے ہیں۔

الاست و جماعت اذان کے وقت رسول پاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام  
 کا نام نامی اہم گرامی شکر و درود شریف پڑھنا اور انگوٹھے چومنا مستحب اور جائز قرار  
 دیتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | علامہ محمد غفرلہ مالکی علیہ الرحمۃ نے النوافح  
 العطریۃ نبی پاک صاحبِ نواک

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی حدیث شریف درج فرماتی ہے کہ  
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَتَىٰ بَدَعْتُمْ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا یَا جَسَدُ  
 مَنْ مَسَّحَ بِیَدَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَبَّلَ اپنے ہاتھ سے اہم محمد کو چومنا پھر اپنے ہاتھوں  
 کی اُمت علیہ وسلم کی اُمت علیہ وسلم

یَدَہُ بِشَفَعَتِہُ ثُمَّ مَسَّحَ عَلَیْ عَیْنِیْہِ  
 یَسْرَی سَرَّیْہُ بِعَیْنِہُ الصَّالِحِیْنَ وَ  
 یَنَالُ شَفَاعَتِیْ وَلَوْ کَانَ عَاجِیًا۔  
 (الزرائع العطرۃ ص ۵۵) (عطر و مرص)  
 سے اپنے ہاتھ کو چومنا پھر اپنی آنکھوں پر  
 ملا۔ تو اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔ جیسے  
 صالحین کی زیارت کرتا ہے۔ اور میری شفاعت  
 میں کے قریب ہوگی۔ اگرچہ وہ گنہگار ہو۔

حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ | عمدۃ المفسرین حضرت علامہ اسماعیل حقی  
 اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الرحمۃ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان  
 میں روایت نقل فرماتے ہیں کہ

اَنْ اَدْرَعْلَیْہِ السَّلَامَ اَشْتَقِ  
 اِلَیْ یَقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
 حَیْنَ کَانَ فِی الْجَنَّةِ فَاَوْحَی اللّٰهُ  
 تَعَالٰی اِلَیْہِہُ هُوَ مِنْ صَلْبِکَ وَیَظْہَرُ  
 فِی الْاٰخِرِ الزَّمَانِ فَسَّأَلَ یَقَاءَ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْنَ کَانَ  
 فِی الْجَنَّةِ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْہِ  
 فَبَعَلَ اللّٰهُ النُّوْرَ الْمَحْمُودِیَّ  
 فِیْ اَصْبَعِہِ الْمُسَبَّحَہُ مِنْ یَدِہِ  
 اَلْیَمَنِیِّ فَبَسَّحَ بِذَٰلِکَ النُّوْرَ فَلَذَٰلِکَ  
 سَمَّیْتُ تِلْکَ الْاَصْبَعُ مَسْبَحَہُ  
 کَمَا فِی التَّرْوِیضِ الْفَالِقِ اَوْ اَظْہَرُ  
 اللّٰهُ تَعَالٰی جَمَالَ حَبِیْبِہِ فِیْ صَفَا  
 ظَفَرِہِ اَبْہَا مَیْہِ مِثْلُ الْمِرْآةِ  
 فَقَبَّلَ اَدَمُ ظَفَرِہِ اَبْہَا مَیْہِ وَ

جیسا کہ روض الصفاق میں ہے یا  
 اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے جمال مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام  
 کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں آئینہ



مَسَّحَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَصَارَ أَصْلًا  
لِلنَّبِيِّتِهِ فَلَمَّا أَخْبَرَ جِبْرِيلُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مَنْ سَمِعَ إِسْحَاقَ فِي الْأَذَانِ فَقَبَّلَ  
ظَفَرِي إِبْهَامَيْهِ وَمَسَّحَ عَلَى  
عَيْنَيْهِ كَوَيْفِهِ أَبَدًا -  
(تفسير روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷)  
مطبوعہ بیروت

### حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

در محیط آدرودہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسجد  
در آمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق  
رضی اللہ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود

بلال رضی اللہ عنہ برخواست و اذان اشتغال  
فرمود چون گفت اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ  
ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را  
بر ہر دو چشم خود نہادہ گفت قُرْآنَ عَيْنِي  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ چوں بلال رضی اللہ عنہ  
فارغ شد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمودہ کہ یا ابابکر ہر کہ بکند چہیں کہ تو کردی  
خداستے بیامرز و گناہان جدید و قدیم اور اگر

رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے۔  
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھے اور اذان دینا  
شروع کردی۔ جب اشہدان محمد رسول اللہ کہا۔  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے  
دونوں انگٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں  
پر رکھا اور کہا قُرْآنَ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ جب  
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ  
ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

بعد بودہ باشد اگر خطا۔  
فرمایا کہ اسے ابوبکر جو شخص ایسا کرے جیسا کہ  
تم نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں  
کو بخش دے گا۔  
(تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷)  
مطبوعہ بیروت

امام ابو طالب محمد بن علی مکی  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
امام ابو طالب محمد بن علی مکی علیہ الرحمۃ کی تعصیف لطیف  
قوت القلوب کے حوالہ سے زبدۃ المفسرین علامہ اسماعیل  
حق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

حضرت شیخ امام ابو طالب محمد بن علی مکی  
رفع اللہ درجاتہ و رقت القلوب روایت کردہ  
از ابن عیینہ رحمۃ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ  
و السلام مسجد در آمد و درہ محرم و بعد از آنکہ  
نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار  
گفت و ابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم  
خود را مسح کرد و گفت قُرْآنَ عَيْنِي يَا  
رَسُوْلَ اللّٰهِ و چون بلال رضی اللہ عنہ از  
اذان فراغت روتے نمود حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کہ اسے ابابکر ہر کہ  
بکند آنچه تو گفتی از روتے شوق بقائے من  
و بکند آنچه تو کردی خداستے در گردن گناہاں  
ویرا آنچه باشد نو کہ نہ خطا و عہد نہاں  
و آشکارا۔ (تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷)  
مطبوعہ بیروت  
نے کیا ہے۔ وہ کہے (یعنی انگٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور قُرْآنَ عَيْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ کہے)  
تو خدا تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں سے ظاہری اور باطنی گناہوں سے درگزر فرماتے گا۔

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
علامہ سخاوی نے دیلمی کے حوالہ سے نقل  
فرمایا ہے کہ خلیفہ اول امیر المومنین سیدنا



ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مؤذن کو اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنا۔  
 قَالَ هَذَا وَقَبْلَ بَابِ الْاَوْفَاتِ  
 السَّبَابِ بَيْنَ وَاسْمِهِ عَلَى عَيْنَيْهِ فَقَالَ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ  
 مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ  
 شَفَاعَتِي۔ (مقام حسنہ ص ۳۸۴ مطبوعہ مصر)

### سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

فقیر محمد بن سعید نولانی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ مجھے فقیر عالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید نے اور ان کو فقیر زاہد بلالی علیہ نے بتایا

ہے کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ  
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا  
 بِجَبِيٍّ وَقُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدًا بَنَ عَبْدِ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتُلُ  
 اِبْهَامِيَّهَ وَيَجْعَلُهُمَا عَلَى عَيْنَيْهِ  
 كَوَيْعُورٍ كَوَيْعٍ مُّدٍّ۔ (مقام حسنہ ص ۳۸۴)

حضرت نضر علیہ السلام کا عقیدہ  
 علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے امام ابوالعباس احمد بن ابوبکر الرواد الیمانی علیہ الرحمۃ کی تصنیف طبیعت موجبات الرحمة وعن ائمة المغفرة کے حوالہ سے سیدنا نضر علیہ السلام کا فرمان بھی نقل فرمایا ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق ہی ہے۔

مشائخ عراق علیہم الرحمۃ کا عقیدہ  
 علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ امام شمس محمد بن صالح مدنی علیہ الرحمۃ کی لکھی ہوئی تاریخ میں لکھا ہے کہ عراق الاعظم کے بہت سے مشائخ عظام نے فرمایا ہے کہ

جب انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے تو یہ درد و شریف پڑھے۔  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا حَبِيْبَ قَلْبِي وَ  
 يَا فَوْسَ بَصَرِي وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِي۔ کبھی آنکھیں نہ دکھیں گی۔  
 اور یہ مجرب ہے۔ امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ الحمد للہ جب سے میں نے یہ سنا  
 ہے یہ مبارک عمل کرتا ہوں آج تک میری آنکھیں نہیں دکھیں نہ دکھیں گی اور نہ میں اندھا  
 ہوں گا۔ (انشاء اللہ)  
 (المقاصد الحسنہ ص ۳۸۴)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ  
 فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب شامی شریف میں علامہ ابن عابدین علیہ

الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وَاَعْلَمُوا اَنَّهُ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ  
 سَمَاعِ الْاَوَّلَى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ  
 مِنْهَا قُرَّةَ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 ثُمَّ يَقَالُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ  
 بَعْدَ وَضْعِ ظَفَرِي الْاِثْنَيْنِ عَلَى  
 الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَكُوْنُ لَهُ قَائِدًا اِلَى الْجَنَّةِ۔

(شامی شریف ص ۳۸۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ مندرجہ بالا عبارت کو لکھ کر تحریر فرمایا ہے کہ

ایسا ہی کنز العباد امام قہستانی میں اور  
 فی الفتاویٰ الصوفیہ و فی کتاب الفوائد  
 میں ہے کہ جو شخص اذان میں اَشْهَدُ اَنْ







## حیات النبی صلی علیہ وسلم

دیوبندی اور اہل بیٹ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات النبیؐ کے بارے میں اور اہل سنت و جماعت حیات النبیؐ تسلیم کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَقْرَءُوا لَہُمْ یٰسَیٰرَہُ  
سَبِّحِ اللہَ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَیْہُمْ  
وَلَکِن لَّا تَشْعُرُوْنَ  
اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں  
انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔  
ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(پ ۳۰ - ع ۳)

علامہ ابن حجر عسقلانی | حافظ الحدیث علی الاطلاق علامہ ابن حجر عسقلانی  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

وَ اِذَا ثَبَّتَ اللہُ مُمْسِکًا  
مِنْ حَیْثُ النُّفُلِ فَاِنَّہُ یَقْوِیْہُ  
مِنْ حَیْثُ النُّظَرِ کَوْنُ اللہِ شَہَادًا  
اَحْیَاہُ بِتَحْرِیْقِ الْقُرْآنِ وَالْاَنْبِیَاءِ  
الْفَضْلِ مِنَ الشَّہَادَةِ اَوْ شَبَّہُ اَوْ بَلَدًا اَوْ اَلَا تَرٰہُ  
اور جب (قرآن اور شہادت سے) یہ  
بات ثابت ہو گئی کہ شہید لوگ زندہ ہیں  
اور یہی عقل سے بھی بادیل ثابت ہے  
تو وہ انبیاء کرام علیہم السلام جن کا دور  
الفضل من الشہادۃ اور شہادۃ سے بلند اور بالاتر ہے۔ اکی حیات بطریق الی ثابت ہو گئی۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۳۰۰ ج ۱)

وَ اَسْتَمِعُ مَنْ اَمَرَ سَلَّمَ مِنْ  
قَبْلِکَ مِنْ رَسُوْلِکَ اَجْعَلْکَ  
مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِلَہَہُ  
یَعْبُدُکَ وَ تَدْرِیْہُ  
اور ان سے پوچھو کہ تم نے تم سے  
پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمن  
کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرایے جن  
کو پوجا جاوے۔

اس آیت کے متعلق دیوبندی حضرات کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب کے  
تعلیقہ مولوی نادر حسین صاحب رقمطراز ہیں کہ

اس آیت کی تفسیر میں علامہ تفسیر نے یہ فرمایا ہے کہ  
یَسْتَدِلُّ بِہِ سَلَامٌ عَلٰی خَلِیْقَہُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔ (مشکلات القرآن ص ۲۳)

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری نے فرمایا ہے کہ اس آیت سے انبیاء علیہم السلام  
کی حیات پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ جو لوگ مر گئے ہیں ان سے کسی بات کا پوچھنا یا پوچھنے  
کا حکم دینا یہ درست نہیں ہو سکتا۔ تمام مفسرین قرآن حکیم نے یہی تفسیر اور ترجمہ فرمایا  
ہے۔ چند تفاسیر کے حوالہ جات درج ہیں۔

تفسیر درمنثور جلد ۴ ص ۱۸۵ تفسیر روح المعانی جلد ۲۵ ص ۸۹، تفسیر جمل علی  
المجلدین جلد ۱ ص ۸۵ شیخ زادہ حنفی حاشیہ بیضاوی جلد ۳ ص ۲۹۹۔ علامہ غفاجی مصری  
حاشیہ بیضاوی جلد ۳ ص ۲۳۳ (رحمت کائنات ص ۱۵)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ | رسول معظم، نور محمد، نبی مکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَمِیْتُ عَلٰی مُوسٰی سَلَامًا  
فِیْ عِنْدِ الْکُتُبِ  
اَلَا حَمْرٌ وَ هُوَ قَائِمٌ  
مِیْصَلَتِیْ فِیْ قَبْرِہِ۔  
(شب معراج) میرا گدڑ حضرت موسیٰ علیہ  
السلام کے قریب سے بھڑا میں نے دیکھا  
کہ وہ اپنی قبر میں سرخ رنگ کے ٹیلے کے  
پاس ہے۔ کھڑے ہو کر قناد پڑھ رہے ہیں۔

صحیح حدیث میں ہے کہ سیدہ در عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام علیہم  
الرضوان اک ایک جماعت تھی کہ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ اور یونس علیہما السلام کو دیکھ  
راہوں کہ وہ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ کہہ رہے ہیں (صحیح مسلم ص ۱۰۰)  
حضرت ابوالدرداء حضرت ابراہیم دارقطنی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
رضی اللہ عنہ کا عقیدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَکْثَرُ مَا صَلَّوْا عَلٰی یَوْمِ  
الْجُمُعَةِ فَاِنَّہُ شَہُوْدٌ شَہَدَہُ  
الْمَلَائِکَہُ وَ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَا  
مجھ پر کثرت سے جمعہ کے روز درود پڑھا کر دے  
کیونکہ وہ شہود ہے اس روز نماز حاضر ہوتے  
ہیں جو مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے۔



يُصَلِّي عَلَى الرَّأْسِ صَلَّيْتَ عَلَى  
صَلَاةٍ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ  
كُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ  
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَنْفُسِ  
أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فِي حَيَاتِهِمْ  
اللَّهُ مُصَلِّي يُمْرُتُ

تو مجھ پر اس کا درود پیش کیا جاتا ہے  
یہاں تک کہ وہ درود و سلام سے فارغ  
ہو جائے۔ میں نے عرض کیا حضرت موت  
کے بعد بھی سنیں گے تو آپ نے فرمایا ہے  
شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام  
کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ  
کا ہر نبی زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے

ابن ماجہ ص ۲۹۱، نیل الاوطار ص ۲۱۰، عون المعبود ص ۲۰۱، وفاروق الفاروق ص ۱۰۱

جلال الافہام ص ۱۴۱، ابن ماجہ ص ۲۹۱، مشکوٰۃ ص ۲۱۰، اشعۃ اللمعات

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ | حضرت ابر الدردار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
کا عقیدہ | علاوہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے بھی روایت ہے جو کہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
تمام دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن ان  
کی روح قبض ہوئی۔ اسی دن سورج چھوٹا جائے گا۔ اور اسی دن قیامت کی ہوشی ہوگی۔

فَاكْتُرُوا عَلَىَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ  
صَلَاةَكُمْ مَخْرُفَةٌ عَلَىَّ قَالَ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِفُ  
صَلَاةَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَكْرَمْتَ  
نَا لِيَكُونَتْ بَيْنَكَ فَقَالَ إِنَّ  
اللَّهَ يَقْبَلُ وَجْهَ مَنْ صَلَّى الْأَرْضَ  
إِنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

پس جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود  
پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود بیشک مجھ  
پر پیش کیا جاتا ہے۔ حجام نے عرض کیا کہ  
یا رسول اللہ جب آپ قبر میں گئے چکے  
ہوں گے تو اس وقت جب راد درود آپ  
پر کیے پیش کیا جائے گا۔ تو آپ نے فرمایا  
اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ  
انبیاء کے جسموں کو مٹی بنائے۔

مشکوٰۃ ص ۲۱۰، اشعۃ اللمعات ص ۲۱۰، ابرار و بدو ص ۱۵۲، نسائی ص ۱۵۲، ابن ماجہ  
ص ۲۹۱، دارقطنی ص ۱۹۵، مسندک ص ۲۴۸، سنن کبریٰ ص ۲۴۸، نیل الاوطار ص ۲۱۰، ابن ماجہ

جلال الافہام ص ۱۴۱، الصلاة والسلام ص ۱۴۱، جامع صغیر ص ۱۴۱، مدارج النبوة فارسی ص ۱۴۱  
علامہ بدر الدین عینی حنفی | حافظ الحدیث امام بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | ہیں کہ

صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ  
فَتَقْطَعُ مِنْ جَمَلَةِ هَذَا الْقَطْعِ  
بِأَنْفُسِهِمْ غَيْبُوا عَنْهَا بِحَيْثُ لَا تَذْكُرُهُمْ  
وَإِنْ كَانُوا مَوْجُودِينَ أَحْيَاءَ وَ  
ذَائِلًا كَالْحَالِ فِي الْأَرْضِ  
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
فَأَنَّهُمْ مَوْجُودُونَ أَحْيَاءَ  
لَا يَسِرُّهُمْ أَحَدٌ مِنْ نَوَافِلِنَا  
إِلَّا مِنْ خَصَّةٍ اللَّهُ تَعَالَى  
يُكْرِمُ أَهْلَهُمْ وَإِذَا قُتِلُوا لَمْ يَمُوتُوا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ارشاد فرمایا کہ زمین انبیاء کرام کے جسموں  
کو نہیں کھاتی ایسے ارشادات سے یہ نتیجہ  
قطعی طور پر حاصل ہوتا ہے کہ انبیاء کرام  
زندہ ہیں صرف وہ ہم سے غائب کر گئے  
لگے ہیں۔ کہ ہم ان کا ادسا نہیں کر سکتے  
جیسا کہ فرشتوں کا معاملہ ہے۔ کہ وہ زندہ  
بھی ہیں۔ اور موجود بھی۔ لیکن ہم ان کو  
پا نہیں سکتے۔ ہاں جن پر اللہ تعالیٰ کرامت  
فرمائے۔ وہ انہیں دیکھ بھی سکتے ہیں۔  
یہ بات طے شدہ ہے کہ انبیاء کرام زندہ ہیں

(معدۃ القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۹۱ مطبوعہ بیروت)

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ | امت محمدیہ کے عظیم محدث ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ | مشکوٰۃ کی شرح مراقۃ میں فرماتے ہیں۔

قَالَ الْحَیُّ سَأُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ  
أَنْ تَأْكُلَ مِنْهُمْ مِمَّا بَعَثَ  
لَطِيفَةً أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ  
مَنْ أَنْ تَأْكُلَ مِنْهَا فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ  
فِي قُبُورِهِمْ أَحْيَاءُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام  
کر دیا ہے کہ مٹی ان کے جسموں کو کھائے  
یہ اس لئے تھا کہ انبیاء کرام اپنی اپنی  
قبروں میں زندہ ہوتے ہیں و صحابہ کرام  
کے اس سوال کے بعد کہ بعد اوقات یہ صلوٰۃ



مِنْهُمْ مَكَاتُ صَلَوةٍ مَوْتٌ  
صَلَّى عَلَيْهِ  
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ مطبوعہ لندن)

وَسَلَامٌ كَيْسَ بِشْرِ هَرَاكَ جَوَابٌ فِي يَأْشَاد  
فَرَمَانِ اس کا ماحصل ہی یہ ہے کہ انبیاء  
کرام اپنی قبر شریفین میں اسی طرح زندہ  
ہوتے ہیں کہ جو ان پر صلوٰۃ و سلام پڑھے  
اُسے وہ خود شمع بن سکتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ  
القدی فرماتے ہیں کہ ازیں جا معلوم می شود کہ حیات  
انبیاء رحیات حیات ہی و دنیاوی است نہ بجزا و بقائے ارجح۔

شیخ محقق علیہ الرحمۃ اپنی دوسری تصنیف لطیف تکمیل الایمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ  
انبیاء علیہم السلام کو موت نہیں وہ زندہ اور باقی ہیں۔ ان کے واسطے وہی ایک موت  
ہے۔ جو ایک دفعہ آپ کی اس کے بعد ان کی رو میں بدن میں دہرا دی جاتی ہیں۔ اور جو حیات  
ان کو دنیا میں تھی وہی عطا فرماتے ہیں۔ (تکمیل الایمان ص ۵۵)

علامہ شامی حنفی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ  
اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ  
عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَحْيَاءٌ  
فِي قُبُورِهِمْ

دشامی شریف ج ۲ ص ۲۲۷ مطبوعہ مصر  
مولا علی قادری علیہ الرحمۃ اللہ الباری غفرلہ فرماتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ حجرٍ مَا خَادَهُ مِنْ قُبُورٍ  
حَيَوَاتُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
حَيَوَاتُهَا يَتَعَبَّدُونَ وَيُصَلُّونَ  
فِي قُبُورِهِمْ مَعَ رُسُلِنَا لَهُمْ

ابن حجر نے فرمایا ہے کہ انبیاء  
کرام علیہم السلام کی حیات پر سب سے  
بڑی دلیل یہ ہے کہ اپنی قبروں میں  
عبادت کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔

عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ كَالْمَلِكِ  
۲ مرزا مریۃ فیئہ۔  
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۰۹-۲۱۰)  
لہذا قرآن و سنت کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث  
اہل سنت و جماعت نہیں ہیں۔

### رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

دیوبندی اور غیر مقلد اہل حدیث حضرات کے اکابر کا عقیدہ ہے کہ لفظ رحمۃ للعالمین  
صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء  
ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔  
اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونا سرور کائنات  
علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیمات کا ہی خاصہ ہے۔ ان کے علاوہ رحمۃ للعالمین کوئی بھی نہیں۔  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً  
تَنْفُلُ بَيْنَ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت  
سارے جہان کے لیے۔

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً  
بَيْنَ اَشْيَاسٍ

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رحمت  
سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔

قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ  
اَلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (پ ۲۰ ع ۶)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف  
اللہ کا رسول ہوں۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقیدہ  
دستور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ  
وسلم کا فرمان ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلَى قَوْمٍ مِّنْهُ

ہر نبی صرف اپنی ہی قوم کی طرف



خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى الْبَشَرِ مَبْعُوثٌ هُوَ تَارِكًا - اور میں سارے لوگوں  
 عَامَّةً۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۲) کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔  
 أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔  
 (مشکوٰۃ شریف ص ۵۲، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۲۹۹، مرقاة شریف ص ۳۹، صبیح مسلم شریف ص ۳۹)  
 قاری نے کرام : جب اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے رسول صرف رسول آخر الزماں  
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نہیں تو (رحمۃ للعالمین) صرف سارے جہانوں  
 کے لیے رحمت انہیں کا ہی خاصہ ہے۔ اور کسی کا خاصہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا دیوبندیوں  
 اور دہلوی اکابر کا عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اس لیے وہ اہل سنت۔  
 و جماعت نہیں ہیں۔

### حاضر و ناظر

دیوبندی اور اہل حدیث غیر مقلدین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کہا  
 شرک قرار دیتے ہیں اور اہل سنت و جماعت اس کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ  
 شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَكَ  
 ذَا عِلِّيَّ إِلَى اللَّهِ يَذِّنُ مِيرَاجًا  
 مُنِيرًا (پلا ص ۳)

والا آفتاب۔

شاہ کا معنی حاضر و ناظر ہے۔ کیونکہ شاہد شہود اور شہادت سے مشتق ہے۔

مفردات امام راغب میں ہے۔

الشَّهَادَةُ الشَّهَادَةُ الْحُضُورُ  
 الشَّاهِدُ بِبَصَرِهِ

شہود اور شہادت کا معنی حاضر  
 ہونا مع مشاہدہ بصر یا بصیرت

أَدِ الْبَشَرِ عَامَّةً۔

کے ساتھ۔

(مفردات ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

تفسیر کبیر۔ روح المعانی۔ یدارک۔ ابو السعود۔ بیضاوی محل اور جلالین میں ہے  
 کہ آپ کا شاہد سہ ماہی کے لئے ہے۔ جن کی طرف آپ رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں تفسیر  
 جلالین شریف کی عبارت پیش خدمت ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا عَلَى  
 مَنْ أُرْسِلْتُ إِلَيْهِمْ۔  
 (تفسیر جلالین ص ۳۵۵)

صیح مسلم شریف میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً  
 (صیح مسلم شریف ص ۵۲)  
 مشکوٰۃ شریف ص ۵۲

وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ  
 شَهِيدًا (پ ص ۱)

شہید بھی شہادت سے مشتق ہے۔ شہادت کا معنی حضور مع الشاہدۃ  
 علامہ طاہر ثنی علیہ الرحمۃ علامہ طاہر ثنی علیہ الرحمۃ نے مجمع بحار الانوار میں جو  
 کا عقیدہ کہ کتب حدیث کی لکت ہے۔ میں فرمایا ہے۔

أَنَا شَهِيدٌ أَعْنِي أَسْهَدُ عَلَيْكُمْ  
 بِأَعْمَالِكُمْ ذَكَرْتُ بَاقِي مَعَكُمْ  
 أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذِهِ الْأُمَمِ  
 أَشْفَعُ وَأَشْهَدُ بِأَعْمَالِهِمْ بِذُنُوبِهِمْ  
 أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْهِمْ

میں شہید ہوں یعنی میں تم پر  
 تمہارے اعمال کی شہادت دوں گا۔  
 پس گویا میں تمہارے ساتھ باقی ہوں  
 اور طرانی میں أَنَا شَهِيدٌ عَلَى  
 هَذِهِ الْأُمَمِ وَارِدٌ ہوا ہے یعنی میں  
 شہادت کروں گا اور گواہی دوں گا۔ اس بات کی کہ انہوں نے اپنی دھوکے کو اللہ تعالیٰ کے







عَيَّا يُؤْمِرُ بِهِ لَكَ نُفُوسٌ مُّجْتَمِعَةٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ .

(تفسیر روح البیان ص ۵۲۸ جزء ۱ مطبوعہ بیروت)

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا فِیْكُمْ دَرَسُؤَلُ اللَّهِ

(پل ص ۱۳)

الَّتِیْ أَوَّلِیِّ بِأَلْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ

الْأَنْفُسِیْهِمْ وَأَنْزَلَ حَاجِبُهُ

أَمَّا لَهُمْ . (پل ص ۱۴)

هَذَا حَاجِبُهُ كَمَا مَرَّ مَوْلَى جَنِّ

الْأَنْفُسِیْهِمْ وَفَزَّ مَوْلَى عَکْبَرِ مَاعِیْنُهُمْ

حَرِیْضٍ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ

سَافَرْتُ تَرْجَمِهِ .

(پل ص ۵)

وَقُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرُ اللَّهُ

عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ

(پل ص ۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کا عقیدہ

مَنْ رَأَى فِي الْأَمْنِ مَوْجِدَ سَيَرَاتِي

فِي الْأَيْقُنِ طَمَعِي .

بخاری ص ۱۰۳، فتح الباری ص ۲۸۲، عمدۃ القاری ص ۱۲۵، ارشاد الساری ص ۱۱۳،

مشکوٰۃ شریف ص ۳۹، اشعۃ اللغات فارسی ص ۶۳، مرقاۃ ص ۲۴، اوراد و ص ۳۲۹،

عن العبد م، جامع ترمذی ص ۵۲، مواہب اللدنیہ ص ۵۲، از قافی شریف ص ۲۸،

صحیح مسلم شریف ص ۲۴۲

شیخ الحدیث علی الاطلاق بالاتفاق عبد الحق  
کا عقیدہ

کی شرح میں فرماتے ہیں .

ایں بشارت است برائیاں جمال اورا

در خواب کہ آخر بعد از ارتقا کہ دراست

فنا نہ قطع علاقی جہا نہ بر تہ بر سوز کہ

کہ بہ حجاب کشف و عیاناً در بیداری بایں

سعادت فائز باشند چنانچہ اہل خصوص از لایا

وامیسیا شد و بر این معنی اس حدیث دلیل میشود

بر صحت رؤیت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سعادت سے بہرہ مند ہوں گے جیسا کہ اولیاء

در لفظہ اللہ میں عالم بیداری میں انکو زیارت ہوتی ہے اس معنی کے بنا پر یہ حدیث دلیل ہے

کہ بیداری میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صحیح اور درست ہے۔

(اشعۃ اللغات فارسی ص ۲۴ جلد ۲)

دو چندیں اختلافات و کثرت مذاہب کہ در

علماء امت است کہ یک کس را دین مسلک غلط

نہیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت

حیات بے شائبہ مجاہد و توہم و تاویل دائم و

باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر

طالبان حقیقت را و متوجہان آن حضرت

را مفیض و مربی است دلوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور ان کی تربیت فرماتے ہیں۔

(مکتوبات شریف بر عایشہ اخبار الاخبار شریف ص ۱۶)

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔



وَإِذَا مَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ  
فَلْيَسْتَمِعْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
افتح لي أبواب رحمتك.

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل  
ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام  
کہے پھر کہے اللہم افتح لی  
ابواب رحمتک

ابن ماجہ شریف ص ۵۶ ابوداؤد ص ۲۲۲ سنن کبریٰ ص ۲۲۲  
حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام المؤمنین قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا  
کا عقیدہ ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔  
إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَقُولُ أَسْلَامٌ  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةً  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

میں جس وقت مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو  
کہتا ہوں اے نبی آپ پر سلام ہو اور  
اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

(شفا شریف ص ۲۰ ج ۲ مطبوعہ بیروت)  
حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ جس مسجد میں  
بھی وہ داخل ہوں تو اس وقت وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے  
أَسْلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةً  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ندا اور خطاب کے ساتھ سلام عرض  
کرتے ہیں۔

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ  
حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ (جو کہ تابعی ہیں)  
کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان إِذَا دَخَلْتُم مَّسْجِدًا فَسَلِّمُوا عَلَيَّ أَنفُسَكُمْ کی تفسیر فرماتے ہیں۔  
إِنَّ لَهُ يَكُونُ فِي النَّبِيِّ أَحَدًا فَقُلْ  
السلام عليك النبي ورحمة الله  
وبركاته

مگر میں کوئی نہ ہو تو کہہ سلام ہوں نبی پر  
اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔  
(شفا شریف ص ۲۰ ج ۲)

ملا علی قاری حنفی عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کی شرح  
علیہ الرحمۃ کا عقیدہ میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ  
لَا تَرَاهُ وَحَكَ عَلَيْهِ اسْلَامٌ  
اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

حَاضِرٌ فِي مَبُوتِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
(شرح شفا ص ۲۲۲ مطبوعہ بیروت)  
روح مبارک ہر مسلمان کے گھر میں  
حاضر اور موجود ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی علامہ بدر الدین عینی علامہ قسطلانی علامہ الباقی علیہم رحمۃ اللہ

وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَقَالَ عَلَى حَرْفِي  
أَهْلُ الْعُرْفَانِ الْمُصَابِينِ الْكَلَامَ  
اسْتَفْتَحُوا أَبَابَ الْمَلَكُوتِ بِالْحَيَاتِ  
أَذِنَ لَهُمْ بِالْخُذُولِ فِي حَرْفِي  
الْحَيِ الَّذِي لَا يَمُوتُ فَصَرَّتْ أَيْ  
بِالْمُنَاجَاةِ فَسَلِّمُوا عَلَى ذَاكَ  
بِوَأَسْطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبِرَحْمَتِهِ  
فَالْتَفَعُوا فَلَا أَحْيَبُ فِي حَرْفِ الْحَيِّ  
حَاضِرٌ فَأَتَبَلُّوا عَلَيْهِ قَائِلِينَ  
أَسْلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اہل عرفان کے طریقہ پر یہ بھی کہہ سکتا ہے  
کہ جب نمازیوں نے التحيات کے ساتھ حکمت  
کا دروازہ کھلوا تو انھیں حی لا موت کی بارگاہ  
میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی گھٹیں  
فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں  
اس بات پر تہنید کی گئی کہ بارگاہ خداوندی  
میں تو انھیں یہ شرف باریابی حاصل ہوا ہے  
یہ سب نبی رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت  
مناجبت کا طفیل ہے۔ نمازیوں نے اس حقیقت  
سے اجڑ کر بارگاہ خداوندی میں جو نظر اٹھائی  
تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے۔

یعنی دربار خداوندی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں حضور کو کہتے ہی السلام  
سَلِّمْتُ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةً اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہتے ہوئے حضور کی طرف متوجہ ہوتے رہے۔  
(فتح الباری جلد ثانی مطبوعہ مصر ص ۲۵)

(معدنہ قادری شرح صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۱۱ اور مواہب اللدنیہ جلد ثانی ص ۲۳۳، زرقانی  
شرح مواہب جلد ۲ ص ۳۲۰/۳۲۱ زرقانی شرح شرفا ص ۱۱۱، ایک جلد اول ص ۱۱۱ صغایہ جلد ثانی  
صفحہ ۲۲۰ فتح الملہم جلد ثانی ص ۱۲۳ وجزو المسالک جلد اول ص ۲۵۵)



## علم غیب عطائی

دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث کے اکابر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب عطائی کو بھی شرک قرار دیتے ہیں بلکہ ہر جمل جیسا شرک کہتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت نبی اکرم نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطائے اولین اور آخرین کے حالات کو جاننے والا اور غیب کی باتیں بتانے والا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَتْ اللَّهُ يُبْدِي لَكُمْ عَلَى  
الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ  
رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ۔ (پیش ۹)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اسے  
عام لوگوں تک غیب کا علم دے۔ بل  
اللہ چاہے اپنے رسولوں سے  
جسے چاہے۔

امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ اس آیت کے تحت امام اہل ملال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

الْمَعْنَى لَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي أَحَدًا  
يَصْطَفِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ  
يَشَاءُ فَيُبْدِي لَهُ عَلَى  
الْغَيْبِ

مفہم یہ ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں  
سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس  
ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

(تفسیر جلالین شریف ص ۶۲)

علامہ حقی کا عقیدہ علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ  
فَإِنَّ غَيْبَ  
الْحَقَائِقِ وَالْأَحْوَالِ لَا يَنْكَشِفُ  
بِلَا قَاسِطَةِ الرَّسُولِ۔

پس حقائق اور حالات کے غیب نہیں  
ظاہر ہوتے بغیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے واسطے۔

(تفسیر روح البیان ص ۱۳۱ ج ۱ مطبوعہ بیروت)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ  
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ  
عَظِيمًا۔ (پیش ۱۸)

اور تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ  
جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر فضل  
فعل ہے۔

امام رازی علیہ الرحمۃ امام المفسرین فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر میں  
کا عقیدہ فرماتے ہیں۔  
یعنی احکام اور غیب  
ایسی حقائق

الْأَحْكَامِ وَالْغَيْبِ۔  
امام نسفی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔  
یعنی شریعت مطہرہ کے احکام  
اور امور دین سکھائے اور کہا گیا

الَّذِينَ وَفَّيْلَ عَلَّمَكَ مِنْ عِلْمِ  
الْغَيْبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَقِيلَ  
مَعْنَاهُ عَلَّمَكَ مِنْ خَفِيَّاتِ  
الْأُمُورِ وَأُطْلِعَكَ عَلَى خَمَائِرِ  
الْقُلُوبِ وَعَلَّمَكَ مِنْ أَسْوَافِ  
الْمَنَاقِبِ وَكَيْدِهِمْ مِنْ أُمُورِ  
الدِّينِ وَالشَّلَاحِ إِذَا مِنْ خَفِيَّاتِ  
الْأُمُورِ وَخَمَائِرِ الْقُلُوبِ۔

ہے کہ آپ کو علم غیب میں وہ باتیں  
سکھائیں جو آپ نہ جانتے تھے اور  
کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ  
آپ کو چھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں  
کے رازوں پر مطلع فرمایا اور خفین  
کے مکر و فریب آپ کو بتا دیئے۔  
امور دین سکھائے چھپی ہوئی باتیں  
اور دلوں کے راز بتائے۔

(تفسیر مدارک التنزیل ج ۱۱ مطبوعہ بیروت)

علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ علامہ کاشفی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر میں اسی آیت  
کا عقیدہ کے تحت فرمایا ہے۔

اَلْعِلْمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ هَسْتُ كَرَحِ  
سَجَاءَةٍ وَرَشِبِ اسْرَابِلِ حَضْرَتِ عَطَا

یہ ماکان اور وما یکون کا علم ہے  
کہ حق تعالیٰ نے شب معراج میں



فرمود چنانچہ در حدیث معراج ہست کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا  
من در زیر عرش بودم قطرہ در خلق من فرمایا چنانچہ حدیث معراج میں ہے کہ ہم  
رہنمتہ فتح شدت ما کانت وما یكون عرش کے نیچے تھے ایک قطرہ ہمارے  
(تفسیر حسینی فارسی ص ۳۲ مطبوعہ) خلق میں نکالا پس ہم نے سارے  
گزشتہ ہوئے اور آئندہ ہونے والے واقعات معلوم کر لئے۔

خداوند کریم جل جلالہ کا ارشاد ہے۔  
الَّذِينَ عَلَّمُوا الْقُرْآنَ يَخْلُقُونَ  
الْإِنْسَانَ عَسَىٰ أَن يُعْطِيَ الْبَيِّنَاتِ  
الرحمن نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ  
وسلم کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد  
کو پیدا کیا۔ (پ ع ۱)

علامہ خازن علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ  
قِيلَ إِنَّمَا آدَبَ الْإِنْسَانَ  
مُحَمَّدٌ أَصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْبَيِّنَاتِ  
يَعْنِي بَيِّنَاتِ مَا  
كَانَ وَمَا يَكُونُ لَكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ  
عَنْ خَيْرِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَ عَنْ  
يَوْمِ الْمَدِينِ كَوَالِدِينَ كَوَالِدِينَ كَوَالِدِينَ  
علامہ قاضی شام اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ  
کا عقیدہ  
بِالْأَسْأَلِ وَالْمُخِيبَاتِ  
نے اپنی تفسیر مظہری میں فرمایا ہے۔  
دَعَاكَ . اور اللہ تعالیٰ آپ کو  
الْعُلُومِ اسرار و مغیبات۔  
علوم عطا فرمائے۔

علامہ جبار اللہ زمشری  
من خفیات  
نے اپنی تفسیر کشاف میں فرمایا ہے۔  
خفیات امور لوگوں کے دلوں کے

الْأُمُورِ وَضَمَّائِشِ الْقُلُوبِ  
أَوْ مِنْ أُمُورِ الدِّينِ وَالشَّرَائِعِ  
حالات امور دین۔ اور احکام شریعت  
(تفسیر کشاف ص ۵۶۳ مطبوعہ بیروت)  
تفسیر معالم التنزیل میں انہیں آیات طہیات کی تفسیر  
علامہ نقوی علیہ الرحمۃ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

کا عقیدہ  
خَلَقَ الْإِنْسَانَ  
أَيُّ مُحَمَّدٍ أَعْلَى السَّلَامِ عَلَّمَهُ  
الْبَيِّنَاتِ يَعْنِي بَيِّنَاتِ مَا  
كَانَ وَمَا يَكُونُ لَكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ  
اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا  
اور ان کو بیان یعنی ساری اگلی پچھلی  
باتوں کا بیان سکھا دیا۔ (تفسیر معالم التنزیل ص ۵۶۳)

پس قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ولی بندگی اور  
الہدایت غیر مقلدین اہلسنت و جماعت نہیں ہیں۔



## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا و آخرت کا علم

دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی - ولی کو اپنے حال اور دوسرے کے حال کا بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دنیا میں قبر میں اور حشر میں کیا کرے گا۔  
اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا و آخرت و مافیہا کا علم عطا فرمایا ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْهِرَكَ عَلَى الْغَيْبِ ۚ  
لَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيٰ مَنْ يُّرْسِلُ مِنْ يَشَاءُ ۚ  
(پ ۱۶ ع ۲)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
عَلِمَ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ  
أَحَدًا ۚ إِلَّا مَن تَرَىٰ مِنْ تَرْمُوزٍ  
(پ ۱۶ ع ۲۹)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ لَكَ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا لِنُظْهِرَكَ عَلَىٰ الْغَيْبِ ۚ  
الْمُتَوَقِّينَ ۚ (پ ۱۵ ع ۱۵)  
ان آیات سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب پر مطلع فرمایا ہے۔ بلکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی آسمانوں اور زمینوں کی ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے۔

لہ حاشیہ صفحہ ۲۰۳ پر دیکھیں۔

سلا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقاة شرح مشکوٰۃ کے جلد ۲ پر کذالک  
نُفَصِّلُ لَكَ آيَاتِنَا کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

إِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبْرِئَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ مَلَائِكَةَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَكَشَفَ لَهُ ذَٰلِكَ فَتَنَحَّىٰ عَلَىٰ الْبَابِ  
الْغُيُوبِ - (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۲ مطبوعہ مئذون)

فَعَلِمَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حدیث کے الفاظ کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاری  
اصل حنفی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ

قَالَ ابْنُ حَجَرٍ أَيْ جَمِيعَ الْكَاتِبَاتِ  
الَّتِي فِي السَّمَوَاتِ بَلْ وَ مَا قَوْفَهَا كَمَا  
يُسْتَفَادُ مِنْ قِصَّةِ الْمَعْرَاجِ وَالْأَرْضِ  
هِيَ بِمَعْنَى الْجَنَّةِ أَيْ وَ جَمِيعَ مَا فِي  
الْأَرْضِ مِنْ السَّجْعِ بَلْ وَ مَا تَحْتَهَا كَمَا  
أَفَادَهُ أَخْبَارُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ  
وَالْحَوَاتِمِ الَّذِينَ عَلَيْهِمَا الْأَرْضُونَ كُلُّهُمَا  
(مرقاۃ شریف ص ۲۲ مطبوعہ مئذون)

حضرت پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف بھی ملاحظہ فرماتیں۔ جس میں آپ  
نے صحابہ کرام علیہم السلام کا جنتی ہونا بیان فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مردی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَقْسَمُ النَّاسُ مُسْلِمًا سِوَايَ قَسَمِي  
مَنْ سَأَلَنِي (مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵) مرقاۃ شریف  
۲۵۸ اشعۃ اللمعات قاری ص ۲۳۳ جامع ترمذی ص ۲۳۳

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ



والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَبْنَى بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَحُمَرَ فِي الْجَنَّةِ وَ  
عُثْمَانَ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةَ  
فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي  
وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ تَرْيَدٍ  
فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ  
فِي الْجَنَّةِ (ترمذی ص ۲۱۷)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا (پط ۲۱) اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔

اس آیت شریفہ کی تفسیر مختلف مستند مفسرین کی مستند کتب تفسیر کی روشنی میں پڑھتے۔  
علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا أَيْ عَلِمَ الْغَيْبِ (تفسیر قرطبی ص ۱۶ مطبوعہ بیروت)  
اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس  
سے علم دیا یعنی علم غیب۔

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا أَيْ عَلَمًا لَا  
يَكُنُّهُ وَلَا يُقَاتَرُ قُدْرَةً وَهُوَ  
عِلْمُ الْغَيْبِ (تفسیر روح المعانی ص ۱۶ ج ۳)

اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے  
علم دیا جس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔  
اور نہ کوئی کے مرتبہ کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اور  
علم غیب ہے۔

علامہ ابو سعید حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا أَيْ خَاصًّا لَا يَكُنُّهُ  
كَتَبُهُ وَلَا يُقَاتَرُ قُدْرَتُهُ وَهُوَ عِلْمُ  
الْغَيْبِ (تفسیر ابو سعید ص ۲۶ ج ۲) براۓ تفسیر

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عَلَمًا هُوَ  
عِلْمُ الْغَيْبِ (تفسیر روح المعانی ص ۲۶ ج ۲)  
اور ہم نے (خضر علیہ السلام کو) اپنے پاس  
سے علم دیا جو کہ علم غیب ہے۔  
ناظرین! خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کے متعلق اختلاف ہے مگر دلی ہونے کے  
متعلق سب کا اتفاق ہے۔ اگر خضر علیہ السلام کی یہ شان علمی ہے تو سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کے علمی شان کے متعلق ناگزیر الفاظ استعمال کرنا کس قدر جہالت اور اہانت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ

فَارُوقُ أَكْبَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَأَقْبَدِهِ

قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقَامًا أَخْبَرَنَا عَنْ بَدْرِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ  
أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ وَ  
مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مِنْ حِفْظِهِ  
وَكَسِيَهُ مِنْ كَسِيهِ

صحیح بخاری شریف ص ۴۵۳، فتح الباری ص ۳۸۶ عمدۃ القاری ص ۱۱۱ مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۱ ارشاد اساری  
ص ۱۵۱ اشعۃ البعات فارسی ص ۱۱۱ ج ۱ لم مرآۃ شریف ص ۱۱۱ ج ۱۱ مظاہر حق ص ۳ ج ۳

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مردی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لَقَدْ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَا يَكُونُ حَتَّى تَقْرَأَ السَّاعَةَ  
(صحیح مسلم شریف ص ۳۹ جلد ۲)

اے دیوبندیوں! اہل شرک۔ تبییفوں اور سودوروں کے نام نہاد مجدد مولوی اسماعیل دہلوی تہذیب نے  
لکھا ہے کہ جو کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سراسر کی  
حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔ نہ نبی کو۔ نہ ولی کو۔ نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ ایمان ص ۱۱۱ مطبوعہ دہلی)



### سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

علامہ قسطلانی شامی بخاری علیہ الرحمۃ نے اپنی سیرت مصطفیٰ پر لکھی ہوئی

شہرہ آفاق کتاب مواسب اللذیہ میں حدیث شریف درج فرماتی ہے کہ  
سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ لِي الدُّنْيَا قَانَا أَنْظَرُ إِلَيْهَا وَالْآخِرَةُ مَا هِيَ كَأَنَّ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظَرُ لِي كَفَى هَذِهِ  
مداسب اللذیہ شریف ص ۱۱۱ مطبوعہ بیروت۔  
زر قافی شریف ص ۳۰ مطبوعہ بیروت۔

### حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔  
رَبِّیْ عَلَیَّ عَمَلٌ اِذَا عَمِلْتُهُ وَخَلَّتْ الْجَنَّةُ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْعُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ فَرَضًا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا اُتْرِكُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَئِمَّا وَفَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى سَجَلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۱)

جو شخص اس بات سے مترس محسوس کرے کہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ اس

آدمی کو دیکھ لے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ہی اس آدمی کے جنتی ہونے کے متعلق فرمادیا۔

### حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاتِقُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَالَمِينَ جَنَّتِ تَيْنِ شَعْفَوْنَ كِ شَتَاتِقَ هِيَ وَعَمَّا حِرَّ وَسَلْمَانَ (جامع ترمذی ص ۲۲۲) علی۔ عمار۔ سلمان

### سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يُنْزِلُ مَعِي إِلَى مَرَاتِعِ الْأَرْضِ فَيَكُونُ رَجُلٌ وَيُؤَدُّ لَهُ وَيَكُونُ كَحَمَلٍ وَأَرْبَعِينَ مَسَّةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي (جامع ترمذی مشکوٰۃ ص ۳۱۱) مشکوٰۃ ص ۳۱۱

### حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَلْحَسَنُ وَالْأَحْسَنُ سَيِّدَا شَتَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف)

نبی غیب دان سید مرسلان جناب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کا ارشاد ہے۔  
أَتَعْرِفُونَ أَسَاسَةَ الْإِيمَانِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ نُبُوًّا لِلَّهِ (جامع ترمذی ص ۲۲۲) تعلق کے نور سے دیکھتا ہے۔



### ملا علی قاری حنفی قدس سرہ التورانی کا عقیدہ

النَّفُوسُ الزَّكِيَّةُ الْقُدْسِيَّةُ إِذَا  
تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعِلَاقِ النَّبَاتِيَّةِ  
خَرَجَتْ وَانْفَلَتْ بِالْعَلَاءِ الْأَعْلَى  
وَلَوْ يَبْقَى لَهُ حِجَابٌ فَتَرَى الْكُلَّ  
كَالْمُشَاهِدِ - (مرآۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۳)

### امام ربانی علامہ عبد الوہاب شعرائی قدس سرہ الربانی کا عقیدہ

لَا تَكْمُلُ النَّفْسُ حِينَ تَخْلُقُ تَعْلَمُ حَرَكَاتِ  
مُرِيدِهِ فِي انْقِلَابِهِ فِي الْأَصْلَابِ وَهُوَ  
مِنْ يَوْمِ انْشَأَتْ إِلَى اسْتَقْرَارِهِ فِي الْجَنَّةِ  
أَوْ فِي النَّارِ -

(کبریٰ امیر برہاشیہ اقیات والخواجہ صاحب مدعو ص ۱۰۰ نہ جان لے۔)

حضرت ملا علی قاری حنفی مکی علیہ الرحمۃ  
جو کہ دیوبندی حضرت کے نزدیک بھی  
مسند ہیں۔ فرماتے ہیں۔

پاک اور صاف نفوس جب بدنی علاقوں سے  
غالی ہو جاتے ہیں۔ تو ترقی کرتے ہوئے ملا  
اعلیٰ سے مل جاتے ہیں۔ اور ان پر کوئی حجاب  
اور پردہ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تمام اشیاء کو  
اس طرح دیکھتے ہیں۔ جیسے وہ سامنے ہیں۔

علامہ عبد الوہاب شعرائی علیہ الرحمۃ فرماتے  
ہیں کہ اپنے شیخ سید علی خواجہ علیہ الرحمۃ کو ارشاد  
فرماتے سنا ہے۔

ہمارے نزدیک مرد کامل اس وقت تک  
کوئی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مرید کی  
حرکت نہی کو روزِ ميثاق سے لے کر اس  
کے محنت یا دوزخ میں داخل ہونے تک

علامہ سیدی عبد الوہاب شعرائی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری تعینف لطیف طبقات اکبر نے میں، ولی کامل  
کے علم کے متعلق فرماتے ہیں کہ

إِنَّمَا عَلِمَ عَلَى عَيْنِهِ حَتَّى لَا تُثَبِّتَ  
شَجَرَةً وَلَا تَحْضُرُ وَفَقْدَ الْإِبْنِظِينَ -  
فرماتا ہے۔ یہاں تک جو دوزخست آگیا ہے۔ اور

امام عبد الوہاب شعرائی علیہ الرحمۃ وہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ اقدس کے  
حضور ہیں۔ جن کے متعلق دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری نے لکھا ہے کہ انہوں  
نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح بخاری پر حکر سنائی ہے۔ (فیض مباری ص ۳۳ مطبوعہ ملتان)

جو پتا بھی سرسبز ہوتا ہے اس آنکھ کے سامنے ہوتا ہے۔ (الطبقات اکبری ص ۳۳ مطبوعہ مصر)  
جن کو دیوبندی اکابر بھی بزرگ اور ولی اللہ  
تسلیم کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

### قطب عالم حضرت عبد العزیز دبانغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مَا اسْتَعْلَمْتُ الشَّيْخَ وَالْأَخْرَاضَ  
الْشَّيْخُ فِي نَظَرِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ إِلَّا  
كَحَلَقَةٍ مُتَلَقَاةٍ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ  
(الابرز ص ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے  
ہیں کہ

### شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عارفین کا عین پر ہر چیز روشن اور  
ظاہر ہو جاتی ہے۔ امور غائبہ بھی منکشف ہو جاتے ہیں۔ (لمعات فارسی ص ۱۳۱ ہجرت ۱۳)  
اولیاء اللہ کو لوگوں کے دلوں کے حالات اور آئندہ وقوع پذیر ہونے والے  
واقعات کا علم ہوتا ہے۔ (شفاء العلیل ترجمہ القول الجمل ص ۵۶)

قادر مہیضہ کرام۔ تمام موضوعات کا ثبوت قرآن و حدیث سے پیش کیا گیا ہے  
جس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام  
کے عقائد اور نظریات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ لیکن دیوبندی اور  
اہل حدیث غیر متقدمین حضرات کے نزدیک یہ تمام عقائد کفر و شرک اور حرام ہیں۔  
اور پھر اہلسنت و جماعت کا دعویٰ کریں۔ تو یہ ضریح ادا ہے کہ اور ادا فرمائی ہے۔ لہذا  
قرآن و حدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ یہ اہلسنت و جماعت نہیں۔

وَأَخْرَجَ عَنْهَا أَنَّ الْحَدِيثَ سَبَّ الْعُلَمَاءِ



# وہابی توحید

حسبے فرانتھ

پیر طریقت ارہم شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ میں دربار عالیہ غوثیہ و ہودا شریف گجرات

محمد رضا قادری

مدیر اعلیٰ ماضانہ مآۃ طیبہ سیالکوٹ  
خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ سیالکوٹ

النشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار  
سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸



# مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری شریفی

کی محققانہ تصانیف

گیارہویں شریف

روپے

سیرت غوث الثقلین

روپے

الادب المحمدی

روپے

ختم غوثیہ کا جواز

روپے

وہابیت کا پوسٹ مارٹم

روپے

وہابی مذہب

روپے

باتھ پاؤں چومنے کا ثبوت

پ 66

اہلسنت و جماعت کون ہیں؟

پ 81

مرزا قادیانی کی حیثیت

روپے

تجلیٰ جماعت سے اختلاف کیوں؟

روپے

نجد سے قادیان براستہ دیوبند

روپے

وہابیت و مرزائیت

روپے

ظلالِ عقائد و مسائل سے اظہار کے

روپے

تعلقات احمد رضا خاں

وہابی توحید

روپے

عقائد وہابیہ

روپے

الوہابیت

روپے

مدلل تقریریں

روپے

مخالفین پاکستان

روپے

فرقہ ناجیہ

روپے

قصر وہابیت پر ہم

روپے

ناشر: قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ